ی۔ و۔ استالین کا مختصر سوانح حیات روسی زبان میں شائع ہوئی کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا ترجمہ ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے مارکس۔ اینگلس۔لینن انسٹی ٹیوٹ نے اس کتاب کے دوسرے روسی ایڈیشن سے ترمیم اوراضافہ کرکے مرتب کیا۔

(سیاسی کتابوں کا ریاستی دارالاشاعت، ماسکو ۱۹۵۰ ء)۔۔

٣/٢/٦

یوسف ویساریانوچ

اِستالین

مختصر سوانحِ حیات

مرتّب کرنے والے

گ، ف، الکزینڈروف

م، ر، گلاک ٹیانوف و، س، کروژکوف

م، ب، متین۔ و، ڈ، ماچالوف

پ، ن، پاسپلوف

غیرملکی زبانوں کا دارالاشاعت

ماسکو ۱۹۵۲ء



И. Сталин

۱

یوسف ویساریانووچ استالین (جگاشولی) صوبۂ طفلس کے ایک شہر گوری میں ۲۱ دسمبر ۱۸۷۹ کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد ویساریان آئیوانوچ جگاشولی، جارجیا کے رہنے والے تھے اور دیدی لیلو نامی گاؤں (صوبۂ طفلس) کے ایک کسان خاندان سے تعلق رکھتے تھے پیشہ کے لحاظ سے یوسف استالین کے والد چمار تھے بعد میں وہ طفلس کی ادیل خانوف شو فیکٹری میں ایک مزدور کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ استالین کی ماں کا نام ایکاتیرینا گیارگونا تھا اور وہ گمباریولی گاؤں کے ایک بیگاری کسان گیلاڈزے کے گھر پیدا ہوئی تھیں۔

۱۸۸۸ کی خزان میں استالین گوری کے ایک مذہبی مدرسہ میں داخل ہوئے۔ ۱۸۹٤ میں اس مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد اسی سال میں انہوں نے طفلس کے ایک دقیانوسی مذہبی کالج میں داخلہ لے لیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب صنعتی سرمایہ‌داری کی ترقی اور مزدور تحریک کی نشوونما کے ساتھ ساتھ مارکسزم کی اشاعت سارے روس میں وسیع پیمانے پر شروع ہو چکی تھی۔ «مزدور طبقہ کی نجات کے لئے جدو جہد کرنے والی سینٹ پیٹرس برگ لیگ» نے جس کی بنیاد اور رہنمائی کا سہرا لینن کے سر تھا، سارے ملک میں سوشل ڈیماکریٹک تحریک کو آگے بڑھانے میں زبردست محرک کا کام کیا۔ مزدور تحریک کی یہ لہر ٹرانس کاکیشیا تک پہونچ چکی تھی۔ جہاں اب سرمایہ‌داری کے قدم جم چکے تھے اور جہاں قومی اور نوآبادیاتی مظالم کا بوجھہ عوام کی کمر توڑے دے رہا تھا۔ معاشی طور پر پچھڑے ہوئے، ایک زرعی ملک کی حیثیت سے، جہاں جاگیردارانہ نظام کے باقیماندہ اثرات اب بھی مضبوط تھے اور جہاں مختلف قومیتیں خلط ملط ہوکر رہا کرتی تھیں ٹرانس کاکیشیا ایک نمونہ کی زارشاہی نوآبادی تھا۔

۱۹ ویں صدی کی آخری چوتھائی میں سرمایہ‌داری نظام تیزی کے ساتھہ ٹرانس کاکیشیا میں پھیلنا شروع ہوگیا تھا جس کی وجہ سے مزدوروں اور کسانوں کی وحشیانہ معاشی لوٹ کھسوٹ بڑھہ گئی تھی اور قومی اور

نوآبادیاتی غلامی کے جوئے کی گرفت اور زیادہ سخت ہوگئی تھی۔ خاص طور پر کان کنی، تیل نکالنے اور تیل صاف کرنے کی صنعتوں میں غیرمعمولی ترقی ہوئی تھی۔ یہ وہ صنعتیں تھیں جن کے کلیدی مقامات پر غیرملکی سرمایہ نے قبضہ کر لیا تھا۔ لینن کے الفاظ میں «روسی سرمایہ‌داری نے کاکیشیا کے علاقہ کو اشیا کی عالمی گردش میں لپیٹ لیا اس کی مقامی خصوصیات کوجنھیں پدرسری نظام کی علیحدگی کے بچے کھچے اثرات کہا جا سکتاھے، یکجا کیا اور اپنے مال کی کھپت کے لئے اسے اپنی منڈی بنا لیا۔ ٹرانس کاکیشیا جس کی آبادی «بعد اصلاح» کے دور میں بہت کم تھی یا پھر جہاں وہ پہاڑی لوگ بستے تھے جو نہ صرف دنیا کی معاشی ترقی بلکہ تاریخی اعتبار سے بھی بہت پسماندہ تھے، اب تیل نکالنے والوں، شراب کے تاجروں اور گیہوں اور تمباکو کی وسیع پیمانے پر کاشت کرنے والوں کی سرزمین میں بدل رہا تھا»۔* کاکیشیامیں ریل کی پٹریوں کے بچھنے اور اولین صنعتی کارخانوں کے ظہور

* و، یا، لینن۔مجموعہ تصانیف، چوتھا روسی ایڈیشن جلد ۳، صفحہ ۵۲۱۔

میں آنے کے ساتھ ساتھ مزدور طبقہ بھی وجود میں آیا خاص طور پر تیل کے شہر باکو میں تیزرفتار ترقی ہوئی جو کاکیشیا میں صنعت اور مزدور طبقہ کا بہت بڑا مرکز تھا۔

جیسے جیسے صنعتی سرمایہ‌داری بڑھی، مزدور طبقہ کی تحریک کو بھی فروغ ہوا۔ ۱۹ ویں صدی کی آخری دھائی میں ٹرانس کاکیشیا کے علاقہ میں روسی مارکسیوں کی انقلابی سرگرمیاں جاری تھیں، یہ وہ روسی مارکسی، تھے جن کو زارشاھی نے اس علاقہ میں جلاوطن کر دیا تھا، اس طرح ٹرانس‌کاکیشیا میں مارکسزم کی نشر و اشاعت شروع ھو چکی تھی۔ طفلس آرتھاڈاکس سیمی‌ناری (مذھبی کالج) اس وقت ایک ایسا مرکز تھا جس سے «قومی نرودیت» سے لے کر بین الاقوامی مارکسیت تک ھر قسم کے آزاد پسندانہ خیالات نوجوانوں میں پھیلا کرتے تھے۔ مذھبی کالج ھر رنگ کے خفیہ حلقوں سے بھانت بھانت بھرا پڑا تھا۔ کالج پر «جسوئٹی» عیسائی فرقہ کی سی حکومت تھی جس نے استالین کے دل میں احتجاج اور نفرت کی آگ بھڑکا دی اور ان کے انقلابی جذبات کو پروان چڑھایا اور انہیں مضبوطی اور پختگی



ی، و، استالین
۱۸۹٤ء
فوٹو

بخشی ۔ پندرہ برس کی عمر میں استالین ایک انقلابی بن گئے ۔

استالین خود کہتے ھیں «میں پندرہ برس کی عمر میں انقلابی تحریک میں شامل ھؤا میں نے روپوش رہ کر کام کرنے والے روسی مارکسیوں کے گروھوں سے تعلقات قائم کئے جو اس وقت کاکیشیا میں رہ رھے تھے۔ ان گروھوں نے مجھے بہت متاثر کیا اورمجھہ میں غیرقانونی مارکسی لٹریچر پڑھنے کا شوق پیدا کیا»۔ *

۱۸۹٦ اور ۱۸۹۷ میں استالین کالج میں بر سر مارکسی حلقے تھے اور ۱۸۹۸ اگست مہینے میں وہ باضابطہ روسی سوشل ڈیماکریٹک لیبر پارٹی کی شاخ طفلس کے رکن بن گئے اس طرح انہوں نے جارجیا کی پہلی سوشل ڈیماکریٹک تنظیم میں حصہ لیا جو وھاں «مسامہ‌دسی» کے نام سے مشہور تھی۔ اس گروہ نے ۱۸۹۳ سے ۱۸۹۸ کے سالوں میں مارکسی خیالات کی اشاعت میں مفید کام انجام دیا۔ لیکن یہ جماعت

---

* یوسف استالین ۔ «جرمن ادیب ایمل لڈوگ سے گفتگو» روسی ایڈیشن ۱۹۳۸ صفحہ ۹۔

سیاسی یگانگت کی حامل نہیں تھی۔ اس جماعت کے اکثر اراکین «قانونی مارکسیوں» کے خیالات رکھتے تھے اور وہ بورژوا قوم پرستی کی طرف مائل تھے۔

استالین نے کیٹس‌خاولی اور سولکڈزے کے ساتھ مل کر «مسامہ‌دسی» کے اندر انقلابی مارکسی اقلیت کا ایک مرکز قائم کیا۔ بعد میں اسی مرکز سے جارجیا کی انقلابی سوشل ڈیماکریٹک تحریک پیدا ہوئی۔

استالین نے اپنے علم کی توسیع میں بڑی محنت کی۔ انہوں نے «سرمایہ» «کمیونسٹ مینی‌فسٹو» اور مارکس اور اینگلز کی دوسری تصانیف کا مطالعہ کیا، انہوں نے «نرودزم» «قانونی مارکسزم» اور «اقتصادیات پسندی» کے خلاف لینن کی تحریروں سے خود کو روشناس کرایا۔ اس ابتدائی زمانہ میں بھی لینن کی تحریروں نے استالین کے ذہن پر بڑے گہرے اثرات مرتب کئے۔ استالین کے اس زمانہ کے ایک قریبی دوست کی روایت ہے کہ جب استالین نے «تولین» (لینن) کا ایک مضمون پڑھا تو وہ بےاختیار چیخ

اٹھے «خواہ کچھہ بھی ہو میں اس شخص سے ضرور ملونگا» _ *

استالین کی نظریاتی دلچسپیوں کا میدان کافی وسیع تھا ـ انہوں نے فلسفہ پولیٹیکل ایکانمی تاریخ اور قدرتی علوم کا مطالعہ کیا اور کلاسیکی ادبیات پر بھی گہری نظر ڈالی بالاخر استالین ایک تعلیمیافتہ مارکسی بن گئے ـ

اس دور میں مزدوروں کے مارکسی حلقوں میں استالین نے پورے شدومد کے ساتھہ تبلیغی کام جاری رکھا انہوں نے مزدوروں کے خفیہ جلسوں میں شرکت کی، اشتہارات لکھے اور ہڑتالوں کو منظم کیا ـ یہ طفلس کے سیاسی اور تنظیمی اعتبار سے آگے بڑھے ہوئے مزدور ھی تھے جن کی صحبت میں استالین نے عملی انقلابی کام کا پہلا درس لیا ـ

چنانچہ استالین بعدازان خود کہتے ھیں «مجھے

---

* کامریڈ پی کپانڈزے کی یادداشت «عظیم استالین کے بارے میں پرانے کاکیشیائی مزدوروں کے تذکرے» روسی ایڈیشن ینگ گارڈ پبلشنگ ھاؤس ۱۹۳۷ ـ صفحہ ۲٦ ـ

۱۸۹۸ کا وہ سال یاد ہے جب ریلوے ورکشاپوں کے مزدوروں کے ایک مارکسی حلقے کا اہتمام میرے سپرد کیا گیا تھا۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں مزدور ساتھیوں کے درمیان میری جنگجو انقلابی بسم اللہ کی رسم ادا ہوئی... میرے اولین استاد طفلس کے مزدور تھے»۔*

طفلس کے محنت کش طبقہ کے لئے مارکسی مطالعہ کے حلقوں کے پروگرام کو استالین ہی نے مرتب کیا۔

اس اثنا میں مذہبی کالج کے ارباب اختیار کو جو «مشتبہ» اشخاص پر کڑی نگرانی رکھتے تھے استالین کی خفیہ انقلابی سرگرمیوں کی خبریں ملنے لگیں اور ۲۹ مئی ۱۸۹۹ کو انہیں مارکسی پروپگینڈہ کرنے کے الزام میں کالج سے نکال دیا گیا۔ کچھ عرصہ تک انہوں نے سبق پڑھا کر گذر بسر کی۔ بعد میں (دسمبر ۱۸۹۹) انہیں طفلس کی طبیعاتی رصدگاہ پر ایک محاسب اور منظربین کی حیثیت سے ملازمت مل گئی۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی انقلابی

---

* ی. و. استالین۔ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۸ صفحہ ۱۷٤۔

سرگرمیوں کو کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی بند نہ کیا۔

اب استالین طفلس کی سوشل ڈیماکریٹک تنظیم کے چند ایک ممتازترین اور سرگرم اراکین میں سے گنے جانے لگے تھے۔ «۱۸۹۸ اور ۱۹۰۰ کے درمیان طفلس کی تنظیم میں ایک نمایاں سوشل ڈیماکریٹک مرکزی گروہ پیدا ہؤا جس نے ایک جماعتی شکل اختیار کرلی۔ اس گروہ نے ایک غیرقانونی سوشل ڈیماکریٹک جماعت کی تشکیل کے لئے زبردست انقلابی پروپگینڈہ اور تنظیم کا کام انجام دیا»۔* اس گروہ کے رہنما استالین تھے۔ طفلس کے ان انقلابی سوشل ڈیماکریٹوں کے لئے لینن کی قائم کردہ «مزدور طبقہ کی نجات کے لئے جدوجہد کرنے والی لیگ» ایک قابل تقلید نمونہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے پوری وفاداری کے ساتھہ اپنی سرگرمیوں میں اس کی پیروی کی۔ اب طفلس کی مزدور تحریک نے جس کی رہنمائی «مسامہ‌دسی» (بہ شمول استالین، کیٹس‌خاولی اور

---

* ل، بیریا «ٹرانس کاکیشیا میں بالشویک تنظیم کے بارے میں» ۱۹٤۱ صفحہ ۱۷۔

تسولکڈزے) کی انقلابی اقلیت کر رھی تھی - اپنی پرانی پالیسی کو ترک کر دیا تھا جو مزدوروں میں چند «ممتاز افراد» کے پروپگینڈے تک محدود تھی نئے حالات کے تقاضوں کے مطابق اب اصل کام یه تها که اشتہاروں، هنگامی جلسوں اور سیاسی مظاهروں کے زریعه وقت کے اهم‌ترین سوالوں پر عوام کو زارشاهی کے خلاف عام احتجاج پر آماده کیا جائے -

«مسامه‌دسی» کی موقعه پرست اکثریت نے ان نئے طریقوں کی سخت مخالفت کی کیونکه یه موقعه پرست گروه گھرے «اقتصادیت پسندانه» رحجانات کا حامل تھا انقلابی طریقوں سے بدکتا تھا اور مطلق العنان شخصی حکومت کے خلاف «سڑکوں پر» سیاسی جدو جهد کرنے کے خلاف تها، استالین کی رهنمائی میں «مسامه‌دسی» کی انقلابی اقلیت نے اپنے نئے وصیع پیمانے پرسیاسی پروپگینڈه کے طریقوں کی حمایت میں موقعه پرستوں کے خلاف سختی سے جنگ کی- اس جنگ میں انهیں طفلس کے سیاسی طور پر آگے بڑھے هوئے مزدوروں کی دلی تائید حاصل تھی -

طفلس کے سوشل ڈیماکریٹوں کو ان نئے طریقوں کو اپنانے کی ترغیب دینے کے کام میں وکٹر

کرناٹووسکی نے نمایاں حصہ لیا۔ وکٹر کرناٹووسکی ایک منجھے ہوئے مارکسی عالم لینن کے زبردست حامی اور قریبی معاون تھے انہوں نے ٹرانس کاکیشیا میں لینن کے خیالات کی ترویج اشاعت کے لئے بڑی محنت سے کام کیا۔ وہ طفلس میں ۱۹۰۰ کی خزان میں وارد ہوئے اور وہاں استالین اور «مسامہ‌دسی» کی انقلابی اقلیت سے قریبی تعلق قائم کیا اور استالین کے بہت جگری دوست اور رفیق بن گئے۔

جب لینن کا اخبار «اسکرا» (چنگاری) دسمبر ۱۹۰۰ سے نکلنا شروع ہؤا تو استالین نے اس کی پالیسی سے پورے طور پر اتفاق کیا۔ ان پر فوراً یہ حقیقت روشن ہوگئی کہ لینن ایک صحیح مارکسی جماعت کے بانی، رہنما اور استاد ہیں۔

استالین نے ایک جگہ تحریر کیا ہے «۱۹ ویں صدی کے آخری چند سالوں میں لینن کی انقلابی سرگرمیوں کے علم نے اور خاص طور پر ۱۹۰۱ ء کے بعد «اسکرا» کی اشاعت نے مجھے اس حقیقت کا یقین دلایا کہ لینن ایک غیرمعمولی صلاحیتوں کے انسان ہیں۔ میں انہیں صرف اپنی پارٹی کا لیڈر ہی نہیں سمجھتا بلکہ پارٹی کا واقعی بانی بھی تصور کرتا ہوں

کیونکہ یہ تنہا لینن ھی تھے جو ھماری پارٹی کے اصل جوھر اور اس کی فوری ضروریات کو سمجھتے تھے۔ جب کبھی میں نے ھماری پارٹی کے دوسرے لیڈروں سے ان کا مقابلہ کیا تو مجھے معلوم ھؤا کہ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں، پلیخانوف، مارتوف اور ایگزلروڈ وغیرہ پر کہیں زیادہ فوقیت رکھتے ھیں۔ ان تمام ساتھیوں کے مقابلہ میں لینن محض رھنما نہیں تھے بلکہ وہ بلندترین درجہ کے رھنما تھے وہ گویا ایک ایسے کہستانی عقاب تھے، جس نے جدوجہد کے میدان میں کبھی یہ جانا ھی نہیں کہ خوف کس چڑیا کا نام ھے انہوں نے روسی انقلابی تحریک کے ان راستوں پر جو اس سے پیشتر دریافت نہیں کئے گئے تھے پوری بے باکی اور جرأت کے ساتھ پارٹی کی رھنمائی کی» ۔*

لینن کی انقلابی فطانت پر استالین کو پورا ایمان تھا اور انہوں نے لینن کے راستے کو اپنایا۔ اس راستہ سے وہ کبھی نہیں بھٹکے اور جب لینن نے وفات پائی

---

* ی. و. استالین۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ٦ صفحات ٥٢، ٥٣۔



ی، و، استالین

فوٹو ۱۹۰۰ء

تو انہوں نے مکمل اعتماد اور حوصلہ کے ساتھہ ان کے کام کو جاری رکھا۔

۱۹۰۰ اور ۱۹۰۱ میں معاشی بحران شروع ہونے کے حالات میں جب روس کی مزدور تحریک کے زیر اثر اور انقلابی سوشل ڈیماکریٹوں کی سرگرمیوں کے نتیجہ میں طفلس میں هڑتالیں شروع هوگئیں۔ اور ایک کارخانے سے دوسرے کارخانے میں پھیلتی چلی گئیں۔ اگست ۱۹۰۰ میں ریلوے کے ورکشاپوں اور انجن گھروں میں ایک زبردست هڑتال عمل میں آئی جس میں میخایل کالینن نے بہت نمایاں حصہ لیا جن کو سینٹ پیٹرس برگ سے کاکیشیا میں جلا وطن کردیا گیا تھا۔ ۲۲ اپریل ۱۹۰۱ ء کو طفلس کے مرکز میں یوم مئی کا ایک مظاهره هؤا جس کی تنظیم اور رهنمائی استالین نے کی تھی۔ لینن کے پرچے «اسکرا» نے اس مظاهره کی بڑی تعریف کی اور اسے تمام کاکیشیا کے لئے ایک تاریخی اهمیت کا واقعه بتایا۔ ایک ایسا واقعه جس نے کاکیشیائی مزدور تحریک کے راسته هی کو بدل دیا اور جس نے بعد کے ایام میں بھی مزدور تحریک پر بڑا اثر ڈالا۔

اس طرح ان چند سالوں کے دوران میں جارجیا

کے محنت کش طبقہ کی تحریک «مسامہ‌دسی» کی انقلابی اقلیت کی رہنمائی اور استالین کی سرکردگی میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے دائرے سے باہر نکل آئی جو چھوٹے چھوٹے حلقوں تک محدود تھیں اور اس نے عوام میں سیاسی احتجاج پھیلانے کا کام شروع کیا۔ اب کاکیشیا میں بھی مزدور تحریک کو اشتراکی نظریات سے ہم آہنگ کرنے کے سلسلہ کا آغاز کیا گیا جیسے لینن کی رہنمائی میں «سینٹ پیٹرس بورگ کی جد و جہد کرنے والی لیگ» کئی سال پہلے سے بہت شاندار طریقہ پر چلا رہی تھی۔

ٹرانس کاکیشیا کے پرولتاری طبقہ کی بڑھتی ہوئی انقلابی جد و جہد زارشاھی حکومت کے لئے خطرہ کی گھنٹی تھی چنانچہ اس نے جبر و استبداد کے زیادہ سخت طریقے اختیار کرنے شروع کردیئے۔ اسے امید تھی کہ وہ ان طریقوں سے تحریک کا سد باب کرسکے گی۔ ۲۱ مارچ ۱۹۰۱ء کو پولیس نے طبیعاتی رصدگاہ کی تلاشی لی جہاں استالین رهتے اور کام کیا کرتے رهتے تھے۔ اس تلاشی اور اس وارنٹ گرفتاری کے نتیجہ میں جوان کے علم میں آ گیا تھا استالین رو پوش ہو جانے پر مجبور ہوئے۔ اس لمحہ سے لیکر

فروری ۱۹۱۷ کے انقلاب تک وہ روپوشی کی شجاعت اور استقلال سے بھر پور زندگی گزارتے رہے لینن کے مکتب خیال کی انقلاب پیشہ زندگی جوان کے شایان شان تھی۔

انقلابی تحریک کی نشو و نما کے انسداد میں زار کے صوبہ‌دار اپنے کو بے‌بس اور لاچار پاتے تھے۔ ستمبر ۱۹۰۱ میں «بردزولا» («جد و جہد») کی اشاعت شروع ہوئی جو جارجیا کی غیرقانونی سوشل ڈیماکریٹک تحریک کا پہلا اخبار تھا۔ چونکہ پرچہ کی بنیاد اور اجراء استالین اور کیٹس‌خاولی کی پہل پر ہوئی تھی چنانچہ پرچہ میں مستقل طور پر لینن کے «اسکرا» کے اصولوں کی وکالت کی گئی ایک مارکسی پرچہ کی حیثیت سے «اسکرا» کے بعد روس میں «بردزولا» ھی کا نام لیا جاتا تھا۔

اس کی پہلی اشاعت (ستمبر ۱۹۰۱) کا اداریہ استالین ھی نے لکھا تھا۔ «ایڈیٹروں کی طرف سے» اداریہ کی سرخی تھی اور اس میں اخبار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ استالین کے الفاظ تھے «اس جارجیائی سوشل ڈیماکریٹک اخبار کے لئے ضروری ھے کہ یہ ان تمام سوالوں کے صاف صاف

جواب فراهم کرے جو مزدور تحریک سے متعلق ھیں، اصول و نظریات کے مسائل کی تشریح کرے، نظری طور پر اس رول کو سمجھائے جو مزدور طبقہ جد و جہد میں ادا کرتا ھے اور ان تمام مظاھر پر علمی اشتراکیت کی روشنی ڈالے جو مزدوروں کو پیش آتے ھیں»۔ *

استالین نے ایڈیٹوریل میں مزید تحریر کیا تھا کہ اس پرچہ کو مزدور تحریک کی رھنمائی کرنی چاھئیے۔ اسے مزدور کی جنتا سے قریبی رشتہ قائم کرنا چاھئیے اس قابل ھونا چاھئیے کہ یہ عوام کو متاثر کرسکے نیز اسے ان کے ذھنی اور ھدایتی مرکز کی حیثیت سے کام کرنا چاھئیے۔

«بردزولا» کی دوسری اشاعت (نومبر، دسمبر ۱۹۰۱) میں استالین کا ایک بہت اھم مضمون شائع ھؤا تھا۔ اس کا عنوان تھا «روسی سوشل ڈیماکریٹک پارٹی اور اسکے فوری کام»۔ اس مضمون میں استالین نے اس امر پر زور دیا تھا کہ علمی اشتراکیت کے فلسفہ

---

* ی. و. استالین، مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد۱ صفحہ ۹۔

کو اضطراری مزدور تحریک سے ملایا جائے اور عوام کی نجات‌دہندہ جمہوری تحریک میں مزدور طبقہ کو رہبرانہ حیثیت دی جائے انہوں نے مضمون میں پرولتاریہ کی ایک آزاد سیاسی پارٹی کے قیام کی ضرورت کو بھی پیش کیا۔

اسی دوران میں ٹرانس‌کاکیشیا کی مختلف قومیتوں کی زبانوں میں وسیع پیمانے پر اشتہارات بھی شائع کئے گئے۔ چنانچہ لینن کے اخبار «اسکرا» نے طفلس کے سوشل ڈیماکریٹوں کی سرگرمیوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا «طفلس کا ہر محلہ روسی، جیارجی اور آرمینی زبانوں میں بڑے شاندار طریقے پر لکھے ہوئے اشتہارات سے بھرا پڑا ہے» ۔* باکو میں استالین کے قریبی معاون لادو کیٹس‌خاولی نے «لینِنی اسکرائی» رحجان رکھنے والی ایک کمیٹی منظم کی اور ایک خفیہ چھاپہ خانہ قائم کیا۔ ۱۱ نومبر ۱۹۰۱ کو طفلس سوشل ڈیماکریٹ تنظیم کی ایک کانفرنس میں انقلابی ڈیماکریٹک لیبر پارٹی کی ایک طفلس کمیٹی کا چناؤ عمل میں آیا۔ کمیٹی کے ممبروں میں استالین کو بھی

---

* «اسکرا» نمبر ۲۵، ۱۵ ستمبر ۱۹۰۲۔

منتخب کیا گیا۔ لیکن استالین زیادہ عرصہ تک طفلس میں نہیں رہے۔ نومبر کے اختتام میں وہ طفلس کمیٹی کی هدایت کے مطابق باطوم روانہ هو گئے جو کاکیشیا کا تیسرا مزدور مرکز تھا (باکو پہلا اور طفلس دوسرا) تاکہ وهاں سوشل ڈیماکریٹک تنظیم کی تشکیل کریں۔

باطوم پہونچتے هی استالین نے بےپناہ طریقہ پر انقلابی کام کا آغاز کیا انہوں نے سیاسی طور پر پختہ کار مزدوروں سے تعلق قائم کیا۔ سوشل ڈیماکریٹک مطالعہ کے حلقوں کی بنا ڈالی، ان میں سے بعض کو خود چلایا، ایک خفیہ چھاپہخانہ نصب کیا۔ جنبش دینے والے اشتہارات تحریر کئے اور ان کی طباعت اور تقسیم کا کام انجام دیا، راتشیلڈ اور مانتےشیف کارخانوں کے مزدوروں کی جد و جہد کی رهنمائی کی اور دیہاتوں میں انقلابی پروپگینڈہ کے کام کو بھی منظم کیا۔ انہوں نے باطوم میں سوشل ڈیماکریٹک پارٹی کی تشکیل کی اور انقلابی سوشل ڈیماکریٹک لیبر پارٹی (ر، س، ڈ، ل، پ) کی باطوم کمیٹی بھی بنائی اور صنعتی هڑتالوں کی رهبری کے فرائض بھی انجام

دیئے۔ انھوں نے ۹ مارچ ۱۹۰۲ کو باطوم کے مزدوروں کے مشہور سیاسی مظاہرہ کو منظم کیا اور جلوس کی سرکردگی بھی خود ھی کی۔ یہ صنعتی ھڑتالوں کو سیاسی مظاھروں کے ساتھہ ملانے کی ایک کامیاب عملی مثال تھی۔

اس طرح موقعہ‌پرستی کے خلاف ایک باقاعدہ پرعزم اور سنگین جد و جہد کے دوران میں کاکیشیا میں ایک «لیننی اسکرائی» جماعت پیدا ھوئی۔ اس جماعت کے سب سے زیادہ ممتاز تنظیمی کارکن اور رھنما استالین تھے جو اب باطوم کے مزدوروں میں «مزدوروں کے استاد» کے نام سے مشہور ھو گئے تھے۔ جیارجی، آرمینی، آذربائجانی روسی وغیرہ مختلف قوموں کے سیاسی شعور رکھنے والے پرولتاریوں کو ایک ھی ضبط میں باندھہ کر پرولتاری بین‌الاقوامیت کے صحیح اصولوں پر ٹرانس‌کاکیشیا میں لیننی۔ اسکرائی تنظیم کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ پرولتاری بین الاقوامیت کی ایک شاندار مثال کے طور پر لینن نے بعد کو ٹرانس‌کاکیشیا کی پارٹی تنظیم کا ذکر بار بار کیا ھے۔

باطوم کے مزدوروں کا ہر لمحہ بڑھتا ہؤا لڑاکا پن اب حکومت کی انتہائی پریشانی اور بے چینی کا باعث بننے لگا تھا۔ پولیس جاسوس تحریک کے «سرغنوں» کی تلاش میں شہر کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں بھاگے بھاگے پھرتے تھے۔ ۵ اپریل ۱۹۰۲ کو استالین گرفتار کر لئے گئے۔ لیکن جیل کی چار دیواری میں بھی (پہلے باطوم جیل میں، پھر کتائیس جیل میں جو اپنی سختیوں میں مشہور تھی اور جہاں انہیں ۱۹ اپریل ۱۹۰۳ کو منتقل کیا گیا تھا، پھر دوبارہ باطوم جیل میں) استالین نے انقلابی کام سے اپنا رشتہ کبھی بھی منقطع نہیں کیا۔

مارچ ۱۹۰۳ کے شروع میں کاکیشیا کی سوشل ڈیماکریٹک تنظیموں نے اپنی پہلی کانگریس منعقد کی جس میں ر، س، ڈ، ل، پ کی ایک کاکیشیائی یونین کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اگرچہ استالین اس وقت محبوس تھے پھر بھی انہیں کاکیشیائی یونین کی کمیٹی کا رکن چنا گیا۔ استالین ابھی جیل ہی میں تھے کہ انہیں ان ساتھیوں سے جو پارٹی کی دوسری کانگریس سے لوٹے تھے معلوم ہؤا کہ بالشویکوں اور منشویکوں کے درمیان گہرے اختلافات پیدا ہو

گئے ہیں۔ استالین نے پوری مستقل مزاجی سے لینن اور بالشویکوں کے موقف کو اپنایا۔

۱۹۰۳ کی خزان میں استالین کو مشرقی سائبریا کے ایک گاؤں نوایا اودا میں تین سال کے لئے جلا وطن کر دیا گیا۔ جو صوبہ ارکوتسک کے ضلع بالاگانسک میں واقع ہے۔ ۲۷ نومبر ۱۹۰۳ کو وہ اس گاؤں میں پہنچائے گئے۔ دوران جلاوطنی میں انہیں لینن کا ایک خط موصول ہؤا جس کے متعلق انہوں نے خود لکھا ہے۔

«سب سے پہلے لینن سے میں ۱۹۰۳ میں متعارف ہؤا یہ سچ ہے کہ یہ جان پہچان ذاتی اور بالمشافہہ نہیں تھی بلکہ یہ خط وکتابت کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔ لیکن اس «نصف ملاقات» نے بھی میرے ذہن پر ایک نہ مٹنے والا اثر مرتب کیا وہ اثر جس نے پارٹی کے تمام کاموں میں میرا ساتھہ دیا اور میری رہنمائی کی۔ اس وقت میں سائبریا میں جلاوطنی کے ایام بسر کر رہا تھا... لینن کا رقعہ کچھہ مختصر ہی تھا لیکن اس رقعہ میں بھی ہماری پارٹی کے عملی پہلو پر بہت زبردست اور بیباکانہ تنقید کی گئی تھی اور اس میں مستقبل قریب میں پارٹی کے

کام کے منصوبہ کا بھی بڑی صفائی اور اختصار کے ساتھہ ذکر کیا گیا تھا»۔ *

استالین زیادہ عرصہ تک جلاوطن نہیں رہے۔ وہ بہت بیتاب تھے کہ جلدی سے جلدی آزاد ہوں اور بالشویک پارٹی کے قیام کے لئے لینن کے منصوبہ پر عمل‌درآمد شروع کردیں۔ ۵ جنوری ۱۹۰٤ کو وہ سائبریا سے فرار ہوکر فروری ۱۹۰٤ میں دوبارہ کاکیشیا واپس پہونچ گئے جہاں وہ پہلے باطوم اور پھر طفلس گئے۔

---

* ی. استالین مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ٦، صفحات ۵۲، ۵۳--

★

۲

استالین قریب قریب دو سال تک جیل اور جلا وطنی کی زندگی گزار چکے تھے۔ اس دوران میں ملک کے اندر انقلاب کی موجیں بتدریج اونچی ہو رہی تھیں۔ روسی سوشل ڈیماکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگریس کا انعقاد ہو چکا تھا اور اس کانگریس میں «اقتصادیت» پر مارکسزم کی فتح بھی مکمل ہو چکی تھی۔ لیکن ان پرانے موقعہ پرستوں یعنی «اقتصادیوں» کی جگہ، جن کی طاقت کو پارٹی نے توڑ دیا تھا، اب نئے قسم کے موقعہ پرستوں یعنی منشویکوں نے لے لی تھی۔ کانگریس کے بعد، منشویکوں کے خلاف لینن اور بالشویکوں کی زبردست جدوجہد کی آگ بھڑک اٹھی۔ یہ جدوجہد منشویکوں ان کے موقعہ پرستانہ نظریات اور ان کی ان تمام کوششوں کے خلاف تھی جن سے وہ پارٹی میں انتشار پھیلانا چاہتے تھے۔ روسی جاپانی جنگ کے شروع ہوتے ہی اور بڑھتے ہوئے انقلابی

طوفان کے ساتھہ ساتھہ اس جدوجہد نے اور زیادہ شدید صورت اختیار کرلی۔ لینن کا خیال تھا کہ صرف ایک نئی پارٹی کانگریس (تیسری) پارٹی کو اس اندرونی پارٹی کی سنکٹ سے نجات دلا سکتی ھے چنانچہ اب ایسی کانگریس کا انعقاد ھی تمام بالشویکوں کا پہلا کام قرار پایا۔

اس جدوجہد میں لینن کے سب سے زیادہ وفادار حامی استالین تھے جو کاکیشیائی بالشویکوں کے لیڈر تھے۔ انھوں نے اس عرصہ میں اپنی تمام طاقت منشویزم کے خلاف جنگ کرنے میں مرکوز کردی، روسی سوشل ڈیماکریٹک لیبر پارٹی کی کاکیشیائی یونین کمیٹی کے ایک ممبر کی حیثیت سے استالین نے ایک دوسرے ممبر تسخاکایا کے ساتھہ مل کر کمیٹی کی سرگرمیوں کی رھنمائی کی۔ وہ بےتوکان کام کیا کرتے تھے وقتاً فوقتاً وہ کاکیشیا کا دورہ کرتے تھے اور باطوم، چیاتوری کوتائیس طفلس باکو اور مغربی جارجیا کے دیہی اضلاع میں جاتے تھے جہاں وہ پرانی پارٹی کی تنظیموں کو مضبوط کرتے اور نئی تنظیموں کو قائم کرتے اس سلسلہ میں منشویکوں اور مارکسزم کے دوسرے دشمنوں سے سخت قسم کے مباحثوں اور نظری

جنگوں میں بھی حصہ لینا پڑتا ۔ ان مباحثوں میں وہ پوری مضبوطی کے ساتھہ بلشویک نظریات کی مدافعت کرتے اور منشویکوں، اور آسانی کے ساتھہ منشویکوں سے سمجھوتہ کرنے والوں کی موقعہ پرستی اور سیاسی چالبازی کو بےنقاب کرتے تھے۔

استالین اور جاپارڈزے کی سرکردگی میں «دسمبر ۱۹۰٤ میں باکو کے مزدوروں نے ایک زبردست ھڑتال کی یہ ھڑتال ۱۳ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک جاری رھی اور آخرکار تیل کے مالکوں کے ساتھہ ایک اجتماعی معاھدہ ھؤا، جو روس کی مزدور تحریک کی تاریخ میں پہلا اجتماعی معاھدہ ھے۔

باکو کی اس ھڑتال سے ٹرانس کاکیشیا میں انقلابی ابھار کا آغاز ھوتا ھے۔

«باکو کی یہ ھڑتال تمام روس میں جنوری اور فروری میں واقع ھونے والے اقدامات کی شان کی سنکار تھی» ۔ استالین» ۔*

بالشویک پارٹی کی تاریخ میں لکھا ھے «یہ ھڑتال

---

* ل. بیریا ۔ ٹرانس کاکیشیا میں بالشویک تنظیم کے بارے میں ۔ ماسکو ۱۹٤۱ صفحہ ٤۸ ۔

گویا روس میں آنے والے انقلابی طوفان سے پہلے کی گرج تھی» -

لینن کی هدایت کے مطابق استالین مسلسل کام کرتے رهے - انہوں نے عوام کے سامنے بالشویك خیالات کی وکالت کی انهیں مزید ترقییافته بناکر پیش کیا اور ساتھه هی تیسری پارٹی کانگریس کے انعقاد کے لئے جدوجہد کو منظم کیا - اس تمام عرصه میں لینن اور کاکیشیائی یونین کی کمیٹی کے درمیان قریبی سمبندهه قائم رکھا گیا - یه استالین هی تھے جنهوں نے پهلے روسی انقلاب کے دوران میں منشویکوں، اشتراکی انقلابیوں قوم پرستوں اور نراجیوں کے خلاف کاکیشیائی بالشویکوں کی نظریاتی اور سیاسی لڑائی کی رهنمائی کی - اس لڑائی میں بالشویکوں کا سب سے موثر هتهیار پارٹی لٹریچر تھا اور صورت یه تھی که کاکیشیا میں جو بھی کتاب چھپی وه اشاعت، پہل اور مساعی کے اعتبار سے عملاً استالین هی کی مرهون منت تھی - ان کوششوں کا نتیجه یه هؤا که غیرقانونی کتابیں، اخبار، کتابچے اور اشتهارات اتنی کثرت سے چھاپے گئے که اس سے پہلے زارشاهی روس میں اس کی مثال نهیں ملتی -

اس سلسلہ میں ر، س، ڈ، ل، پ کی کاکیشیائی یونین کمیٹی کے ایک حوصلہ‌مندانہ کام کا ذکر کیا جا سکتا ہے جو روپوش رہ کر کام کرنے کے بالشویک طریقۂ کار کی ایک نمایاں مثال بھی ہے یہ آولابار کا خفیہ چھاپہ خانہ تھا جو طفلس میں نومبر ۱۹۰۳ سے لیکر اپریل ۱۹۰۶ء تک کام کرتا رہا۔ اس چھاپہ خانہ میں لینن کی کتابیں «پرولتاریہ اور کسان طبقہ کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ»، «دیہات کے غریبوں سے» اور استالین کی تحریر کردہ «اختصار کے ساتھہ پارٹی میں اختلافات کے بارے میں» «دو ٹکراؤ» اور دوسرے کتابچے پارٹی کا لائحۂ عمل اور دستور اور بیسیوں اشتہارات جن میں سے بہتیرے استالین ھی کے لکھے ھوئے تھے چھاپے گئے۔ اسی چھاپہ خانہ میں «پرولتاریاتس بردزولا» (پرولتاری جدوجہد) اور «پرولیتریاتس بردزولس پرتسلی» (پرولتاری جدوجہد کا نقیب) اخبارات بھی چھپتے تھے۔ علاوہ ازیں دوسری کتابیں، پمفلٹ، اخبارات اور اشتہارات بھی روسی جارجی اور آرمینی زبانوں میں ھزاروں کی تعداد میں شائع کئے جاتے تھے۔

کاکیشیا میں بالشویت کے اصولوں کی مدافعت اور لینن کے خیالات کی ترویج اور ترقی میں استالین کی

رهنمائی میں چھاپے ہوئے اخبار «پرولیتریاتس بردزولا» نے بھی بہت فیصلہ‌کن حصہ لیا تھا یہ اخبار ر، س، ڈ، ل، پ کی کاکیشیائی یونین کمیٹی کا ترجمان اور «بردزولا» کا صحیح جانشین تھا۔ ایک بالشویك پرچہ کی حیثیت سے اپنی ضخامت اور خصوصیات کے اعتبار سے «پرولتاریاتس بردزولا» «پرولتاری» کے بعد دوسرے نمبر کا پرچہ تھا «پرولتاری» پارٹی کا مرکزی ترجمان تھا اور لینن کی ادارت میں شائع ہوتا تھا۔ «پرولتاریاتس بردزولا» کی قریب قریب ہر اشاعت میں لینن کے مضامین ہوتے تھے جو «پرولتاری» سے نقل کئے جاتے تھے۔ خود استالین نے بھی اس میں بعض بہت اہم اور بلند پایہ کے مضامین لکھے۔ استالین کے ان مضامین میں ان کے ذھین مبحث پسند، پارٹی کے بلند پایہ ادیب اور عالم، پرولتاریہ کے سیاسی لیڈر اور لینن کے وفادار پیرو ہونے کی تمام خصوصیات بخوبی ملتی ھیں۔ اپنے مضامین اور کتابچوں مین استالین نے بہت سے نظاری اور سیاسی مسائل کو سلجھایا۔ انہوں نے ان میں بالشویك دشمن رحجانات اور گروہ‌بندیوں کی نظاری غلطیوں کو بےنقاب کیا اور ان کی موقع پرستی اور غداری واضح کی۔ ہر وہ ضرب جو دشمن پر

2—1115

لگائی گئی کاری ثابت ہوئی ـ لینن نے «پرولیتریاتس بردزولا» اور اس کی مارکسی ثابت قدمی اور اس کے بلند ادبی معیار کو زبردست خراج تحسین ادا کیا ـ

لینن کے وفادارترین پیرو اور مددگار اور ان کے خیالات کے ثابت‌قدم علمبردار ہونے کی حیثیت سے استالین نے کاکیشیا میں منشویزم کی نظاری شکست اور مارکسی پارٹی کے نظری تنظیمی اور طریقۂ کار کے بنیادی اصولوں کی مدافعت میں غیرمعمولی حصہ لیا ـ ان کے اس زمانہ کی تحریریں ـ لینن کے نظریات کی مستقل وکالت اور اپنی نظریاتی اثر انگیزی کی خصوصیات کے حامل ہیں ـ ان میں موقع پرستی کے خلاف، بغیر کسی سمجھوتہ کے جدوجہد کرنے کا عنصر بھی ملتا ہے جو ان کی تمام نظاری تخلیقات کا امتیازی خاصہ تھا ـ

ان کا مشہور کتابچہ «اختصار کے ساتھ پارٹی میں اختلافات کے بارے میں» ان کے «کوتائیس سے لکھے ہوئے خطوط» اور ان کا مضمون «سوشل ڈیماکریٹ کو جواب» یہ سب مارکسی پارٹی کی نظریاتی بنیادوں کی پر زور مدافعت پیش کرتے ہیں «کوتائیس سے لکھے ہوئے خطوط» (ستمبر اکتوبر ۱۹۰٤) میں استالین نے

پلخانوف کے ان مضامین کے بخئے ادھیڑے تھے جن میں لینن کی مشہور تصنیف «کیا کرنا چاھئے» پر مخالفانہ بحث کی گئی تھی یہ مضامین منشویکوں کے نئے «اسکرا» میں چھپے تھے۔ کامریڈ استالین مزدور تحریک میں اضطرار اور «خودروی» اور شعور کے مسئلہ پر لینن کے خیالات کی پوری مدافعت کرتے ہیں انہوں نے لکھا ھے۔

«اس سے جو نتیجہ (عملی استخراج) نکالا جا سکتا ھے وہ یہ ھے کہ ھمیں پرولتاری طبقہ کو اس کے طبقہ واری مفاد کے شعور کی سطح تک یعنی اشتراکی مقصد کے شعور کی سطح تک بلند کرنا چاھئے۔ اس سلسلہ میں ھمیں معمولی سی تبدیلی یا اصلاح پر قناعت کر کے اپنے مقصد سے ھاتھہ نہیں دھونا چاھئے اور نہ ھی خودرو تحریک کے سانچے میں اسے بٹھانے کی کوشش کرنی چاھئے۔ لینن نے اس ضمن میں نظری بنیاد پیش کردی ھے جس سے یہ عملی استخراج کیا گیا ھے اگر اس نظری مقدمہ کو قبول کر لیا جائے تو پھر موقع پرستی آپ کے قریب نہیں پھٹك سکتی۔ اس میں لینن کے نظریہ کی اھمیت منحصر ھے ـ میں اسے لینن کا نظریہ کہتا ھوں کیونکہ روسی ادب میں اس کو کسی نے

بھی اس صفائی سے نہیں پیش کیا کہ جتنا کہ لینن نے» ـ *

«اختصار کے ساتھہ پارٹی میں اختلافات کے بارے میں» (۱۹۰۵ کے آغاز میں لکھی گئی اور اسی سال مئی میں غیرقانونی طور پر شائع ہوئی) بالشویك نظریہ میں ایك نمایاں اضافہ ہے- اس کا رشتہ لینن کی تاریخی تصنیف «کیا کرنا چاہئے؟» سے بلا واسطہ جاملتا ہے- اس میں استالین نے لینن کے ذہنی خیالات کی حمایت کی اور ان کو ترقی بھی دی ـ

لینن کے خیالات کو آگے بڑھاتے ہوئے کامریڈ استالین نے اس کتابچہ میں اس امر سے بحث کی ہے کہ مزدور تحریك کے لئے اشتراکی شعور کی بہت بڑی اہمیت ہے لیکن ساتھہ ہی انہوں نے تنبیہہ کی ہے کہ یك‌طرفہ طور پر خیالات کی اہمیت کو حد سے زیادہ بڑھانا نہیں چاہئے اور معاشی ترقی کے حالات اور مزدور تحریك کے رول کو فراموش نہیں کر دینا چاہئے ـ استالین پوچھتے ہیں «کیا یہ کہا جا سکتا

* ی- استالین مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۱ صفحہ ۵۸ ـ

ہے کہ اشتراکیت سب کچھ ہے اور مزدور تحریک کچھ بھی نہیں؟ یقیناً ایسا نہیں کہا جاسکتا۔صرف عینیت پسند لوگ ایسا کہتے ہیں ۔ آئندہ کسی زمانہ میں معاشی ترقی مزدور طبقہ کو معاشرتی انقلاب کے قریب لے آئےگی اور نتیجہ کے طور پر مزدور طبقہ کو مجبور کریگی کہ وہ سرمایہ‌دارانہ نظریات سے تمام رشتے منقطع کریں۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ راستہ بہت طویل اور تکلیف‌دہ ہے» ۔ *

خودرو مزدور تحریک اور اشتراکی شعور کے درمیانی رشتہ کے سوال پرعام پہلوؤں اور زاویوں سے ہرطرفانہ دلیل پیش کرنے کے بعد کامریڈ استالین اپنے کتابچہ «پارٹی میں اختلافات کے بارے میں اختصار کے ساتھ» میں سوشل ڈیماکریسی (اشتراکی جمہوریت) کے لینینی بازو کے خیالات کا خلاصہ مندرجۂ ذیل الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

«بغیر مزدور تحریک کے علمی اشتراکیت کیا ہے؟ یہ گویا ایک ایسا قطب‌نما ہے جسے اگر استعمال نہ کیا

---

* ی. استالین۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۱. صفحہ ۱۰۵۔

جائے تو ظاہر ہے کہ زنگ آلودہ ہی ہو سکتا ہے اور پھر اسے سمندر کی نذر کردینا پڑتا ہے» ۔

«اور بغیر اشتراکیت کے مزدور تحریک کیا ہے؟ ایک ایسا جہاز جو قطب‌نما سے محروم ہے اور جو اگرچہ دوسرے ساحل پر بہر طور پہنچ جائیگا لیکن اگر اس کے پاس قطب‌نما ہو تو وہ زیادہ جلدی پہنچ سکےگا اور اسے کم خطرات کا سامنا کرنا پڑیگا» ۔

«ان دونوں چیزوں کو ملا دیجئے تو ایک بہت شاندار اور مکمل جہاز بن جاتا ہے جو بہت تیزی کے ساتھہ دوسرے ساحل کی جانب سفر کریگا اور بغیر کسی حادثہ یا خطرہ کے اپنی منزل مقصود پر پہونچ جائیگا» ۔

«مزدور تحریک کو اشتراکیت سے ہم آہنگ کردیجئے تو ایک ایسی اشتراکی جمہوری تحریک آپ کو حاصل ہوگی جو سیدھی «سرزمین موعود» کی جانب آپ کو بڑی برق‌رفتاری سے لے جائیگی» ۔ *

روس میں مزدور طبقہ کی جدوجہد کی ساری تاریخ نے کامریڈ استالین کے اس اہم نظری نتیجہ کی

---

* ی ۔ استالین مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۱ صفحات ۱۰۲ ۔ ۱۰۳ ۔

بڑی آب وتاب کے ساتھہ تصدیق کی ہے مذکورہ کتابچہ میں استالین نے «خودروی» کے موقع پرستانہ نظریہ کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور بڑے معقول انداز میں مزدور طبقہ کے لئے ایک انقلابی جماعت اور انقلابی نظریہ کی اہمیت اور کردار کی تشریح کی۔کامریڈ استالین کے الفاظ میں «مزدور تحریک کو یقینی طور پر اشتراکیت سے مربوط کرنا چاہئے عملی کاموں اور نظریاتی اصولوں کو ایک دوسرے میں مدغم ہونا چاہئے اور اس طرح «خودرو» مزدور تحریک کو ایک سوشل ڈیماکریٹک نوعیت عطا کرنی چاہئے۔ ہمارا، یعنی اشتراکی جمہوریت کے علمبرداروں کا فرض ہے کہ ہم خودرو مزدور تحریک کو خالص ٹریڈ یونین سرگرمیوں کے تنگنائے سے نکال کر اشتراکی جمہوری راستہ پر ڈال دیں۔ہمارا فرض ہے کہ ہم اشتراکی شعور* کو اس تحریک میں رچائیں۔طبقہ کی آگے بڑھتی ہوئی طاقتوں کو ایک مرکزی پارٹی میں متحد کریں۔ہمارا کام ہے کہ ہم ہمیشہ اس تحریک کے آگے آگے ہوں اور انتھک طریقہ پر ان تمام دشمنوں

* جسے مارکس اور اینگلز نے پیش کیا ہے۔

یا «دوستوں» کے خلاف جنگ کریں جو اس کام کی تکمیل میں آڑے آئیں»۔ *

لینن نے استالین کی تحریروں کی پوری تصدیق و تائید کی۔ پارٹی کے مرکزی ترجمان «پرولتاری» (نمبر ۲۲) میں کامریڈ استالین کے مضمون «سوشل ڈیماکریٹ کو جواب» پر تبصرہ کرتے ہوئے جو اگست ۱۹۰۵ میں «پرولیتریاتس بردزولا» میں شائع ہؤا تھا، لینن نے لکھا کہ استالین کا مضمون «شعور کو باہر سے داخل کرنے» کے مشہور سوال کی بڑی حسین تشریح پیش کرتا ہے»۔

استالین نے لینن کی پالیسی کی حمایت میں جو انہوں نے ر. س. ڈ. ل. پ کی دوسری کانگریس میں اور اس کے بعد پیش کی، کئی مضمون تحریر کئے، اپنے ایک مضمون بعنوان «پرولتاری طبقہ اور پرولتاری پارٹی» (پرولیتریاتس بردزولا نمبر ۸ یکم جنوری ۱۹۰۵) مین پارٹی اصولوں کے پہلے پیراگراف سے بحث کرتے ہوئے انہوں نے پارٹی کے تنظیمی اصولوں کے بارے

* ی. استالین۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد اول صفحات ۱۰۵، ۱۰۶۔

میں لینن کی تعلیمات کو سامنے رکھا، نیز ان کے خیالات کو اپنے دلائل سے اور زیادہ وزنی کیا اور ان کو آگے بھی بڑھایا۔ یہ مضمون تنظیم کے ان بالشویک اصولوں کی مدافعت میں لکھا گیا۔ جن کو لینن اپنی مشہور کتاب «ایک قدم آگے اور دو قدم پیچھے» میں بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کر چکے تھے۔

کامریڈ استالین نے تحریر کیا «اب تک ہماری پارٹی کی مثال گویا ایک مہمان نواز پدرسری خاندان کی ہے جو ان تمام لوگوں کو اپنانے کے لئے تیار رہتی ہے جو اس سے ہمدردی ظاہر کریں۔ لیکن اب ہماری پارٹی ایک مرکزی تنظیم بن چکی ہے اس نے اپنی دقیانوسی پدرسری خصوصیت کو ختم کردیا ہے اور اپنے تمام پہلوؤں کے اعتبار سے اب ایک ایسے قلعہ میں بدل چکی ہے جس کے دروازے صرف ان لوگوں کے واسطے کھل جاتے ہیں جو اس شان کے شایان ہیں۔ اس بات کی اہمیت ہمارے لئے بہت زیادہ ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ مطلق العنان شخصی حکومت، ٹریڈ یونین ازم، قوم پرستی اور کلیسائیت کے ذریعہ پرولتاریہ کے طبقاتی شعور کو مسخ کرنے

کی کوشش میں ہے اور جبکہ دوسری طرف روشن خیال دانشور طبقہ پرولتاریہ کی سیاسی آزادی کو ختم کرنے اور انھیں اپنی سر پرستی میں لینے کی مسلسل جدوجہد کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں ہمیں بہت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے اور ہمیں بھول نہیں بھولنا چاہئیے کہ ہماری پارٹی ایک قلعہ ہے جس کے دروازے صرف انہی پر کھلتے ہیں جن کو آزمایا جا چکا ہو»۔ *

استالین کا مضمون بعنوان «قومی مسئلہ کے متعلق سوشل ڈیماکریٹک نظریہ» (پرولیتاریاتس بردزولا، نمبر ۷، ستمبر ۱۹۰٤) ر. س. ڈ. ل. پ کے قومی پروگرام کی بڑی اچھی توضیح ہے۔ اس میں وہ قومی مسئلہ کے بارے میں پارٹی کے نظریہ اور پروگرام کی مدلل تشریح کرتے ہیں۔ پرولتاریہ کو قومی فرقوں میں تقسیم کرنے کے موقع پرستانہ اصول کی سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور پوری ثابت قدمی کے ساتھ بین الاقوامی نمونہ کی پرولتاری طبقاتی تنظیم کی وکالت

---

* ی. استالین ۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۱ صفحہ ٦٧۔

کرتے ہیں۔ اس مضمون میں قومی مسائل پر استالین ایک غیرمعمولی نظاری عالم کی حیثیت میں نظر آتے ہیں جسے مارکسی جدلیاتی طریقہ پر پورا عبور حاصل ہو۔ اس میں ہمیں ان خیالات کا ایک ابتدائی خاکہ ملتا ہے جن کو بعد میں انہوں نے اپنی گرانقدر تصنیف «مارکسزم اور قومی مسئلہ» میں بڑے پیمانہ پر پیش کیا ہے۔

استالین نے شروع ہی سے پہلے روسی انقلاب کے دوران میں لینن کی پیش‌کردہ انقلاب کی حکمت عملی اور طریقۂ‌کار یعنی انقلاب میں پرولتاریہ کی قیادت کے نظریہ کی مستقل حمایت کی اور اس پر عمل در آمد بھی کیا۔

ان «روشن خیالوں» کے بارے میں جو انقلاب کے لئے نہیں بلکہ زار سے سمجھوتہ کے لئے کوشاں تھے، ۹ جنوری ۱۹۰۵ سے تھوڑی دیر پہلے ہی استالین کہتے تھے: «جی ہاں اے شریف انسانو! آپ کی کوششیں بےفائدہ ہیں! روسی انقلاب ناگزیر ہے۔یہ اتنا ہی ناگزیر ہے جیسا کہ طلوع آفتاب، کیا آپ اٹھتے ہوئے سورج کو روک سکتے ہیں؟ اس انقلاب کی اصلی طاقت شہر اور دیہات کا مزدور طبقہ ہے، جس کا جھنڈا سوشل ڈیماکریٹک

لیبر پارٹی کے ہاتھوں میں ہے اور آپ کے ہاتھوں میں نہیں، اے روشن خیال شریف انسانو!» *

اسی شدت کے ساتھہ استالین نے لینن کے اس خیال کی بڑی حمایت کی کہ شخصی حکومت کا تختہ الٹنے اور ایک جمہوریہ کے قیام کے لئے مسلح بغاوت کو ذریعہ بنایا جائے۔ مسلح بغاوت کی ضرورت کو ان کی ۱۹۰۵ سے ۱۹۰۷ تک کی تحریروں میں بڑی تفصیل کے ساتھہ پیش کیا ہے۔ ان کے الفاظ میں «عوام کی نجات، عوام ھی کی ایک کامیاب بغاوت میں پنہاں ہے» لینن کی طرح انہوں نے بھی بغاوت کے لئے ضروری تکنیکی تیاریوں، لڑاکا دستوں کی تشکیل اور اسلحہ کی فراھمی وغیرہ کو بہت اھمیت دی۔ انہوں نے لکھا «سارے روس میں بغاوت برپا کرنے کے لئے تکنیکی رھنمائی اور تنظیمی تیاری ھی وہ نئے کام ھین کہ جن سے آج روسی مزدور طبقہ دوچار ہے»۔ **

مسلح بغاوت کی تیاری کے لئے ٹرانس کاکیشیا کی

---

* ی، استالین۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۱ صفحہ ۷۸ ۔

** ایضاً صحفہ ۱۳۳ ۔

بالشویک تنظیموں کی روزمرہ کی ھدایت اور رھبری کے فرائض خود استالین ھی نے انجام دیئے۔

استالین نے ایک عارضی انقلابی حکومت کے بارے میں لینن کے خیال کی تشریح کی۔ ان کے خیال میں عوام کی مسلح کامیاب بغاوت کا نتیجہ ایک عارضی انقلابی حکومت کے قیام کی صورت میں ظاھر ھونا چاھئے۔ اس بغاوت میں چونکہ مزدور اور کسان طبقوں کی جیت ھوگی لہذا ضروری ھے کہ عارضی انقلابی حکومت ان کی خواھشات اور تمناؤں اور ان کے مفاد کا ترجمان ھو۔ ایسی حکومت کی بنیاد مزدوروں اور کسانوں کی انقلابی ڈکٹیٹرشپ ھونی چاھئے صرف انہی انقلابی طبقوں کی ڈکٹیٹرشپ اس قابل ھوگی کہ رجعت پسندی کی گھناؤنی اور مہلک طاقتوں کا سر کچل سکے، عوام کو ان کے خلاف مسلح کر سکے روسی سوشل ڈیماکریٹک لیبر پارٹی کے کم سے کم پروگرام کو عملی جامہ پہنا سکے اور انقلاب کی فتح، مضبوطی، استحکام اور تکمیل کا باعث ھوسکے۔

کامریڈ استالین کے الفاظ ھیں۔ «اگر آگے بڑھا ھؤا مزدور طبقہ انقلاب کا رھنما ھو اور اگر وہ انقلاب کی تنظیم میں سرگرم حصہ لے، تب ظاھر

ھے کہ ھم عارضی انقلابی حکومت سے دست بردار نہیں ھوسکتے۔ ھمارے لئے لازمی ھے کہ ھم کسانوں کے تعاون سے سیاسی اقتدار حاصل کریں اور عارضی حکومت میں حصہ لیں* سڑکوں کے انقلابی رھنما کو انقلابی حکومت کا بھی رھنما ھونا چاھئیے»۔**

بالشویک پارٹی اور مزدور طبقہ کے متعدد دشمنوں کے خلاف جد و جہد کرنے کے دوران میں استالین نے بڑی مستقل مزاجی کے ساتھہ لینن کے نظریۂ انقلاب اور ان کے طریقۂ کار کے منصوبہ کی وکالت کی اور اس کی توضیح اور تشریح بھی کی۔ اس منصوبہ کی خوبی یہ تھی کہ یہ سارے روس کی سیاسی صورت حال کی ٹھوس حقیقتوں کے عین مطابق تھا۔ اس نے عوام کے وسیع حلقوں کو جدوجہد کیلئے ایک نقطہ پر جمع کیا، انقلاب کی جیت پر ان کے اعتماد کو پختگی بخشی اور انقلاب کو آگے بڑھایا۔

---

* یہاں ھم مذکورہ مسئلہ کے اصولوں سے بحث نہیں کر رھے ھیں۔

** ی. و. استالین۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد۱ صفحات ۲۵۸-۲۵۹۔

کاکیشیائی یونین کمیٹی تیسوی پارٹی کانگریس کے فیصلوں کی بےتھکان اشاعت کرتی رہی اور مزدوروں اور کسانوں کو مسلح بغاوت کا پیغام دیا جاتا رہا۔ عوام میں بالشویک خیال کی اشاعت کیونکر کی جائے اس کی بڑی اچھی مثال استالین کے تحریر کردہ ۱۹۰۵ کے اشتہارات ہیں۔ انہوں نے اپنے مضامین «مسلح بغاوت اور ہمارا طریقۂ کار» «عارضی انقلابی حکومت اور اشتراکی جمہورت»، «رجعت پسندی بڑھ رہی ہے» وغیرہ میں منشویکوں کے ایڈروں کو جی توڑ جواب دیتے ہوئے مسلح بغاوت کی حمایت اور اسکی ضرورت کا پرچار کیا۔

اکتوبر ۱۹۰۵ کی عام ہڑتال پرولتاری تحریک کی طاقت کا زبردست مظاہرہ تھی۔ اس ہڑتال نے زار کو اتنا خوفزدہ کر دیا کہ وہ اپنی موت کو اپنے سر پر منڈلاتے ہوئے دیکھنے لگا اور مجبوراً اسے اپنا ۱۷ اکتوبر والا منشور جاری کرنا پڑا۔ اس منشور میں اگرچہ عوام کو آزادیاں دینے کے وعدوں میں کسی بخل سے کام نہیں لیا گیا تھا لیکن اس کی حقیقت ایک فریب سے زیادہ نہ تھی جس میں عوام کو مبتلا کرنے کی کوشش کی گئی تھی یہ مہلت

حاصل کرنے کی ایک چال تھی تاکہ سادہ لوح لوگ آزادیوں کے خوشنما دھوکے میں پڑے رہیں اور اس اثنا میں زار اپنے تمام وسائل و ذرائع کو مجتمع کر کے انقلاب پر کاری ضرب لگا سکے۔ بالشویکوں نے عوام کو متنبہ کیا کہ یہ منشور ایک شکاری کا جال ہے۔ خود استالین نے طفلس میں اس منشور کے خلاف زبردست پروپگینڈہ کیا اور لینن کے سیاسی طریقۂ کار اور انقلاب کے بالشویک نعروں کے حق میں اپنی شدید جدوجہد جاری رکھی۔ ۱۸ اکتوبر کو مزدوروں کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کامریڈ استالین نے کہا:

«ہمیں واقعی فتح حاصل کرنے کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟ اس کے لئے ہمیں تین چیزیں درکار ہیں اول اسلحہ، دوم اسلحہ اور، سوم اسلحہ اور آخر میں پھر اسلحہ» ۔ *

اکتوبر ۱۹۰۵ کو ر، س، ڈ، ل، پ کی کاکیشیائی یونین کی طفلس کمیٹی کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان «شہریو!» شائع کیا گیا۔ اس اشتہار میں اس

---

* سویت یونین کی کمیونسٹ (بالشویک) پارٹی کی تاریخ مختصر کورس۔ صفحہ ۷۸۔

امر پر زور دیتے ہوئے کہ انقلاب کی جیت ملکی پیمانے پر مسلح بغاوت کی متقاضی ہے کامریڈ استالین نے تحریر کیا۔ «بہت ممکن ہے کہ یہ عام سیاسی ہڑتال جو اس وقت جاری ہے اور جس کی وسعت اور شدت کی مثال اس سے پیشتر نہ صرف روسی تاریخ میں نہیں ملتی بلکہ تمام دنیا کی تاریخ میں نایاب ہے آج ایک ملک گیر بغاوت بننے سے پہلے ہی ختم ہو جائے لیکن کل یہی ہڑتال زیادہ شدت کے ساتھ ابھرکر پورے ملک میں تہلکہ مچا دیگی اور ایک عظیم الشان بغاوت میں مبدل ہو جائےگی یہ مسلح بغاوت روسی عوام کی صدیوں کی جدوجہد کو درجۂ کمال تک پہنچائیگی اور شاہی استبداد کے خوفناک اژدھے کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دیا جائیگا... ملکی پیمانے پر ایک زبردست مسلح بغاوت یہ ہے وہ سب سے بڑا کام جو آج روس کے مزدور طبقہ کو در پیش ہے اور جس کا عمل میں لانا وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے»۔ *

اس عرصہ میں ٹرانس کاکیشیا میں استالین کی

---

* ی. و. استالین۔ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۱ صفحہ ۱۸٦۔

انقلابی سرگرمیاں بہت بڑھہ گئی تھیں ـ انھی کی ھدایت میں ر، س، ڈ، ل، پ کی کاکیشیائی یونین کی چوتھی بالشویك کانفرنس (نومبر ۱۹۰۵) نے فیصلہ کیا کہ مسلح بغاوت کی تیاری اور اسے عمل میں لانے کے لئے جدوجہد کو تیز کیا جائے ـ زارشاھی دوما کا بائیکاٹ کیا جائے اور مزدوروں اور کسانوں کی انقلابی تنظیموں یعنی مزدوروں کے نائبوں کی سوویتوں (پنچایتوں) ھڑتال کمیٹیوں اور انقلابی کسان کمیٹیوں کو زیادہ وسیع اور مضبوط کیا جائے ـ استالین نے منشویکوں کو بے نقاب کیا کہ یہ مسلح بغاوت اور انقلاب کے مخالف ھیں ـ انھوں نے شاھی استبداد کے خلاف ایك فیصلہ کن لڑائی لڑنے کے لئے مزدوروں کو تیار اور منظم کرنے میں رات دن ایك کردیا ـ سارے کاکیشیا میں انقلاب کے شعلے پھیل گئے ـ تیسری پارٹی کانگریس کی ایك قرارداد بعنوان «کاکیشیا کے واقعات» میں جس کے محرك لینن تھے کاکیشیا کی بالشویك تنظیموں کا خاص طور پر حوالہ دیا گیا تھا اس میں بتایا گیا کہ یہ تنظیمیں ھماری پارٹی کی «سب سے زیادہ جنگجو تنظیمیں ھیں» ساتھہ ھی پارٹی سے مطالبہ کیا گیا کہ ان تنظیموں کی قرار واقعی مدد کرے ـ

دسمبر ۱۹۰۵ میں استالین تامرفارس (فن لینڈ) گئے جہاں انہوں نے کاکیشیا کے بالشویکوں کے نمائندے کی حیثیت سے پہلی کل روسی بالشویک کانفرنس میں شرکت کی۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں لینن اور استالین کی پہلی بامشافہہ ملاقات ہوئی۔ یہاں استالین نے لینن کے ساتھ کانفرنس کے سیاسی مسودات تیار کرنے والی کمیٹی میں کام کیا جس میں ان کو بھی پارٹی کے ممتاز لیڈروں کی حیثیت سے منتخب کیا گیا تھا۔

دسمبر کی مسلح بغاوت کی ناکامی کے بعد انقلاب کا چڑھا ہؤا سیلاب رفتہ رفتہ اترنے لگا۔ ر، س، ڈ، ل، پ کی چوتھی کانگریس کے انعقاد کی تیاریوں کے ساتھ بالشویکوں اور منشویکوں کے اختلافات ایک بار پھر تازہ ہو گئے اس تنازعہ میں نراجی سنڈی کیلسٹ عناصر بہت پیش پیش تھے اور طفلس میں خاص طور پر انہوں نے بڑی گڑبڑ پھیل رکھی تھی۔ استالین نے کاکیشیا میں تمام مزدور دشمن رحجانات کے خلاف جدوجہد کی قیادت جاری رکھی۔

استالین نے ر.س.ڈ.ل.پ کی چوتھی کانگریس (منعقدہ اسٹاک ہام اپریل ۱۹۰۶) میں بہت سرگرم حصہ لیا اور لینن کی سنگت میں منشویکوں کے خلاف انقلاب

کی بالشویك پالیسی کی حمایت کی ـ منشویکوں کو جواب دیتے ہوئے استالین نے مسئلہ کو سیدھا پیش کیا ـ

«انقلاب کی قیادت مزدور طبقہ کے ھاتھہ میں ھو یا جمہوری سرمایہ‌دار طبقہ کے ھاتھہ میں! یہی وہ سوال ھے جسے پارٹی کو طے کرنا ھے اور یہی ھمارے اختلافات کی بنیاد ھے» ـ*

کانگریس کے کچھہ ھی عرصہ بعد استالین نے ایک کتابچہ تحریر کیا جس کا عنوان تھا «موجودہ صورت حال اور مزدور پارٹی کی ایکتا کانگریس» ـ اس میں انہوں نے اس بات کا جائزہ لیا تھا کہ دسمبر کی مسلح بغاوت سے کیا سبق حاصل کئے جا سکتے ھیں ـ اس میں انہوں نے انقلاب کی بالشویك پالیسی کی صحت کو ثابت کیا تھا اور ر.س.ڈ.ل.پ کی چوتھی کانگریس کے نتائج کا خلاصہ بھی پیش کیا تھا ـ

کانگریس میں شرکت کرنے کے بعد استالین ٹرانس کاکیشیا لوٹ آئے اور وھاں سے انہوں نے منشویت

---

* ی.و. استالین ـ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد۱ صفحہ ۲٤۰ ـ

اور پرولتاریہ دشمن رحجانات کے خلاف اپنی غیر مصالحت پسندانہ جنگ جاری رکھی۔ انہوں نے جارجیائی زبان میں قانونی طور پر چھپنے والے بالشویک اخبارات «اکھالی تسخووربا» (نئی زندگی)، «اکھالی درویبا» («نیا زمانہ») «چوینی تسخووریبا» («ھماری زندگی») اور «درو» («وقت») کی ھدایت اور سرپرستی کے فرائض انجام دیئے۔

اسی دور میں استالین نے ٹرانس کاکیشیا کے اندر کوایاٹکن اسکول کے نراجیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمی کے پیش نظر «نراجیت یا اشتراکیت؟» کے عنوان سے اپنے مشہور اور یادگار مضامین قلمبند کئے۔

انقلاب کا مد جب جزر میں تبدیل ھو گیا اور رجعت پسندی کے دور کا آغاز ھوٗا تو پارٹی کے کارکنوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بالشویک کی نظری بنیادوں کا تحفظ کریں اور اسے پارٹی کا براہ راست اولین کام تصور کریں۔ ۱۹۰۹ میں لینن نے اپنی مشہور تصنیف «مادیت اور عطائی تنقید» شائع کی جس میں انہوں نے مارکسی نظریہ سے پسپائی اور فرار اختیار کرنے والوں کی قلعی کھولی تھی اور بالشویک

پارٹی کی نظری بنیادوں کو اپنی حقیقت پسندانہ منطق سے صحیح ثابت کر دکھایا تھا۔

استالین بھی مارکسیت کی نظری بنیادوں کی مدافعت کے لئے اٹھہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے مضامین «نراجیت اور اشتراکیت» میں مارکسی پارٹی کے جدلی اور تاریخی مادیت کے نظری اصولوں کی سچائی کا منطقی جواز پیش کیا۔ یہ مضامین ۱۹۰۶ اور ۱۹۰۷ میں جارجیائی زبان کے بالشویك اخبارات میں شائع ہوئے تھے۔ ان مضامین میں ایك طرف سادہ اور بڑے عام فہم پیرائے مین مادیت اور جدلیات اور تاریخی مادیت کے اصولوں کی تشریح ملتی ھے دوسری طرف مارکسی اور لیننی نظریہ کے بعض بنیادی مسائل پر گہری نظر ڈالنے کے بعد ان کے جواب فراھم کئے گئے ھین زیربحث مسائل میں اشتراکی انقلاب اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی ناگزیریت اور ایك ایسی سرگرم اور لڑاکا پرولتاری پارٹی کی ضرورت کے سوالات شامل ھیں کہ جو «دوسری انٹرنیشنل» کی فرسودہ اور اصلاح پسندانہ جماعت سے مختلف ایك نئی جماعت ھو۔مضامین میں پارٹی کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کے بنیادی اصولوں کی بھی وضاحت کی گئی تھی۔ یہ مضامین

مارکسزم اور لینن ازم کے نظریہ میں ایک اہم اور گرانقدر اضافہ ہیں اور ہماری پارٹی کے نظریاتی خزانہ کے ایک ضروری جز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مضامین کی خوبی یہ ہے کہ ان میں مارکسزم اور لینن ازم کے نظریہ سے ان انداز میں بحث کی گئی ہے کہ نظریہ کا پرولتاریہ کی انقلابی اور طبقاتی جدوجہد کے فوری کاموں سے جو غیر منفک اور اٹوٹ رشتہ ہوتا ہے وہ کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا اس لحاظ سے استالین کے یہ مضامین مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

استالین نے ر۔س۔ڈ۔ل۔پ کی پانچویں کانگریس کے کاموں میں جس کا انعقاد اپریل اور مئی ۱۹۰۷ میں لندن میں ہوا، بڑا سرگرم حصہ لیا۔ اس کانگریس میں منشویکوں کو ہمیشہ کے لئے شکست دیدی گئی اور بالشویک ہمیشہ کے لئے فتحیاب ہوئے۔ کانگریس سے واپسی پر استالین نے «روسی سوشل ڈیماکریٹک لیبر پارٹی کی لندن کانگریس (ایک نمائندہ کے مندرجات)» کے عنوان سے ایک مضمون لکھا جس مین کانگریس کے فیصلوں کا جائزہ لیا گیا تھا، بالشویکوں کے نظریہ اور طریقۂ کار کی مدافعت کی گئی تھی،

انقلاب میں منشویکوں کی سرمایہ‌دارانہ اعتدال پسند منشویک پالیسی اور پارٹی کو ختم کر دینے والے طریقۂ کار کی مذمت تھی اور منشویت کی طبقاتی نوعیت کو بےنقاب کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ منشوویت ٹٹ پونجیہ طبقہ کا سیاسی رحجان ہے۔

★

۳

پہلا روسی انقلاب شکست پر ختم ہؤا۔ پہلے اور دوسرے روسی انقلاب کے درمیان دس سال کی مدت حائل ہے۔ اس عرصہ میں بالشویکوں نے بہادری جان نثاری اور ثابت‌قدمی سے بلاتھکاوٹ عوام الناس کی تنظیم کی ان میں انقلابی روح بھردی ان کی جدوجہد میں ہدایت کی اور انقلاب کی آنے والی جیت حاصل کرنے کے لئے تیاریاں کیں۔

لینن اور استالین کے لئے یہ مسلسل جدوجہد کے سال تھے۔ اس زمانہ میں وہ روپوش انقلابی پارٹی کو محفوظ اور مضبوط رکھنے اور نئے حالات کے مطابق بالشویک روش اختیار کرنے کے اہم فرائض انجام دیتے تھے۔ محنت کش طبقہ کے افراد کی انقلابی تربیت اور تنظیم اور خاص طور سے زارشاہی کے خلاف جدوجہد کے اعتبار سے یہ دس سال بڑے کٹھن اور سخت محنت کے سال تھے۔ زارشاہی کے حکام نے

محسوس کیا کہ استالین عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیں اور ہر لحاظ سے ایك آهنی انقلابی ہیں یہ گرگے مسلسل اس فکر میں تھے کہ کسی نہ کسی طرح انہیں اپنی انقلابی سرگرمیوں کے مواقع سے محروم کردیں چنانچہ گرفتاری، جیل اور جلاوطنی کا ایك چکر شروع ہو گیا۔۱۹۰۲ سے ۱۹۱۳ کے درمیانی عرصہ میں استالین کو سات بار گرفتار اور چھہ بار جلاوطن کیا گیا۔ پانچ مرتبہ وہ جلاوطنی کی علاقہ سے فرار ہوئے۔ ایسا بہت کم ہؤا ہے کہ زارشاہی کرائے کے ٹٹوؤں نے انہیں کسی علاقہ میں جلاوطن کیا ہو اور وہ جلدھی روسی عوام کی خدمت اور ان کی انقلابی شیرازہ‌بندی کے لئے آزادانہ ہو گئے ہوں۔ صرف تروخانسك کے علاقہ کی آخری جلاوطنی ہی ایك ایسی مثال ہے جب وہ اپنی «آزادگی» کی روایت کو نہ دھرا سکے اس آخری «دیس نکالے» سے انہیں فروری ۱۹۱۷ کے انقلاب نے نجات دلائی۔

جون ۱۹۰۷ میں استالین کی انقلابی سرگرمیوں کا وہ زمانہ شروع ہوتا ہے جو باکو سے متعلق ہے۔ ر، س، ڈ، ل، پ کی پانچویں کانگریس (منعقدہ لندن) سے

واپسی پر پارٹی کی ھدایات کے مطابق انہوں نے طفلس کو خیرباد کہا اور باکو چلے گئے جو ٹرانس کاکیشیا کا سب سے بڑا صنعتی علاقہ اور روسی مزدور طبقہ کی تحریك کے اهم مرکزوں میں سے ایك تھا ـ یہاں پہنچتے ھی وہ لینن کے سیاسی نعروں کے مطابق باکو پارٹی کی تنظیم کے کام میں لگ گئے اور بالشویزم کے جھنڈے تلے مزدور طبقہ کو جمع کرنا شروع کر دیا ـ انہوں نے باکو میں مزدور طبقہ کے اضلاع (بالا خانی، بی‌بی عباد، چورنی گروڈ اور بیلی گروڈ) سے منشویکوں کو نکال باھر کرنے کی جدوجہد کی تنظیم کی، غیرقانونی اور قانونی بالشویك اخبار و رسائل («باکنسکی پرولتاری» «گودوك» اور «باکنسکی ربوچی») کو اپنی ھدایت اور نگرانی میں چلایا ـ انہوں نے تیسری ریاستی دوما کے لئے مزدور نائبین کی انتخابی مہم کی رهنمائی کی ـ «تیسری ریاستی دوما کے سوشل ڈیماکریٹك مزدور نائبین کے لئے ھدایت نامہ» کا مسودہ بھی استالین کے قلم کا رهین منت تھا یہ ھدایت نامہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۷ کو باکو کے مزدور برادری کے نمائندوں کے ایك جلسہ میں اتفاق رائے سے منظور کیا گیا تھا ـ استالین نے باکو کے مزدوروں

کی عملی جدوجہد کی بھی رہبری کی - تیل کے مزدوروں اور کارخانہ‌داروں کے درمیان ایک اجتماعی معاہدہ کے لئے بات چیت کے سلسلہ میں جو بڑی مہم انہوں نے چلائی تھی وہ اس لچکیلی پالیسی کے عملی اطلاق کی بڑی شاندار مثال ھے جسے لینن نے وضع کیا تھا - اس لچکیلی پالیسی کے ذریعہ رجعت پسندی کے دور میں قانونی اور غیرقانونی دونوں طرح کی سرگرمیوں کو ملاکر کام چلایا جاتا ھے - انہوں نے مذکورہ مہم میں زارشاھی کے خلاف مزدوروں کو سیاسی جدوجہد کے لئے جمع کرنے کی لیننی ترکیب کو استعمال کیا اور اس طرح بالشویکوں کو اس مہم میں فتح نصیب ہوئی - یہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ استالی‌پن رجعت کی اندھیری اور اداس رات میں پرولتاری باکو روشنی کا مینارہ بن گیا - ساتھہ ساتھہ مزدور طبقہ کی جدوجہد جاری رھی اور بالشویک اخبارات جن کو استالین کی تخلیقات کی آواز کہا جا سکتا ھے سارے روس میں انقلابی لہر دوڑاتے رھے - ۱۹۰۸ میں باکو کے مزدوروں کی اس جری جدوجہد کو لینن نے اپنے ایک مضمون میں بہت سراھا اور اسے

«مهیکن قبیله کے آخری افراد کی عام سیاسی جلوجهد» سے* تشبیہ دی۔

استالین نے اپنے گرد آزمودۂ کار بالشویك لینن پسندوں کی ایك جماعت اکٹھا کرلی تھی جن میں فیالی‌ٹوف، سراٹووٹس (ایفی‌موف)، وایٹسك، باکوف، مالیگن، اورجانکدزے، جاپرڈزے، شاومیان، اسپنداریان، خان لار، مملوف، عزیزبیکف، قاضی محمد اور دوسرے ساتھی شامل تھے ان سب کے تعاون اور مسلسل جانفشانی کے بعد کامریڈ استالین نے باکو کی تنظیم میں بالشویزم کو فتحیاب کرکے چھوڑا۔ باکواب بالشویزم کا گڑھه بن گیا استالین کی قیادت میں باکو کے پرولتاری طبقه نے بڑی پامردی کے ساتھه سیاسی جلوجهد میں حصه لیا اور همیشه روس کی انقلابی تحریك کی اگلی صفوں میں پیش پیش رها۔

استالین کی زندگی اور ان کے کام میں ان کا باکو کا زمانه بڑی اهمیت رکھتا هے وه خود اس کے بارے میں کہتے هیں:

---

* و۔ی۔ لینن۔ مجموعه تصانیف، چوتھا روسی ایڈیشن جلد ١٦ صفحه ٣٦٨۔

«تیل کی صنعت کے مزدوروں میں تین سال کے لگاتار انقلابی کام نے میری تربیت کی اور مجھے تپا تپا کر اور ٹھوک پیٹ کر ایک عملی مجاهد اور ایک عملی مقامی لیڈر بنا دیا، ایک طرف مجھے و ایٹسک، سراتووٹس اور فیالیتوف جیسے باکو کے پیش پیش مزدوروں کی سنگت نصیب هوئی اور دوسری طرف مزدوروں اور تیل کی صنعت کے مالکوں کے درمیان شدید تصادم کے طوفان سے سابقه پڑا اور ان دونوں چیزوں نے مجھے سمجھایا که سیاسی شعور کے لحاظ سے آگے بڑھے هوئے مزدوروں کی رهنمائی کرنے کے کیا معنی هیں ـ یه باکو هی کا شهر تھا جهاں میرے «انقلابی بپتسمه» کی دوسری رسم ادا هوئی» ـ*

۲۵ مارچ ۱۹۰۸ کو استالین گرفتار کر لئے گئے اور ۸ ماه جیل میں رکھنے کے بعد انهیں دو سال کے لئے صوبۂ ولاگڈا کے مقام سالوی چیگاڈسک میں جلاوطن کردیا گیا ـ لیکن ۲٤ جون ۱۹۰۹ کو وه علاقۂ جلاوطنی سے بچ نکلے اور اپنے غیرقانونی

* ی، و، استالین ـ مجموعه تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۸ صفحه ۱۷٤ ـ

کام کو جاری رکھنے کے لئے دوبارہ باکو پہنچ گئے۔ انہوں نے تحلیل پسندوں اور اوتزویوں کے خلاف لینن کے موقف کی بڑی شدومد سے حمایت کی۔ ان کے تاریخی «کاکیشیا سے لکھے ہوئے خطوط» مرکزی پارٹی پریس کے اخباروں مین شائع ہوئے، اخبار «باکنسکی پرولتاری» کے لئے انہوں نے «پارٹی کا سنکٹ اور ہمارے فرائض»، «پارٹی کی جانب سے» اور دوسرے مضامین لکھے۔ جن میں انہوں نے بڑی صاف گوئی کے ساتھہ پارٹی کی تنظیموں کی صورت حال پر تنقید کی اور پارٹی کے سنکٹ کو دور کرنے کے لئے ایك خاکہ پیش کیا ـ ان تحریروں میں استالین نے تحلیل پسندوں کو خاص طور سے سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور مثال دے کر بتایا کہ جہاں تک پروگرام اور طریقۂ کار میں مارکسزم سے روگردانی کا تعلق ہے تحلیل پسندوں اور طفلس منشویکوں میں کوئی فرق نہیں ـ انہوں نے ٹراٹسکایت کے پیرؤوں کے غدارانہ طرز عمل کی بھی سخت مذمت کی اور پارٹی کے فوری کاموں کا ایك خاکہ پیش کیا، جسے پراگ کی پارٹی کانفرنس نے بعد میں عملی جامہ پہنایا ـ ان کاموں میں ایك عام پارٹی کانفرنس کا انعقاد، پارٹی کے ایك

قانونی اخبار کی اشاعت اور روس میں عملی سرگرمیوں کی رھنمائی کے لئے ایک غیرقانونی پارٹی عملی مرکز کا قیام وغیرہ شامل تھے۔

۲۳ مارچ ۱۹۱۰ کو استالین باکو میں ایک بار پھر گرفتار کر لئے گئے اور چھہ ماہ جیل میں رکھنے کے بعد انھیں دوبارہ سالوی چیگوڈسک میں جلاوطن کردیا گیا۔ جلاوطنی کے دوران میں انھوں نے لینن سے تعلق قائم کیا اور ۱۹۱۰ کے آخر میں مرکزی کمیٹی کو ایک خط لکھا، جس میں انھوں نے لینن کے اس طریقۂ کار سے پورا اتفاق کیا کہ ان تمام لوگوں کا ایک پارٹی بلاک بنایا جائے جو غیرقانونی پرولتاری پارٹی کے بقاو استحکام کے خواھاں ھیں اس خط میں انھوں نے ٹرائسکی کی حد سے بڑھی ھوئی بے اصولی کی بڑی مذمت کی اور روس میں پارٹی کے کام کی تنظیم کے لئے اپنا مرتب کیا ھوا خاکہ پیش کیا۔

۱۹۱۱ء کے دوسرے نصف حصہ میں کامریڈ استالین کی سینٹ پیٹرس برگ سے متعلق انقلابی سرگرمیوں کا دور شروع ھوتا ھے۔ ٦ ستمبر کو خفیہ طور پر وہ ولاگدا سے سینٹ پیٹرس برگ روانہ ھو گئے۔ وھاں پہنچتے ھی انھوں نے سینٹ پیٹرس برگ

پارٹی تنظیم سے تعلق قائم کیا اور اس ضرورت پر بہت زور دیا کہ تحلیل پسندوں یعنی منشویکوں اور ٹراٹسکائیوں کے خلاف پارٹی محاذ قائم کرے اور سینٹ پیٹرس برگ بالشویک عوامی تنظیمیں متحد اور منظم کی جائیں۔ ۹ ستمبر ۱۹۱۱ کو وہ سینٹ پیٹرس برگ میں بھی گرفتار کر لئے گئے اور وہ دوبارہ صوبۂ ولاگڈا میں بھیجدیئے گئے لیکن فروری ۱۹۱۲ میں انھوں نے پھر فرار اختیار کر لی۔

جنوری ۱۹۱۲ میں پارٹی کی زندگی میں ایک اہم اور تاریخی واقعہ ظہور پذیر ہؤا۔ ر، س، ڈ، ل، پ کی پراگ کانفرنس نے منشویکوں کو پارٹی سے نکال باہر کرنے کے بعد ایک بالکل نئی قسم کی پارٹی کا افتتاح کیا تھا یہ پارٹی لینن ازم کی علمبردار بالشویک پارٹی تھی۔

اس نئی قسم کی پارٹی کے لئے «پرانے اسکول» کے وقت ھی سے بالشویکوں کو بڑے بڑے جتن کرنے پڑے تھے اور انھوں نے بڑی استقلالی اور ثابت قدمی سے تمام مشکلوں اور رکاوٹوں کا سامنا کیا تھا۔ «معاشیوں» «منشویکوں» «ٹراٹسکیوں» اور «اوتزوویوں» سے لے کر ھر طرح کے عینیت پسندوں اور عطائی ناقدوں کے

4—1115

خلاف جدوجہد کی ساری تاریخ ایک طرح سے مذکورہ پارٹی کے لئے زمین تیار کرنے کی تاریخ تھی۔ اس پارٹی کی ابتدائی تیاری میں لینن کی تصانیف نے بڑا اور فیصلہ کن کام انجام دیا۔ ان میں «کیا کرنا چاہئے»، «ایک قدم آگے دو قدم پیچھے»، «جمہوری انقلاب میں اشتراکی جمہوری جماعت کے دو طریقۂ کار» اور «مادیت اور عطائی تنقید» شامل ہیں۔ ان گنت دشمنوں کے خلاف اس جدوجہد میں استالین لینن کے ہم دست تھے۔ انہوں نے غیر مشروط حمایت کے ساتھ ایک انقلابی مارکسی پارٹی یعنی بالشویک پارٹی کے قیام کی جدوجہد میں لینن کا پورا پورا ساتھ دیا۔

★

٤

پراگ کانفرنس میں اس بات کا پیش از وقت اندازہ لگایا گیا تھا کہ قریبی مستقبل میں انقلابی حالات دوبارہ ابھرینگے چنانچہ کانفرنس نے ضروری تیاریاں مکمل کرلی تھیں تاکہ پارٹی آنے والے قیام کا مستعدی سے خیرمقدم کرسکے۔ کانفرنس نے بالشویك مرکزی کمیٹی کا چناؤ کیا۔ روس میں انقلابی کام کی رھبری اور ھدایت کے لئے ایك عملی مرکز (مرکزی کمیٹی کا روسی بیورو) بنایا اور «پراودا» اخبار جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ استالین ۱۹۱۰ ھی سے مرکزی کمیٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کر رھے تھے چنانچہ انھیں ان کی غیرحاضری میں مرکزی کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا۔ لینن کی تجویز پر مرکزی کمیٹی کے روسی بیورو کے نظم و نسق کی ذمہداری انھیں کے سپرد کی گئی۔ لیکن استالین اس وقت بھی جلاوطنی کی زندگی گزار رھے تھے اس

لئے ان کے فرار کا انتظام زیرغور تھا ۔ لینن کی ھدایات پر سرگو اورجانی کڈزے پراگ کانفرنس کے فیصلوں سے استالین کو مطلع کرنے کے لئے ولاگڈا گئے ۔ اس کے بعد ۲۹ فروری ۱۹۱۲ کو استالین جلاوطنی کے علاقہ سے دوباره بچ نکلے ۔ انہیں «آزادی» کی مختصر سی مہلت ملی تھی جس کو انہوں نے بڑے مفید طریقه پر استعمال کیا ۔ مرکزی کمیٹی کی ھدایت پر انہوں نے روس کے تمام اھم ضلعوں کا دوره کیا، آنے والے یوم مئی کے مظاھره کی تیاریاں انجام دیں ۔ یوم مئی کی تقریب سے مرکزی کمیٹی کی طرف سے شائع ھونے والے مشہور اشتہار کو قلمبند کیا اور جن دنوں سینٹ پیٹرس‌برگ میں ھڑتالوں کا دور دوره تھا جو لینا کی سونے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے گولی سے مارے جانے کے خلاف احتجاجاً کی گئی تھیں، انہوں نے ان دنوں میں بالشویک ھفتروزه اخبار «زوزده» کی ھدایت کی ۔

بالشویک تنظیموں کو مضبوط کرنے اور عوام میں اپنے اثر کو پھیلانے کے لئے بالشویک پارٹی نے جن ذرائع اور وسائل کو استعمال کیا ان میں «پراودا»

بالشویک روزنامے کو بڑی اهمیت حاصل هے جو سینٹ پیٹرس برگ سے شائع هوتا تھا۔ اس کے اجراء کو لینن کی هدایات اور استالین کی پہل کا فخر حاصل هے۔ استالین هی کے مشورے اور رهنمائی میں «پراودا» کے پرچه کا پہلا شماره مرتب کیا گیا تھا اور اس کی پالیسی طے کی گئی تھی۔

«پراودا» کا اجرا انقلابی تحریک کے بڑھتے هوئے نئے ابھار کے ساتھه ساتھه هوًا تھا۔ اس کا پہلا شماره ۲۲ اپریل (نئے کیلنڈر کے مطابق ۵ مئی) ۱۹۱۲ کو شائع کیا گیا۔ مزدوروں کے لئے گویا یه عید کا دن تھا چنانچه بعدازان «پراودا» کے اجراء کے عزاز کے سلسله میں یه فیصله کیا گیا که ۵ مئی کو «مزدوروں کا یوم پریس» منایا جایا کرے۔

اخبار کی دسویں سالگره کے موقع پر کامریڈ استالین نے تحریر کیا:۔ «۱۹۱۷ میں بالشویزم کو جو فتح نصیب هوئی اس کی بنیاد ۱۹۱۲ میں «پراودا» کے اجراء سے پڑ چکی تھی»۔*

---

* ی و۔ استالین۔ مجموعه تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۵ صفحه ۱۲۸۔

۲۲ اپریل ۱۹۱۲ کو استالین سینٹ پیٹرس برگ کی سڑکوں پر گرفتار کر لئے گئے۔ کئی مہینہ جیل میں رکھنے کے بعد انہیں تین سال کے عرصہ کے لئے ایک بار پھر جلاوطن کردیا گیا اس مرتبہ انہیں بہت دور دراز علاقہ یعنی نارم میں بھیجا گیا تھا۔ لیکن یکم ستمبر ۱۹۱۲ کو وہ حسب معمول بچ نکلے اور دوبارہ سینٹ پیٹرس برگ لوٹ آئے۔ یہاں انہوں نے بالشویک «پراودا» کی ادارت سنبھالی اور چوتھی ریاستی دوما کے انتخابات کے لئے بالشویک مہم کی رہنمائی کی۔ پولیس کے مسلسل تعاقب کے باوجود انہوں نے خود کو جوکھوں میں ڈال کر کارخانوں میں مزدوروں کے متعدد جلسوں کو خطاب کیا۔ سینٹ پیٹرس برگ کے مزدور اور ان کی جماعتیں خود استالین کی کڑی حفاظت کرتی تھیں اور پولیس کی گرفت سے بچائے رکھتی تھیں۔

انتخابی مہم میں جس میں پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی اس «ہدایت نامہ» نے بڑا اہم حصہ ادا کیا، جس کو کامریڈ استالین نے تحریر کیا تھا یہ ہدایت نامہ «اپنے مزدور ممبر کے نام سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں کا ہدایت نامہ» کے نام سے مشہور ہے۔

لینن نے اس «ھدایت نامہ» کی بڑی تعریف کی اور جب اسے پریس میں چھپنے کے لئے بھیجا، تو حاشیہ پر یہ نوٹ تحریر کردیا «مسودہ کو واپس کیا جائے یہ صاف رھے۔ گندہ نہ ھونے پائے۔ اس دستاویز کا محفوظ رکھنا اشد ضروری ھے!» «پراودا» کے ایڈیٹروں کو انھوں نے ایک خط میں ھدایت کی۔ «اپنے ممبر کے نام سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں کے اس «ھدایت نامہ» کو بلاکسی حجت کے نمایاں طور پر جلی حرف میں ضرور شائع کیا جائے» ۔ * استالین کے «ھدایت نامہ» میں مزدوروں کو یاد دلایا گیا تھا کہ ۱۹۰۵ء کے انقلاب کا کام ابھی پورا نہیں ھؤا اور ان سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ ازسرنو انقلابی جدوجہد کا آغاز کریں یہ جدوجہد دو محاذوں پر ھونی چاھئے ایک تو زار کی حکومت کے خلاف اور دوسری روشن خیال سرمایہداروں کے خلاف جو زار کی حکومت سے صلح کر لینا چاھتے تھے۔ انتخابات کے بعد استالین نے دوما کے سوشل ڈیماکریٹک گروپ

---

* و، ی، لینن۔مجموعہ تصانیف چوتھا روسی ایڈیشن جلد ۳۵ صفحہ ۳۸۔

کے بالشویک حصہ کی سرگرمیوں کی رہبری کی۔ سینٹ پیٹرس برگ میں یا، سوردلوف اور و، مولوتوف نے خاص طور پر استالین کا ھاتھہ بٹایا انہوں نے «پراودا» کے مرتب کرنے، انتخابات کی مہم چلانے اور دوما میں بالشویک گروپ کی ھدایت و رہبری کے کاموں میں سرگرم حصہ لیا۔ اس عرصہ میں لینن اور استالین ایک دوسرے سے اور زیادہ قریب ھو گئے۔ اپنے خطوط میں لینن نے استالین کی سرگرمیوں، ان کی تقریروں اور ان کے مضامین کی پوری پوری حمایت کی اور انہیں بہت سراھا۔ استالین دو موقعوں پر کراکوف بھی گئے جہاں اس وقت لینن قیام پذیر تھے، ایک مرتبہ نومبر ۱۹۱۲ اور دوسری مرتبہ دسمبر ۱۹۱۲ کے اختتام پر جب انہوں نے پارٹی کے دوسرے کارکنوں کے ساتھہ مرکزی کمیٹی کی کانفرنسوں میں شرکت کی۔

اپنے بیرونی قیام کے دنوں ھی میں استالین نے اپنا مشہور مقالہ «مارکسزم اور قومی مسئلہ» تحریر کیا۔ جس کے گرانقدر ھونے کی تصدیق لینن نے بھی کی۔ انہوں نے لکھا «حال ھی میں نظریاتی مارکسی لٹریچر میں قومی پروگرام کے اشتراکی جمہوری اصولوں

سے سیر حاصل بحث کی جا چکی ہے (اس ذیل میں استالین کا مضمون خاص طور پر نمایاں حیثیت کا حامل ہے)»۔* جنگ عظیم سے پہلے کے بین الاقوامی میدان میں قومی مسئلہ کے متعلق یہ تصنیف گویا بالشویزم کا اہمیت دار اعلان تھی۔ تصنیف میں قومی مسئلہ کے بارے میں بالشویک نظریہ اور پروگرام کو پیش کیا گیا تھا۔ اس میں قومی سوال کے متعلق دو متضاد و مختلف طریقۂ کار، دو پروگراموں اور دو نظریوں کی تشریح کی گئی تھی۔ ایک وہ جو دوسری انٹرنیشنل سے متعلق تھا۔ اور ایک وہ جو لینن ازم کا علمبردار تھا۔ اس سوال پر استالین نے دوسری انٹرنیشنل کے عقیدوں اور موقعہ پرستانہ نظریوں کی دھجیاں بکھیرنے کے لئے لینن کے ساتھ ساتھ کام کیا۔ یہ لینن اور استالین ہی تھے، جنہوں نے قومی مسئلہ کے متعلق مارکسی پروگرام کو مرتب کیا۔ اس تصنیف میں استالین نے قوموں کے مارکسی نظریہ کو پیش کیا ہے۔ قومی مسئلہ کے بالشویک حل کے

---

* و۔ ا۔ لینن۔ مجموعہ تصانیف، چوتھا روسی ایڈیشن جلد ١٩ صفحہ ٤٨٨۔

اصولوں کی تشریح کی ہے (جن میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس مسئلہ کو انقلاب کے عام مسئلہ کے ایک حصہ کی حیثیت سے دیکھنا چاہئے۔ ساتھ ہی سامراجیت کے اس دور میں اسے بین الاقوامی صورت حال سے بھی علیحدہ نہیں کرنا چاہئے) اور مزدور طبقہ کے بین الاقوامی اتحاد و یگانگت کے بالشویک اصول کی نظری بنیادیں فراہم کی ہیں۔

۲۳ فروری ۱۹۱۳ء کو استالین ایک شام کی مجلس میں گرفتار کر لئے گئے جو سینٹ پیٹرس برگ کی بالشویک کمیٹی کے زیر اهتمام کالاشنکوف هال میں منعقد کی گئی تھی۔ اس مرتبہ زار شاہی حکومت نے استالین کو چار سال کی مدت کے لئے توروخانسک کے دور افتادہ علاقہ میں جلاوطن کیا۔ پہلے کچھ دنوں کے لئے وہ کوستینو کی بستی میں رہے، پھر ۱۹۱۴ کے شروع میں اس خوف سے کہ مبادا استالین فرار نہ ہوجائیں، زارشاہی پولیس نے انہیں مزید شمال میں کوریکا بستی میں منتقل کر دیا، جو آرکٹک کے برفانی علاقہ کے قریب و جوار میں ہے۔ یہاں استالین نے ۱۹۱۴، ۱۹۱۵ اور ۱۹۱۶ کے تین سال گزارے۔ یہی تو بڑے کٹھ حالات میں سیاسی

جلاوطنی جو سوائے سائبیریا کے وسیع غیرآباد اور سنسان علاقوں سے کوئی جگہ اور کہیں دریافت کی جا سکتی ہے؟

۱۹۱٤ کے موسم گرما میں سامراجی جنگ چھڑ گئی۔ دوسری انٹرنیشنل سے وابستہ سیاسی جماعتوں نے انتہائی بے شرمی کے ساتھہ پرولتاری طبقہ سے غداری کی اور سامراجی سرمایہ‌دار طبقہ کے کیمپ کا ساتھہ دیا۔ اس موقعہ پر یہ تنہا بالشویک تھے جو لینن کی سرکردگی میں بین الاقوامیت کا پورپرا اڑاتے رہے بالشویکوں نے فوراً اور بلاتامل عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ سامراجی جنگ کے خلاف قطعی طور پر جدوجہد کریں۔ اس موقعہ پر بھی استالین نے اگرچہ وہ تمام دنیا سے کٹے ہوئے تھے اور لینن اور پارٹی کے مراکز کے ساتھہ ان کا سمبندھہ ٹوٹا ہوا تھا جنگ، امن اور انقلاب کے مسائل پر وہی بین الاقوامی رویہ اختیار کیا جو لینن کا تھا۔ انہوں نے لینن کو خطوط بھی لکھے۔ مناس‌ترسکائے کے گاؤں مین (۱۹۱۵) جلاوطن بالشویکوں کے جلسوں کو خطاب کیا۔ ان جلسوں میں کمینیف کے اس بزدلانہ اور غدارانہ طرزعمل کی مذمت کی، جو اس نے چوتھی

دوما کے پانچ بالشویک ممبروں کے مقدمہ کے سلسلہ میں اختیار کیا تھا۔ ۱۹۱۶ میں انہوں نے اور دوسرے جلاوطنی بالشویکوں نے مل کر قانونی طور پر چھپنے والے بالشویک رسالہ «وپراسی استراخوانیا» کے نام ایک پیام تہنیت بھیجا۔ جس میں انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ «رسالہ کا فرض ہے کہ وہ پاٹریساف، لیوٹسکی اور پلیخانوف جیسے «شرفا» کے مزدور طبقہ کے ذہن کو مسخ کرنے والے اور پرولتاریہ دشمن پرچار کی سختی سے مخالفت کرے ایسا پرچار جو بین الاقوامیت کے اصولوں کی عین ضد ہے اور اس طرح مزدور طبقہ کے نظریاتی تحفظ کے لئے اپنی تمام طاقتیں وقف کردے»۔

دسمبر ۱۹۱۶ میں استالین کو جبراً فوج میں بھرتی کیا گیا اور ایک حفاظتی دستہ کی نگرانی میں انہیں کراسنایارسک بھیجا گیا جہاں سے وہ آچنسک کے مقام پر منتقل کر دیئے گئے۔ یہی وہ مقام تھا جہاں سب سے پہلے فروری کے انقلاب کی ابتدائی لیکن طوفانی خبریں ان تک پہونچیں۔ انہوں نے مارچ ۱۹۱۷ کے شروع میں آچنسک کو خیر باد کہا اور دوران سفر میں لینن کے نام جو اس وقت

سوئٹزرلینڈ میں مقیم تھے بذریعۂ تار تہنیتی پیغام بھیجا ۔

۱۲ مارچ ۱۹۱۷ کو استالین نے جلاوطنی کی تمام مشکلات کو بہادری اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے بعد جو انہیں تروخانسک کے علاقہ میں پیش آئی تھیں، ایک بار پھر پیٹروگراڈ میں قدم رکھا، پیٹروگراڈ جو روس کی انقلابی راجدھانی تھی۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے انہیں ھدایت کی کہ وہ «پراودا» کی ادارت کا کام اپنے ذمہ لیں ۔

بالشویک پارٹی اب اپنی روپوشی کی زندگی ترک کرکے منظرعام پر آگئی تھی۔ پارٹی کے متعدد ممتاز اور سرگرم ممبر دوردراز جیل‌خانوں اور جلاوطنی کے علاقوں سے واپس لوٹ رھے تھے۔ لینن ابھی پردیس ھی میں تھے اور سرمایہ‌دارانہ عارضی حکومت ان کی واپسی میں روڑے اٹکا رھی تھی۔ اس نازک دور میں استالین نے پارٹی کو اس نقطہ پر جمع کیا کہ سرمایہ‌دارانہ جمہوری انقلاب سے گزرکر اشتراکی انقلاب کے عبوری دور کے لئے جدوجہد کی جائے۔ مولوتوف کے ساتھ مل کر انہوں نے مرکزی کمیٹی اور بالشویک پارٹی کی پیٹروگراڈ کمیٹی کی

کارروائیوں کی ہدایت کی۔ استالین کے مضامین میں کارکن بالشویکوں کے لئے وہ رہنمایانہ اصول موجود تھے جن کی انہیں اپنے کام کے سلسلہ میں ضرورت تھی۔ ان کے پہلے ہی مضمون «مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سویتیں» میں پارٹی کے فوری بنیادی کام کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ استالین کے الفاظ میں وہ کام یہ تھا کہ «مذکورہ سوویتوں کو مضبوط کیا جائے۔ ہر جگہ ان کی تشکیل کی جائے اور انہیں مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی مرکزی سوویت کے ماتحت ایک دوسرے سے مربوط کردیا جائے۔ مرکزی سوویت عوام کے انقلابی اقتدار کا ادارہ تصور کی جائیگی»۔*

اپنے ایک مضمون بعنوان «جنگ کے بارے میں» میں استالین نے بتایا کہ عارضی حکومت کے عنان اقتدار سنبھالنے کے بعد بھی سامراجی جنگ کی نوعیت نہیں بدلی ہے۔ عارضی حکومت کی موجودگی میں بھی ۱۹۱٤ – ۱۷ کی جنگ بدستور ایک غیرمنصفانہ لوٹ کھسوٹ اور غارتگری کی جنگ ہے۔

* ی۰ و۰ استالین۔ مجموعہ تصانیف جلد ۳ صفحہ ۲۔

پارٹی ممبروں کی اکثریت کی حمایت کے ساتھ کامریڈ استالین، کامریڈ مولوٹوف اور دیگر بالشویکوں نے سامراجی عارضی حکومت کے خلاف «عدم اعتماد» کی پالیسی اختیار کرنے کی وکالت کی۔ انہوں نے منشویکوں اور اشتراکی انقلابیوں کی مدافعت بازانہ پالیسی کی مذمت کی اور کمینف اور دوسرے موقعہ پرستوں کی نصف منشویک انقلاب‌دشمنی کو بھی بےنقاب کیا جو عارضی حکومت کی مشروط حمایت پر تیار تھے۔

★

۳ اپریل ۱۹۱۷ء کو جلاوطنی کی طویل مدت کے بعد لینن روس میں واپس آئے۔ انقلاب کے محبوب لیڈر کی آمد کی خبر کا پیٹرو گراڈ کے سر گرم مزدوروں میں گرمجوشی سے سواگت کیا گیا۔ استالین مزدوروں کے وفد کے ساتھ بائلو آسٹروف اسٹیشن پر لینن سے ملنے کے لئے گئے۔ «فن لینڈ ریلوے» کے آخری اسٹیشن پیٹرو گراڈ میں لینن کا جو استقبال کیا گیا اس نے ایک طاقتور انقلابی مظاہرے کی شکل اختیار کرلی۔ اپنی آمد کے دوسرے دن لینن نے اپنا مشہور «اپریل کا مقالہ» پیش کیا یہ لینن کی صلاحیتوں کا نچوڑ تھا جس نے پارٹی کو بورژوا جمہوری انقلاب سے گزر کر اشتراکی انقلاب تک آنے کی عملی راہ سمجھائی۔ انہوں نے زارشاہی کے خاتمے کے بعد جلوجہد کے نئے حالات میں پارٹی کو نئے اصول عطا کئے۔ ۲٤ اپریل ۱۹۱۷ء کو بالشویک پارٹی کی ساتویں اپریل

کانفرنس ہوئی لینن کا مقالہ اس کانفرنس کی سوچ بچار کے لئے بنیاد بنا ۔ اپریل کانفرنس نے پارٹی کو بورژوا جمہوری انقلاب سے بڑھ کر اشتراکی انقلاب کے لئے جدوجہد کرنے کا راستہ دکھایا ۔

اس کانفرنس میں استالین نے اشتراکی انقلاب کے لئے لینن کی نئی پالیسی کی بڑی شدومد سے حمایت کی، اور انہوں نے کمینف، ری کوف اور ان کے مٹھی بھر حمایتوں کی موقعہ پرستانہ اور خلاف لینن پالیسی کو بے نقاب کیا ۔ استالین نے قومی سوال پر بھی رپورٹ پیش کی ۔ مارکسی لیننی نظریئے کو نئے حالات کے مطابق ایک نئی شکل میں پیش کرتے ہوئے انہوں نے قومی مسئلہ کے متعلق بالشویک نظریئے کی وضاحت کی جس میں قوموں کے حق خودارادیت کی وکالت کی گئی تھی بلکہ انہیں علیحدگی اور آزاد ریاستوں کے قیام کا حق بھی دیا گیا تھا ۔ یہ لینن اور استالین کی قومی پالیسی ھی تھی، جس کے طفیل اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب میں پارٹی کو پچھڑی ہوئی قومیتوں کی حمایت حاصل ھو سکتی تھی ۔

کانفرنس کے بعد مئی ۱۹۱۷ میں مرکزی کمیٹی کا پولٹیکل بیورو بنایا گیا استالین اس بیورو کے

5—1115

ممبر چنے گئے اور اس وقت سے لےکر اب تک وہ بیورو کے ممبر چنے جاتے رہے ہیں۔

اپریل کانفرنس کے فیصلوں کی بنیاد پر پارٹی نے عوام کو ساتھ لینے اور انہیں انقلابی عمل کے لئے منظم کرنے اور جنگجو تربیت دینے کا کام پورے جوش و خروش سے شروع کر دیا۔

انقلاب کے اس پیچیدہ وقت میں جب تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کا پارٹی سے تقاضہ یہ تھا کہ نہایت ماہرانہ اور لچکیلے طریق ہائےکار اختیار کئے جائیں۔ یہ لینن اور استالین ہی تھے جنہوں نے عوام کی جدوجہد میں ان کی رہنمائی کی۔

استالین کہتے ہیں۔ "مجھے ۱۹۱۷ کا سال یاد آتا ہے۔ ایک جیل سے دوسری جیل، جلا وطنی کی ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرتے رہنے کے بعد پارٹی کے ایما پر میں لینن گراڈ منتقل کیا گیا۔ روسی محنت کشوں کی صحبت اور دنیا بھر کے پرولتاریہ کے عظیم استاد کامریڈ لینن کی قریب میں پرولتاریہ اور سرمایہ‌دار طبقہ کی عظیم کشاکش کے طوفان اور سامراجی جنگ کے عین درمیان میں میں نے پہلی بار سیکھا کہ محنت کش جماعت کی عظیم پارٹی کے لیڈر ہونے کے کیا

معنی ہیں؟ــ دبے کچلے ہوئے عوام کے نجات دہندہ اور تمام دنیا کے محنت کشوں کی جدوجہد کے بانکے مجاہد ــ روسی مزدوروں کی صحبت میں میں نے تیسری بار انقلابی بپ تسمہ لیا ــ روس میں لینن کی رہنمائی میں میں انقلاب کے فن کا ماہر بنا» ــ *

استالین پارٹی کی تمام عملی سرگرمیوں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ مرکزی کمیٹی کے ممبر ہونے کی حیثیت سے انہوں نے پارٹی پیٹروگراڈ کمیٹی کے کام میں براہ راست نمایاں حصہ لیا ــ انہوں نے «پراودا» کی ادارت کے فرائض انجام دیئے ــ اس کے لئے اور «سولڈاتسکایا پراودا» کے لئے مضامین لکھے ــ انہوں نے پیٹروگراڈ کے میونسپل انتخابات میں بالشویک مہم کی رہبری کی ــ لینن کے ساتھہ مل کر فوج میں پارٹی تنظیموں کی کل روسی کانفرنس میں حصہ لیا۔ جہاں انہوں نے «قومی تحریك اور قومی دستوں» کے بارے میں رپورٹ پیش کی ــ لینن کے ساتھہ انہوں نے ۱۸ جون کے اس تاریخی جلوس کو منظم کیا جس نے

---

* ی. استالین ــ مجموعہ تصانیف ــ روسی ایڈیشن ــ جلد ۸، صفحہ ۱۷۵ ــ

بالشویک پارٹی کے نعرے لگاتے ہوئے مارچ کیا تھا۔ انہوں نے پیٹروگراڈ کے مزدوروں اور انقلابی سپاہیوں کے لئے مرکزی کمیٹی کا منشور بنایا۔ ۲۰ جون کو سوویتوں کی پہلی کل روسی کانگریس نے استالین کو مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی کے لئے منتخب کر لیا۔

جولائی ۱۹۱۷ کے حالات کے بعد جب انقلاب دشمن عارضی حکومت کے مسلسل تعاقب کے باعث لینن کو چھپنے پر مجبور ہونا پڑا تو استالین نے مرکزی کمیٹی اور مرکزی کمیٹی کے اخبار کا کام چلایا، جو اس وقت یکے بعد دیگرے کئی مختلف ناموں («ربوچی ای سولدات» «پرولتاری»، «ربوچی» اور «ربوچی پوٹ») سے چھپتا تھا۔ یہ استالین ہی تھے، جنہوں نے غدار کمینیف، ری کوف اور ٹراٹسکی کی اس تجویز کی پرزور مخالفت کی کہ لینن کو انقلاب‌دشمن عارضی حکومت کی عدالتوں میں پیش ہونا چاہئے اور اس طرح انہوں نے پارٹی، سوویت عوام اور پوری انسانیت کی خاطر لینن کی قیمتی زندگی بچا لی۔

جولائی کے مظاہرہ کا وحشیانہ طریق سے کچلا جانا، انقلاب کے ارتقا میں ایک نئے موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لینن نے جلوجہد کے نئے حالات میں پارٹی

کے لئے نیا طریق کار وضع کیا۔ سورڈلوف کے ساتھ مل کر استالین نے چھٹی پارٹی کانگریس (جولائی۔ اگست ۱۹۱۷) کے کام کو چلایا۔ جو خفیہ طور پر منعقد ہوئی تھی۔ اس کانگریس میں استالین نے مرکزی کمیٹی کے کام کے بارے میں اور سیاسی صورت حال کے متعلق بڑی رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے اشتراکی انقلاب کی جدوجہد میں پارٹی کے کاموں اور طریق کار کا ایک واضح ترین فارمولا پیش کیا۔ انہوں نے ٹراٹسکی کے پیروؤں کی، جو یہ کہتے تھے کہ روس میں اشتراکیت کامیاب نہیں ہو سکتی، سخت تردید کی۔

ٹراٹسکی کے پیروؤں کی کوشش یہ تھی کہ اشتراکی انقلاب کے بارے میں پارٹی کے نئے لائحۂ عمل کو مغرب میں پرولتاری انقلاب کا پابند بنا دیا جائے۔ اس کوشش کی سختی سے مخالفت کرتے ہوئے کامریڈ استالین نے اعلان کیا «یہ بات امکان سے باہر نہیں ہے کہ روس ہی وہ ملک ہو جو سب سے پہلے اشتراکیت کی راہ دکھائے۔ ہمیں اس پرانے خیال کو نکال پھینکنا چاہئے کہ صرف یورپ ہی ہمیں راستہ دکھا سکتا ہے۔ ایک بندھی ٹکی مارکسزم ہے اور دوسری تخلیقی۔

میں دوسری طرح کی مارکسزم کا قائل ہوں» ـ *
استالین کے یہ الفاظ پیغمبرانہ تھے۔روس ہی نے سب سے پہلے اشتراکیت کی راہ دکھائی ـ

لینن کے اس اصول پر کہ روس میں اشتراکیت کی فتح ممکن ہے استالین نے زور دیا اور اس معاملہ میں انہیں پارٹی کانگریس کی پوری حمایت حاصل تھی ـ استالین کی رہنمائی اور لینن کی ہدایات کے مطابق چھٹی کانگریس نے بغاوت کی تیاریاں شروع کردیں۔کانگریس نے مسلح بغاوت اور پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کے قیام کے لئے پارٹی کو راستہ دکھایا ـ

اگست ۱۹۱۷ء میں جنرل کارنی‌لوف نے روس میں زارشاہی کی بحالی کے مقصد کے پیش‌نظر بغاوت کر دی ـ بالشویکوں نے بغاوت کی اس کوشش کا مقابلہ کرنے کے لئے عوام کو ابھارا اور کارنی‌لوف کی بغاوت کو کچل دیا گیا۔کارنی‌لوف کی شکست سے انقلاب کی تاریخ میں نئے دورکا آغاز ہؤا اس دور میں آنے والے بڑے حملے کے لئے عوام کو منظم کرنا تھا ـ

---

* ی. استالین ـ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۳ صفحات ۱۸۶ـ۱۸۷ـ

اس اثنا میں کہ لینن روپوش تھے استالین نے اپنے استاد اور دوست کے ساتھہ خط و کتابت کے ذریعہ قریبی ربط قائم رکھا ـ وہ لینن سے رازلیف کے قریب جہاں لینن چھپے ہوئے تھے دو بار ملے ـ

لینن اور استالین نے اشتراکی انقلاب اور مسلح بغاوت کے لئے بے خوفی، مستقل مزاجی، دور اندیشی اور اعتماد کے ساتھہ پارٹی کی رہنمائی کی - یہ وہی تھے جنہوں نے اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کے لئے عوام میں ایک نئی روح پھونکی اور انہیں منظم کیا۔ استالین لینن کے نہایت قریبی مددگار تھے- بغاوت کی تمام تیاریوں کی ذمہ‌داری انہی پر تھی- ان کے مرکزی پریس میں چھپنے والے وہ مضامین جن میں رہنمایانہ پالیسی پیش کی جاتی تھی، صوبائی بالشویک اخباروں میں دوبارہ چھاپے جاتے تھے ـ انہوں نے پیٹروگراڈ میں علاقائی جماعتوں کے نمائندے بلاکر ان کو ھدایات دیں اور مختلف علاقوں میں مہم چلانے کے لئے منصوبے بنائے ـ ١٦ اکتوبر کو مرکزی کمیٹی نے کامریڈ استالین کی قیادت میں بغاوت کی رہنمائی کرنے کے لئے پارٹی مرکز کا چناؤ کیا - یہ پارٹی مرکز پیٹروگواڈ سوویت کی انقلابی فوجی کمیٹی کے لئے رہنمایانہ حیثیت

رکھتا تھا اور ساری بغاوت کی باگ ڈور عملاً اسی کے ھاتھہ میں تھی -

۱٦ اکتوبر کو پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں استالین نے مسلح بغاوت کے مخالفین غدار کیمی‌نیف اور زی‌نوویف کی عطاعتمندانہ تجاویز کو سختی کے ساتھہ رد کر دیا - انہوں نے کہا - «اگر ھم معروضی نقطۂ نظر سے دیکھیں تو جو کچھہ کمی‌نیف اور زینوویف تجویز کر رھے ھیں اس سے انقلاب دشمن طاقتوں کو تیار اور منظم ھونے میں پوری مدد ملے‌گی - ھم مسلسل پیچھے ھٹتے ھٹتے انقلاب سے ھاتھہ دھو بیٹھیں گے - ھم کیوں نہ بغاوت کے لئے حالات اور دن منتخب کرنے کے امکان کا خود جائزہ لیں - تاکہ ھم انقلاب دشمنوں کو منظم ھونے کے امکان سے محروم کردیں؟» *

۲٤ اکتوبر کو صبح سویرے کرنسکی نے پارٹی کے مرکزی اخبار «ربوچی پوٹ» کو بند کرنے کا حکم دیا اور متعدد مسلح گاڑیاں اخبار کے ادارتی اور

---

* ی، استالین - مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۳ صفحہ ۳۸۱ -

چھاپه خانه کے دفتروں کی طرف روانه کردیں۔ لیکن صبح دس بجے «ریڈگارڈس» اور انقلابی سپاهیوں نے استالین کی هدایات پر عمل کرتے هوئے مسلح گاڑیوں کو پیچھے هٹنے پر مجبور کر دیا اور چھاپے اور ادارت کے دفتروں کی کڑی حفاظت شروع کردی۔ گیارہ بجے «ربوچی پوٹ» چھپ کر آ گیا۔ اس میں استالین کا اداریه بعنوان «همیں کیا چاهئیے؟» لکھا تھا۔ اس میں عوام سے کہا گیا تھا که وہ سرمایهدار عارضی حکومت کا تخته الٹ دیں۔ عین اسی وقت پارٹی مرکز کی هدایت پر انقلابی سپاهیوں اور «ریڈگارڈ» کے دستے سمولنی انسٹیٹوٹ پر چڑھه دوڑے۔ ٢٤ اکتوبر کو بغاوت شروع هوگئی۔ ٢٥ اکتوبر کی شام کو سوویتوں کی دوسری کانگریس هوئی اور اقتدار حکومت سوویتوں کو منتقل هو گیا۔

استالین عوامی وزراء کی پہلی کونسل کے ممبر هوئے جسکو لینن کی قیادت میں اکتوبر کے انقلاب کی فتح کے بعد سوویتوں کی دوسری کل روسی کانگریس نے قائم کی۔

اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب نے بنیادی طور پر صورت حال کی بڑی تبدیلیاں پیدا کردیں۔ اکتوبر

انقلاب نے دنیا کو دو نظاموں میں بانٹ دیا: سرمایہ‌دارانہ نظام اور اشتراکی نظام۔ اب بالشویک پارٹی کو نئے حالات کا سامنا تھا اور اسے نئے اور بڑے کام انجام دینے تھے۔ اب محنت کش جماعت کی جدوجہد کی صورتیں بھی بنیادی طور پور بدل گئیں۔

استالین سوویت حکومت کے قیام کے آغاز ہی سے ۱۹۲۳ء تک قومیتوں کے معاملات کے عوامی وزیر رہے۔ انہوں نے اشتراکی جمہوریۂ روس میں قومیت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سوویت حکومت اور پارٹی کے تمام اقدامات کی ذاتی طور پر رہبری کی۔ لینن اور استالین کی رہنمائی میں مزدور اور کسان زارشاہی نوآبادیوں کو سوویت جمہوریتوں میں تبدیل کرنے لگے۔ ایک بھی ایسی سوویت جمہوریہ نہیں ہے جس کی تنظیم میں استالین نے سرگرمی سے اور رہنمایانہ حصہ نہ لیا ہو۔ انہوں نے یوکرائنی سوویت جمہوریت، باڈلوروسی سوویت جمہوریت، ٹرانس‌کاکیشیا اور وسطی ایشیا کی سوویت جمہوریتوں کے قیام کے لئے جدوجہد کی قیادت کی۔ انہوں نے سوویت سر زمین کی بیشمار قومیتوں کو ان کی خودمختار جمہوریتوں اور علاقوں کے قیام میں مدد دی۔ لینن اور استالین

ھی عظیم سوویت اشتراکی جمہوریتوں کی یونین کے روح رواں اور قائم کرنے والے تھے۔

سوویت ریاست کو منظم کرنے میں لینن کے قریبی معاون استالین اور سوردلوف تھے۔ استالین کمی‌نیف، ریکوف، زی‌نوویف اور انقلاب کے دوسرے بھگوڑوں کارشکنوں کے خلاف لڑنے میں لینن کے پہلو بہ پہلو رہے۔ انہوں نے فیصلہ‌کن اقدامات اور کاموں میں سرگرم اور نمایاں حصہ لیا۔ جیسے انہوں نے کرنسکی اور گراسنوف کو شکست دینے کے لئے پرانی حکومت کے افسروں کی تخریبی کارروائیوں کو ناکام کیا۔ انقلاب دشمن جنرل ہیڈ کوارٹر کو ختم اور زار کے حامی بڑے بڑے جرنیلوں کو برطرف کیا۔ بورژوا پریس کو دبایا۔ یوکرائینی انقلاب دشمن «راڈا» اور دستور ساز اسمبلی‌کو ختم کیا اور ۱۹۱۸ء میں پہلا سوویت آئین مرتب کیا۔

جنوری ۱۹۱۸ میں مرکزی کمیٹی کی ھدایات پر استالین نے یورپ اور امریکہ کی سوشلسٹ پارٹیوں کے انقلابی بازوؤں کے نمائندوں کی کانفرنس کا اھتمام کیا۔ یہ تیسری کمیونسٹ انٹرنیشنل کے قیام کی طرف ایک اھم قدم تھا۔

بریسٹ لٹووسک بات چیت کے آزمائشی دنوں میں جب کہ انقلاب کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا تھا استالین نے غدار ٹراٹسکی اور اس کے ہم دست بخارن کی مخالفت کی اور اس طرح بالشویک لائحۂ عمل اور طریق‌کار کے تحفظ میں لینن کا پورا ساتھ دیا۔ ٹراٹسکی اور اس کا ہم‌دست بخارن برطانوی اور فرانسیسی سامراجیوں کے گٹھ جوڑ سے تاحال کمزور اور نوعمر سوویت جمہوریہ کو جرمن شہنشاہیت کی سنگین ضربوں اٹھانے کے لئے چھوڑ دینا چاہتے تھے۔

★

٦

جب اکتوبر کے اشتراکی انقلاب کے نتیجہ میں روسی جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں سے اقتدار چھین گیا تو وہ دوسرے ملکوں کے سرمایہ‌داروں کے ساتھہ مل کر سویت ملک میں فوجی مداخلت منظم کرنے کی سازشیں کرنے لگے تاکہ وہ مزدوروں اور کسانوں کو شکست دے کر سوویت اقتدار کو ختم کردیں اور ہمارے ملک کو دوبارہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑ سکیں۔ خانہ جنگی اور فوجی مداخلت شروع ہوگئی۔ سوویت حکومت نے اشتراکی مادروطن کے خطرے میں گھیرا ہونے کا اعلان کرکے عوام کو اس کی حفاظت کے لئے پکارا۔ بالشویک پارٹی نے مزدوروں اورکسانوں کو بیرونی حملہ‌آوروں اور سرمایہ‌دار اور جاگیردار «سفید دستوں» کے مقابلہ میں حب الوطنی کی جنگ کے لئے منظم کیا۔

۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں برطانوی اور فرانسیسی سامراجیوں نے ان چیکوسلواک دستوں (جو آسٹرو ھنگری فوج کے جنگی قیدیوں پرمشتمل تھے) کو بغاوت پر اکسایا جو جرمنی کے ساتھہ صلح ھونے کے بعد سائبیریا کے راستے سے فرانس جا رھے تھے۔

چیکوسلواک دستوں کی بغاوت کے ساتھہ ھی ساتھہ دوسری بغاوتوں کو برپا کیا گیا۔ چیکوسلواک دستوں کی بغاوت نے تمام انقلاب دشمن طاقتوں کو کھلا چھوڑ دیا یعنی والگا علاقے پر واقع شدہ ۲۳ شہروں میں سفید گارڈ دستوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کا بلوہ اور ماسکو میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی بغاوت ھوتی رھی اور مزید برآن مورمانسک میں انگریزی فوج اتار دی گئی تھی۔ یہ بڑا ھی نازک وقت تھا۔ ملک ابھی سامراجی جنگ کے پنجے سے نکلا تھا۔ سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی بدعنوانیوں نے ملک کو تباھی کے منہ پر لاکھڑا کیا تھا۔ ماسکو اور پیٹروگراڈ کے مزدوروں کو دن بھر میں صرف دو آونس روٹی نصیب ھوتی تھی۔ سویت جمہوریہ یوکرینی اور سائبریا کے غلہ خانوں

سے کٹ چکی تھی ـ جنوب مشرق میں صرف والگا اور شمالی کاکیشیا ھی کا علاقہ تھا، جہاں سے غلہ لایا جا سکتا تھا اور ان کی والگا کے راستے زاری‌تسین ھوکر سڑک جاتی تھی ـ غلہ کے حصول ھی سے انقلاب کو محفوظ رکھا جاسکتا تھا ـ لینن نے پیٹروگراڈ کے مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ دیہی علاقوں میں غلہ کے منافع خوروں، امیرکسانوں اور سودخواروں کے خلاف غریب کسانوں کی مدد کرنے کے لئے مہمیں چلائیں ـ

استالین جنوبی روس میں غلہ بہم پہونچانے کے کام کی تنظیم کرنے کے لئے پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے خاص اختیارات لے کر جنوب کی طرف روانہ ھوئے ـ ٦ جون ١٩١٨ ء کو استالین مزدوروں کا دستہ لےکر زاری تسین پہنچے ـ سیاسی لیڈر اور فوجی ماھر ایسی صلاحیت کے طفیل استالین نے زاری‌تسین کی اھمیت کو محسوس کیا جو انقلاب دشمن طاقتوں کے حملوں کے لئے نہایت اھم جگہ تھی ـ زاری تسین ھاتھ سے نکل جانے سے جمہوریہ غلہ کی رسد کے آخری ذرائع اور باکو کے تیل سے کٹ جاتی ـ اس سے سفید دستے ماسکو پرعام چڑھائی

کرنے کے لئے ڈان کے علاقوں والے کولچاك اور چیکوسلاویك انقلاب دشمنوں سے ربط پیدا کرنے کے قابل ہو جاتے۔ زاری‌تسین کو ہر قیمت پر سوویت حکومت کے ہاتھوں میں رکھنا ضروری تھا۔

سفید گارڈس کی سازشوں سے شہر پاك کرنے اور فاقہ زدہ دارالخلافوں میں غلہ کی رسد بھیجنے کے بعد استالین نے اپنی تمام توجہ زاری‌تسین کی حفاظت کی طرف لگا دی۔ انہوں نے ان انقلاب دشمن فوجی ماہروں کی مخالفت کو سختی سے کچل دیا جو ٹراٹسکی کے مقرر کئے ہوئے تھے اور جن کی وہ حمایت کرتا تھا۔ انہوں نے بکھرے ہوئے دستوں کو پھر سے منظم کیا اور ڈان‌باس سے ان وارشلوف دستوں کو جلدی سے لانے کے لئے شدید اور فوری اقدامات کئے جن سے بعد میں دسویں فوج بنائی گئی۔ استالین کے آہنی ارادے اور دوررس اہلیت نے زاری‌تسین کو محفوظ کر دیا اور سفیدوں کو ماسکو میں داخل ہونیسے روکدیا۔

زاری تسین کی بہادرانہ مدافعت کے ساتھہ ہی یوکرین میں جرمن سامراج کو شکست فاش ہوئی۔ نومبر ۱۹۱۸ میں جرمنی اور آسٹریاهنگری میں انقلاب

پھوٹ پڑا۔ مرکزی کمیٹی نے استالین کو یوکرینی محاذ بنانے اور یوکرینی مزدوروں اور کسانوں کی مدد کرنے پر مامور کیا۔ کامریڈ وارشلوف کی سرکردگی میں دسویں فوج کے بیس نمایاں پارٹی کارکن استالین کے اختیار میں دیئے گئے۔ نومبر کے آخر میں یوکرینی باغی دستوں نے پٹلورا اور جرمنوں کے مقابلہ میں پیشقدمی کی اور خارکوف کو آزاد کرا لیا۔ مغرب میں منسک کو بھی آزاد کرا لیا گیا۔ استالین نے مغربی علاقوں کو آزاد کرانے اور بیلوروسی جمہوریہ کی تشکیل میں بےاندازہ خدمت سرانجام دی۔

۳۰ نومبر ۱۹۱۸ء کو لینن کی سرکردگی میں مزدوروں اور کسانوں کی حفاظتی کونسل کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ محاذ اور عقب میں تمام دفاعی کاموں کی رہنمائی کی جائے۔ صنعتوں کو منظم کیا جائے اور ٹرانسپورٹ کا انتظام اور ملک کے دوسرے ذرائع کی بھی تنظیم ہو سکے۔ استالین کو کل روسی مجلس عاملہ کے نمائندے کی حیثیت سے حفاظتی کونسل میں مقرر کیا گیا اور وہ عملاً لینن کے نائب کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

6—1115



لینن، استالین اور کالینن، روسی کمیونسٹ (بالشویک) پارٹی کی آٹھویں

۱۹۱۸ کے آخر میں مشرقی محاذ پر تباہ کن صورت حال پیدا ہو گئی۔ کولچک کی فوج ان برطانوی دستوں کے ساتھہ آ ملنے کے لئے تیزی سے بڑھہ رہی تھی جو شمال کی طرف سے پیشقدمی کر رہے تھے۔ لینن نے حفاظتی کونسل کی طرف سے مطالبہ کیا کہ پرم کے استحکام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ آنے والی تباھی کو نابود کرنے کے لئے مرکزی کمیٹی نے استالین اور زرژنسکی کو وھاں بھیج دیا۔ استالین نے پرم کے محاذ پر پہنچ کر تیزی اور سختی سے کام کیا اور جلدھی صورت حال پر قابو پا لیا۔ یہ انہی کا آھنی ارادہ تھا کہ جس کے طفیل جنوب میں زاری‌تسین کے مقام پر ڈان علاقہ کے انقلاب‌دشمن والگا اور یورال کے انقلاب‌دشمنوں سے ربط پیدا نہیں کر سکے۔ انہوں نے شمال میں فوجی مداخلت کرنے والوں کی ان کوششوں کو مٹی میں ملا دیا جن کا مقصد یہ تھا کہ وہ چیکوسلاواکی دستوں اور کولچک کے ساتھہ جا ملیں۔ جنوب اور شمال میں اپنے اتحادیوں سے کٹ جانے کے بعد کولچک دستے سرخ فوجوں کے مقابلہ میں بری طرح پسپا ہونے لگے۔

مشرقی محاذ سے واپسی پر استالین نے ریاست کے انتظام کو منظم کرنے کا کام سنبھالا اور مارچ ۱۹۱۹ءمیں انہیں لینن کے ایما پر ریاستی کنٹرول کے شعبہ میں عوامی وزیر بنایا گیا۔ بعد میں اسی شعبہ کو مزدوروں اور کسانوں کی نگرانی کرنے والی عوامی وزارت کی شکل میں دوبارہ منظم کیا گیا۔ اس عہدے پر استالین ۱۹۲۲ء اپریل ماہ تک رہے اور انہوں نے ملک کا نظام چلانے کے لئے محنت کش عوام کا تعاون حاصل کرنے کے کام میں بے اندازہ خدمات انجام دیں۔

مئی ۱۹۱۹ میں جنرل یودےنچ نے «فن لینڈ کے سفیدوں» اور ایسٹونیا کے دستوں کی مدد سے پیٹروگراڈ کی طرف تیزرفتار پیشقدمی شروع کر دی تاکہ وہ کولچک کی طرف سے سرخ فوجوں کو ہٹا سکے۔ اس حملہ میں اسے ایک برطانوی بحری دستے کی مدد حاصل تھی۔ سرخ فوجوں کے عقب میں کراسنایا گورکا اور سیریا لوشاد کے قلعوں میں بھی غدر کرا دیا گیا۔ سرخ فوج کا محاذ کمزور پڑ گیا اور دشمن پیٹروگراڈ کے دروازوں تک گھس آیا۔

مرکزی کمیٹی نے سفیدوں کا مقابلہ کرنے کے لئے استالین کو بھیجا۔ کمیونسٹ محاذ کی طرف لپکے۔ استالین نے فوراً ہی دشمنوں اور غداروں کا قلع قمع کر کے انتشار کو روکدیا۔ غدر کرنے والے قلعوں پر بری اور بحری دونوں طرف سے حملہ کرکے قبضہ کرلیا گیا اور سفید دستوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ پیٹروگراڈ کا جو خطرہ تھا وہ دور ہو گیا۔ سوویت دشمن «انٹینٹے» طاقتوں کے اس شہر پر قبضہ کرنے کے ارادے خاك میں مل گئے۔ یودے نچ کی فوج کے پیر اکھڑ گئے اور اس کی بچی کھچی فوج نے ایسٹونیا میں پناہ ڈھونڈی۔

۱۹۱۹ء کے موسم گرما میں استالین مغربی محاذ پر سمالنسك گئے تاکہ پولینڈ کے حملے کا مقابلہ کیا جائے۔

انٹینٹے طاقتوں کو اس پہلے معرکہ میں شکست فاش ہوئی انہوں نے باویریا، ہنگری، ایسٹونیا اور لٹویا کی سوویتوں کو کچلنے کے بعد ۱۹۱۹ء کی خزان میں ایك نئی مہم کا آغاز کیا اور وہ اپنی فوج اور سفید دستوں کے علاوہ روس کی سرحدوں پر واقع چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی فوجوں کو بھی

بھرتی کرنے لگیں۔ ونسٹن چرچل نے جو اس وقت برطانیہ کا جنگی سکرٹیری تھا بڑی شیخی مارتے ہوئے اس حملہ کو «چودہ ریاستوں کی مہم» قرار دیا۔

اس اثنا میں جب کہ سرخ فوج مشرق میں کولچک کو تتر بتر کرنے میں لگی ہوئی تھی ڈےنی کن ڈون باس پر قبضہ کر لیا اور ایک وسیع محاذ پر یوکرین پرحملہ کر دیا۔ ٹراٹسکی کی غدارانہ چالوں کے باعث جنوبی محاذ میں انتشار پیدا ہو گیا تھا اور سرخ فوجوں کو شکست پر شکست ہو رہی تھی۔ پولینڈ کے سفیدوں نے ڈنی کن کی مدد کی اور منسک پر قبضہ کر لیا۔ بودےنچ نے پیٹرو گراڈ پر نیا حملہ کر دیا اسی دوران میں کولچک نے توبول پر قدم جمانے کی کوشش کی۔ ڈنی کن کے پیشقدمی کرتے ہوئے دستے اوریل پر قبضہ کرکے تولا کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دشمن پہلے کبھی سوویت دارالخلافہ کے اتنا قریب نہیں آیا تھا۔ ڈان باس کے سرمایہ داروں نے ماسکو میں داخل ہونے والی پہلی سفید رجمنٹ کو دس لاکھ روبل کے انعام دینے کی پیش کش بھی کر دی۔

اس سفید دستوں کے حملے کو سامنے پاکر لینن نے مرکزی کمیٹی کی طرف سے پارٹی کی تمام

جماعتوں کے نام جذبات انگیز اپیل کی: «ڈے‌نی‌کن کے خلاف لڑنے کے لئے نکل آؤ!»

بڑی بڑی کمکیں اور گولہ بارود جنوبی محاذ کی طرف بھیجا گیا لیکن ھزارھا لوگوں کو متحد رکھنے اور انھیں ایک ھی مقصد اور ایک ھی آھنی عزم کے ساتھہ دشمن کے خلاف لڑانے کے لئے ایک لیڈر کی ضرورت تھی۔ ستمبر ۱۹۱۹ء میں مرکزی کمیٹی نے جنوبی محاذ پر فتح حاصل کرنے کے لئے استالین کو روانہ کیا۔

انقلاب کے اس فوجی لیڈر نے محاذ پر پہنچ کر دیکھا کہ وھاں انتشار اور بےترتیبی پھیلی ھوئی تھی اور جنگی اھمیت رکھنے والی منصوبہ بندی سرے ھی سے مفقود تھی۔ استالین نے ٹراٹسکی کے رکھے ھوئے نالائق لوگوں سے فوجی عملوں کو پاک کر دیا اور مطالبہ کیا کہ ٹراٹسکی کو کسی صورت میں بھی محاذ کے معاملات میں دخل دینے کی اجازت نہ دی جائے۔ انھوں نے اس پرانے مجرمانہ منصوبہ کو منسوخ کر دیا جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ والگا (زاری‌تسین) سے نوووروسیسک تک پیشقدمی کر کے ڈنی‌کن کی ..ودں میں گھسا جائے۔ انھوں نے

لڑائی کے لئے خود اپنا منصوبہ تیار کیا جس کے ذریعہ سے بڑی مہارت کے ساتھہ اس مسئلہ کا حل کیا گیا۔ استالین نے تجویز پیش کی کہ وورونژ کے علاقہ سے خارکوف ڈونٹس بیسن اور روسٹوف کی طرف سے ڈنی کن کے خلاف بڑی یلغار کی جائے تاکہ انقلاب دشمن فوج کو دو حصوں میں کاٹ دیا جائے۔ اس منصوبے سے سرخ فوج کی تیز پیشقدمی یقینی تھی کیونکہ مارچ کرنے کی راہ ان پرولتاری مراکز میں پڑتی تھی جہاں کی آبادی سرخ فوج کے ساتھہ کھلی ہمدردی رکھتی اور اس فوج کی آمد کی بے چینی سے منتظر تھی۔ اسی علاقہ میں ریلوں کا جال بچھا ہؤا ہے جن سے فوجوں کو ضروری رسد پہنچائی جاسکتی تھی۔ ساتھہ ہی اس منصوبے سے ڈان باس جہاں کوئلے کی وسیع کانیں تھیں آزاد ہو سکتا تھا اور یہی مقام ملك کو ایندھن پہنچانے کا ذریعہ بن سکتا اور انقلابی فوجوں کے لئے مرکز کا کام دے سکتا تھا۔ مرکزی کمیٹی نے استالین کے منصوبے کو منظور کر لیا۔

استالین نے فتح حاصل کرنے کے لئے بڑی قوت اور جوش سے کام کیا۔ وہ بذات خود فوجی سرگرمیوں

کا جائزہ لیتے رہے جب کبھی کوئی غلطی ہوئی انھوں نے اس کی اصلاح کی۔ کمانڈر اور سیاسی کارکن چنے اور ان میں اپنی جنگی روح پھونکدی۔ جنوبی محاذ میں رجمنٹ کے فوجی کمسار کے لئے استالین کی رہنمائی میں ہدایت مرتب کی گئی جن میں ان کے فرائض کو مندرجۂ ذیل موثر الفاظ میں بیان کیا گیا:

«رجمنٹ کا کمسار اپنی رجمنٹ کا سیاسی اور اخلاقی لیڈر ہے وہی سب سے پہلا شخص ہے جو اپنی رجمنٹ کے مادی اور روحانی مفاد کی حفاظت کرتا ہے جہاں رجمنٹ کا کمانڈر رجمنٹ کا سردار ہے وہاں اس کا کمسار رجمنٹ کا باپ اور رجمنٹ کی روح ہے»۔*

استالین کے منصوبے کی بدولت ڈنی‌کن کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ استالین ہی کی پہل پر عظیم الشان پہلی سوار فوج کی تشکیل کی گئی۔ اس فوج کے کمانڈر بدی‌اونی، واروشلوف اور شچادےنکو

---

* پراودہ. نمبر ٣٤٤۔ ١٤ دسمبر ١٩٣٩ء (اداریہ فوجی کمسار)۔

تھے اور اس نے دوسری فوجوں کی مدد سے جنوبی محاذ پر ڈنی کن کی فوجوں کو مکمل طور پر شکست فاش دی۔

ڈنی کن کی شکست کے بعد سوویت جمہوریہ کو جو مختصر مہلت ملی اس میں لینن نے جنگ کے بعد یوکرین کی تباہ شدہ اقتصادی حالت کی بحالی کا اہم کام استالین کے سپرد کیا۔ انہوں نے فروری اور مارچ ۱۹۲۰ء میں یوکرینی محنتی فوج کی کونسل کی سرکردگی کی اور کوئلہ حاصل کرنے کی جد وجہد کے لئے مزدوروں کو منظم کیا۔ مارچ ۱۹۲۰ء میں انہوں نے محنتی فوج کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: «اس لمحہ روس کے لئے کوئلہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ڈنی کن پر فتح حاصل کرنا ضروری تھی»۔* استالین کی رہنمائی میں یوکرینی بالشویکوں نے ملک کو ایندھن مہیا کرنے اور ریلوں کے کام کو ترقی دینے میں ٹھوس کامیابیاں حاصل کیں۔

مئی ۱۹۲۰ میں مرکزی کمیٹی نے استالین کو

* ی، استالین ۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ٤۔ صفحہ ۲۹۳۔

جنوب مغربی محاذ پر ان پولش سفیدوں کے خلاف لڑنے کے لئے بھیجا جو سوویت جمہوریہ کے خلاف تیسری «انٹینٹے» طاقتوں کی لڑائی میں ہراول دستے کاکام دے رہے تھے۔ یہاں استالین نے ان جنگی امور کی رہبری میں ذاتی طور پر حصہ لیا جن سے پولینڈ کا محاذ ٹوٹا، کیف آزاد ہو گیا اور لواف کی طرف سوویت دستے بڑھنے لگے۔ اسی ۱۹۲۰ سال میں استالین نے ورانگل کا مقابلہ کرکے جنوبی یوکرین کی حفاظت کی تنظیم کی اور اس کی فوجوں کو تباہی کے لئے منصوبہ تیار کیا۔ استالین کی سفارشات فرونزے کے پیش کردہ فوجی نقل و حرکت کے منصوبے کے لئے بنیاد بنیں جن کے نتیجہ کے طور پر ورانگل کو مکمل شکست ہوئی۔

خانہ جنگی کے ان تمام سالوں میں لینن اور استالین پورے اشتراک اور تعاون کے ساتھ کام کرتے رہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کی سنگت میں کام کرتے ہوئے سرخ فوج کو بنایا اور مضبوط کیا۔ لینن نے سوویت ریاست کی پالیسی کے تمام اہم سوالات، فوجی لائحۂ عمل اور طریقۂ کار کے بارے میں استالین سے مشورہ کیا۔ اس دوران میں جب کہ استالین ملک کے دوردراز

حصوں میں لینن کے دیئے ہوئے اہم سیاسی اور فوجی امور انجام دے رہے تھے انہوں نے خطوں، رقعوں اور تاروں کے ذریعہ ایک دوسرے سے تعلق قائم رکھا۔ اپنے خطوں اور تاروں میں استالین جنگی صورت حالت کی ماہرانہ تعریف کیا کرتے۔ جب کبھی محاذ پر حالات خاص طور پر خطرناک ہو جاتے تو وہ ہمیشہ مدد اور حمایت کے لئے لینن سے رجوع کرتے لینن استالین کی درخواستوں پر پوری توجہ دیتے۔ محاذ پر صورت حالت کے بارے میں استالین لینن کو برابر باخبر رکھتے تھے۔ استالین سوویت جمہوریہ کے بچاؤ کی تنظیم اور رہبری کرنے میں لینن کا سب سے بڑا سہارا تھے۔

خانہ جنگی کے دوران میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور خود لینن نے استالین کو ان تمام محاذوں پر روانہ کیا جہاں صورت حال سنگین تھی اور جہاں انقلاب سخت خطرے میں تھا۔ کامریڈ استالین جمہوریہ کی انقلابی فوجی کونسل اور مغربی جنوبی اور جنوب مغربی محاذوں کی انقلابی فوجی کونسلوں کے بھی ممبر تھے جہاں کہیں بھی مختلف وجوہات کی بنا

پر سرخ فوج نے خود کو مہلک خطرے میں پایا اور جہاں کہیں انقلاب دشمن اور مداخلت کرنے والی فوجوں کی پیشقدمی سے سوویت حکومت کا وجود خطرے میں پڑ گیا وہیں پر استالین روانہ کئے گئے۔ وورشی‌لوف لکھتے ہیں کہ۔ «جہاں کہیں ہراس اور ہربونگ کسی بھی لمحے بڑھ کر بے بسی اور ایک بڑی تباہی میں بدل جائیگا وہاں کامریڈ استالین ضرور آموجود ہوئے تھے» ۔*

جہاں کہیں استالین جاتے وہاں پارٹی کے عام ممبروں اور محنت کش عوام کو منظم کرتے۔ بڑے استقلال سے قیادت کی باگ ڈور سنبھال لیتے۔ عوام کی حمایت پر بھروسہ کرکے وہ تخریبی عناصر کو بڑی بے دردی سے کچلتے اورعقب اور محاذ پر غداروں اور جاسوسوں کی سازشوں کو آھنی ھاتھوں سے دبا دیتے۔ اپنی ذاتی مثال، بےغرض محنت اور انقلابی دور اندیشی سے وہ مزدوروں، کسانوں اور سرخ فوجیوں کے سینوں میں جنگ کی روح پھونکتے اور ان کے انقلابی جوش

---

* کے. ای. وورشی‌لوف۔ استالین اور سرخ فوج۔ روسی ایڈیشن ۱۹٤۰۔صفحات ٦۔۷

و خروش کو ابھارتے جس سے حالات تیزی سے بدل جاتے اور سرخ فوج کو فتح نصیب ہوتی۔

استالین نے دشمن کے مکر و فریب سے بھرے ہوئے فوجی منصوبوں کی اصلیت کو پوری طرح سے سمجھا اور انہیں اپنی حکمت عملی سے ناکام بنایا انہوں نے دشمن کی تمام فوجی «سائنس» «فن» اور جنگی تربیت درھم برھم کردی۔

۲۷ نومبر ۱۹۱۹ کو کل روسی مرکزی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ہؤا اس نے لینن کی تحریک پر اپنے فیصلے میں استالین کی ان خدمات کو خاص طور پر تسلیم کیا جو انہوں نے خانہ جنگی کے دوران میں انجام دی تھیں اور انہیں «لال جھنڈے» کا تمغہ بخشا گیا۔ یہ بالشویک پارٹی ھی تھی جس نے لینن اور استالین کی سرکردگی میں سرخ فوج کی نیو ڈالی۔ یہ دنیا بھر میں آزاد مزدوروں اور کسانوں کی پہلی سرخ فوج تھی جس نے سوویت ملک کے عوام کو برادرانہ رشتے میں باندھا۔ یہ سرخ فوج تھی جس کی روح بین الاقوامی تعلیم سے تربیت یافتہ تھی۔ یہ لینن اور استالین ھی تھے جنھوں نے بالشویک پارٹی کے دوسرے عظیم لیڈروں کے ساتھ ملکر ملک کے دفاع کی رھنمائی کی۔

یہ استالین ہی تھے جنھوں نے براہ راست سرخ فوج کی فتوحات کی تنظیم کی اور انہیں حاصل کرنے کے لئے سرخ فوج کے جذبۂ عمل کو بیدار کیا ـ جہاں کہیں بھی جنگ میں انقلاب کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہوتا وہاں پارٹی استالین کو بھیجدیتی ـ یہ استالین ہی تھے جنھوں نے اہم فوجی منصوبے تیار کئے اور فیصلہ کن فوجی اقدامات کی رہبری کی ـ زاری تسین، پرم، پیٹروگراڈ کے مقامات پر ڈے نی کن کے خلاف فوجی اقدام میں، مغرب میں پولینڈ کے شرفا اور جنوب میں ورانگل کے مقابلہ میں، غرض استالین کے آہنی ارادے اور ان کی فوجی ذھانت نے انقلاب کو فتح سے نوازا ـ استالین ہی نے فوجی کمساروں کی رہبری کی اور انہیں تربیت دی جیسا کہ لینن نے کہا ہے:

«اگر فوجی کمسار نہ ہوتے تو سرخ فوج کا وجود بھی نہ ہوتا» ـ

ہماری سرخ فوج کی بیشتر عظیم فتوحات استالین ہی کے نام سے وابستہ ہیں ـ

★

۷

فوجی مداخلت کی طاقتوں پر جب فتح حاصل کر لی گئی تو جنگ کو ختم کر کے سوویت حکومت نے اقتصادی ترقی کے پرامن کام کی طرف توجہ کی۔ سامراجی جنگ کے چار سالوں اور خانہ جنگی کے تین سالوں نے ملک کو تباہی کی حالت میں دھکیل دیا تھا۔ خانہ جنگی کے خاتمہ پر کسانوں میں اس بات پر بے چینی پیدا ہونے لگی کہ «فاضل پیداوار پر ریاستی تصرف کے قانون» کے تحت ان کی تمام فاضل اجناس پر قبضہ کیا جا رہا تھا اور وہ مطالبہ کر رہے تھے کہ انہیں کافی مقدار میں مصنوعہ سامان مہیا کیا جائے۔ بھوک اور تھکاوٹ کے باعث مزدوروں کے ایک حصہ میں بھی بے چینی ظاہر ہونے لگی۔ ان حالات میں مزدور دشمن عناصر اس سنگین اقتصادی تباہی کو اپنی مطلب براری کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

اس وقت پارٹی کو ملک کی اقتصادی زندگی پر اثرانداز ہونے والے تمام مسائل کے بارے میں ایک نئی پالیسی وضع کرنے کی ضرورت درپیش تھی۔ مرکزی کمیٹی پر یہ امر واضح تھا کہ اب جب کہ جنگ کا خاتمہ ہو چکا ہے اور پرامن اقتصادی ترقی شروع ہو چکی ہے جنگی کمیونزم کا طریق کار اس کے مقاصد کو پورا نہیں کر سکتا۔ فاضل پیداوار پر بے دخلی لگانے کی ضرورت ختم ہو گئی تھی۔ کسانوں کو ان کی فاضل پیداوار کا بڑا حصہ فروخت یا استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس طرح زراعت اور تجارت کی بحالی کا ازسرنو قیام اور شہروں کو رسد کی فراہمی ممکن ہو سکتی تھی اور ایسی نئی اقتصادی بنیاد کی تخلیق کی جا سکتی تھی کہ جس سے مزدوروں اور کسانوں کا سنگٹھن مضبوط ہو سکے۔

لیکن پارٹی کے اندر ایسے گروہ موجود تھے جو نئی پالیسی اختیار کرنے میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ۱۹۲۰ء کے آخر میں ان پارٹی دشمن گروہوں نے پارٹی کو ایک نزاع میں الجھا دیا یہ نزاع «ٹریڈ یونین پر مباحثہ» کے نام سے مشہور ہے۔ درحقیقت یہ بحث ٹریڈ یونینوں کے سوال سے

کہیں زیادہ وقعت رکھتی تھی ۔ اصل میں قابل توجہ مسئلہ یہ تھا کہ کسانوں کے سلسلہ میں کیا پالیسی اختیار کی جائے ۔ غیر پارٹی مزدور عوام کے بارے میں پارٹی کی پالیسی کیا ہو؟ اور نئے حالات میں تمام لوگوں سے پارٹی کیونکر رجوع کرے؟ ٹراٹسکی کے پیروؤں کی تجویز تھی کہ جنگی کمیونزم کے «پیچ اور بھی کس دیئے جائیں» ۔ ان کی اس غدارانہ، خالص جبر و تشدد کی پالیسی کا مقصد یہ تھا کہ غیر پارٹی محنت کش عوام پارٹی کے خلاف ہو جائیں اور اس طرح سوویت نظام کا وجود ھی خطرے میں پڑ جائے ۔ ان غداروں کی پیروی میں دوسرے پارٹی دشمن گروہ بھی جیسے کہ «مزدوروں کی حزب اختلاف»، «جمہوری مرکزیت پسند» اور «بائیں بازو» کے کمیونسٹ ان کی پیروی کرنے لگے ۔

استالین نے لینن کے شانہ بشانہ بڑے استقلال سے پارٹی کی اختیار کی ہوئی روش کی پیروی کی اور پارٹی کے تمام دشمنوں پر کاری ضرب لگائی ۔ انہوں نے ٹریڈ یونین مباحثے کے دوران میں پارٹی کو لینن کے پلیٹ فارم پر جمع رکھتے ہوئے لینن کے مخالف گروھوں کے خلاف منظم مقابلے کی رھبری کی ۔ یہ



و، ی، لینن اور ی، و، استالین بمقام گورکی ۱۹۲۲ ء

فوٹو

استالین ھی تھے جن کو مختلف علاقوں کی وہ تمام رپورٹیں وصول ھوتیں جو پارٹی کی لائن کے لئے جدوجہد کے بارے میں بھیجی جاتی تھیں۔ استالین ھی مقامی تنظیموں میں ھونے والی بحثوں کے نتائج کی «پراودا» کو باقاعدہ رپورٹیں بھیجتے تھے یہ نتائج پارٹی کی فتح اور لینن کے مخالف گروھوں کی شکست کا پیش خیمہ تھے۔

وہ چیزیں جنھوں نے پارٹی کے موقف کو فتح سے سرفراز کرنے اور پارٹی کو لینن کے گرد جمع رکھنے کو مرکزی کمیٹی میں لیننی اکثریت حاصل کرنے میں بڑی مدد کی۔ ان میں استالین کے مضمون «ھمارے اختلافات» کو بھی بڑی اھمیت حاصل تھی، جو ۱۹ جنوری ۱۹۲۱ء کو «پراودا» میں چھپا تھا۔ لینن اور استالین دونوں نے مل کر پارٹی دشمن ٹکڑ بندیوں اور گروھوں کے حملہ کا مقابلہ کرتے ھوئے پارٹی کے اتحاد کا پرچم بلند رکھا۔

اس طرح لینن کے اصولوں پر متحد ھوتے ھوئے پارٹی اپنی دسویں کانگریس تک پہنچی۔ یہ کانگریس مارچ ۱۹۲۱ء کو آئندہ فتحیاب پیش قدمی سے متعلق بنیادی مسائل پر غور کرنے کے لئے منعقد ھوئی۔

دسویں کانگریس نے ٹریڈ یونین کے بارے میں تمام مباحثے کا خلاصہ پیش کیا اور غالب اکثریت نے لینن کے موقف کی تائید کی۔کانگریس نے یہ نہایت اہم فیصلہ کیا کہ فاضل پیداوار پر قبضہ کرنے کا قانون ختم کیا جائے اور اس کے بجائے ایک ٹیکس عائد کیا جائے۔کانگریس نے ساتھ ہی نئی اقتصادی پالیسی بھی رائج کی، جس کے مصنف اور روح رواں لینن تھے۔ دسویں کانگریس نے نئی اقتصادی پالیسی اختیار کرنے کا جو فیصلہ کیا اس سے اشتراکیت کی تعمیر کے لئے مزدوروں اور کسانوں کا دیرپا اتحاد یقینی ہو گیا۔

قومی مسئلے پر بھی کانگریس سے مذکورہ اہم مقصد کی تکمیل ہوئی۔«قومی سوال سے متعلق پارٹی کے فوری فرائض» کے عنوان سے استالین نے ایک رپورٹ پیش کی۔

استالین کی رپورٹ اور کانگریس کے ریزولیوشن نے قومی سوال سے متعلق بنیادی کاموں کا ایک واضح اور قطعی فارمولا پیش کردیا تھا۔ استالین نے کہا ہم قومی استبداد کو مٹا چکے ہیں لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ ابھی تو ہمیں ماضی کے ناپاک

ورثے یعنی سابقہ مظلوم عوام کی اقتصادی،* سیاسی اور تمدنی پس ماندگی کو ختم کرنا ہوگا۔ ہمیں ان کی مدد کرنی ہوگی تاکہ وہ زندگی کے مذکورہ شعبوں میں وسطی روس کے عوام کے برابر ہو سکیں۔ استالین نے پارٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ حکمران قوم کے متعصب نظریہ یعنی عظیم روسی جارحانہ قوم پسندی کے خلاف جدوجہد کرے جو قومی مسئلے کے میدان میں سب سے اہم خطرہ تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے مقامی قوم پسندی کے رحجانات کے خلاف بھی جدوجہد کا مطالبہ کیا۔

نئی اقتصادی پالیسی کا ایک سال گزر گیا۔ پارٹی نے اپنی گیارھویں کانگریس (جو مارچ اپریل ۱۹۲۲ ء کو منعقد ہوئی) میں نئی اقتصادی پالیسی کے ایک سال کے نتائج کا جائزہ لیا۔ یہ نتائج اتنے شاندار تھے کہ لینن نے مندرجۂ ذیل الفاظ مین کانگریس کو خطاب کیا:

«پورے ایک سال تک ہم پیچھے ہٹتے رہے ہیں۔ اب ہمیں پارٹی کے نام سے بولنا چاہئے: بس! پسپائی کا جو مقصد تھا وہ پورا ہو چکا ہے۔ یہ عرصہ اب اپنے اختتام تک پہونچ رہا ہے یا پہونچ چکا ہے۔

اب ہمارا مقصد مختلف ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم پھر سے گروہ‌بندی کریں» ـ*

لینن نے کانگریس میں جو تاریخی کام تجویز کئے تھے اب انہیں پورا کیا جانا تھا ـ ۳ اپریل ۱۹۲۲ ء کو لینن کی تحریک پر مرکزی کمیٹی کی پوری مجلس نے لینن کے بہترین اور وفادار شاگرد اور معاون استالین کو مرکزی کمیٹی کا جنرل سکوٹری منتخب کیا ـ اس وقت سے آج تک وہ اس عہدے پر فائز رہے ہیں ـ

لینن پر ۱۹۱۸ ء میں قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش میں انہیں جو زخم آیا تھا اس زخم نے اور بہت زیادہ کام کے مسلسل بوجھ نے ان کی صحت بگاڑ دی اور ۱۹۲۱ ء کے آخر سے وہ اپنے کام سے زیادہ سے زیادہ غیرحاضر رہنے پر مجبور ہو گئے ـ نتیجہ یہ ہؤا کہ پارٹی کے اصلی کاموں کی رہنمائی کا بار استالین کے کندھوں پر آ پڑا ـ

اس دور میں استالین نے قومی سوویت جمہوریتوں

---

* و. ا. لینن ـ مجموعہ تصانیف ـ چوتھا روسی ایڈیشن ـ جلد ۳۳ صفحات ۲۵۰ تا ۲۵۱ ـ

کی تشکیل اور پھر ان جمہوریتوں کو اشتراکی جمہوریتوں کی ایک ہی اتحادی ریاست سوویت یونین میں متحد کرنے کا عظیم کام سر انجام دیا ـ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۲ ء کو پہلی کل یونین سوویتوں کی کانگریس نے لینن اور استالین کی تجویز پر سوویت قوموں کے رضاکارانہ الحاق کا تاریخی فیصلہ کیا تاکہ سوویت اشتراکی جمہوریتوں کی یونین کا قیام عمل میں آسکے ـ

کانگریس میں تقریر کرتے ہوئے استالین نے کہا:

«یہ دن سوویت حکومت کی تاریخ میں ایک موڑ کی حیثیت رکھتا ہے یہ گزرے ہوئے پرانے دور اور نئے دور میں حد فاصل ہے ـ گزرے ہوئے دور میں سوویت جمہوریتیں اگرچہ عام طور سے آپس میں مل جل کر اپنا کام چلا رہی تھیں تاہم ہر ایک اپنی اپنی راہ پر گامزن تھی اور بڑی حد تک اپنے ہی معاملات سے تعلق رکھتی تھی ـ آج کے نئے دور میں مختلف سوویت جمہوریتوں کے الگ الگ وجود کو ختم کیا جا رہا ہے اور اقتصادی انتشار کا کامیاب مقابلہ کرنے کے لئے تمام جمہوریتیں ایک واحد وفاقی ریاست میں مدغم کی جا رہی ہیں ـ اب سوویت حکومت محض اپنی ہی اندرونی امور سے متعلق نہیں بلکہ ایک اہم

بین الاقوامی قوت کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ اب وہ اس قابل ہو چکی ہے کہ بین الاقوامی صورت حال پر اثر انداز ہوکر اسے محنت کشوں کے مفاد کے مطابق تبدیل کرسکے» ۔*

سوویت اشتراکی جمہوریتوں کی وفاقی تشکیل لینن اور استالین کی قومی پالیسی کی بڑی جیت تھی۔ اس عظیم روسی قوم کی نسبت گئے بیتے زمانے کی زارشاھی کی مظلوم قوموں کے اعتماد اور بھروسہ کی غیرمتزلزل بنیاد پر سوویت یونین قائم ھوئی تھی ۔ آج سوویت یونین کی بنیاد سوویت سرزمین میں بسنے والے مختلف عوام کی باھمی دوستی اور تعاون پر رکھی گئی تھی ۔

اپریل ۱۹۲۳ ء میں پارٹی نے اپنی بارھویں کانگریس منعقد کی۔ اکتوبر کے اشتراکی انقلاب کی فتح کے بعد یہ پہلی کانگریس تھی جس میں لینن بیمار ھونے کی وجہ سے شریک نہ ھوسکے ۔ تاھم کانگریس کے تمام فیصلے

---

* ی، استالین ۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن، جلد ۵ صفحہ ۱۵٦۔

لینن کی سفارشات پر مشتمل تھے جو انہوں نے اپنے آخری مضامین اور خطوط میں کی تھیں۔ کانگریس نے ان لوگوں کی سخت تردید کی جو نئی اقتصادی پالیسی کو اشتراکی اصولوں کے انحراف سے تعبیر کرنے کی کوشش میں تھے اور جو یہ پسند کرتے تھے کہ ملک ایک بار پھر سرمایہ‌داری کی زنجیروں میں جکڑ جائے۔ کانگریس نے ٹراٹسکی اور بخارن کے پیروؤں کی غدارانہ اور اطاعت مندانہ تجاویز کی مذمت کی۔

اس کانگریس میں استالین نے دو رپورٹیں پیش کیں۔ ایک مرکزی کمیٹی کے تنظیمی کام سے متعلق اور دوسری پارٹی اور ریاست کی تعمیری ترقی میں قومی عناصر کے بارے میں۔ پہلی رپورٹ میں انہوں نے پارٹی کی سرگرمیوں، اس کی نشوونما اور عوام تک پہنچنے کے لئے پارٹی کے ذرائع (ٹریڈ یونین، نوجوان کمیونسٹ لیگ اور سوویتیں وغیرہ) کا جائزہ لیا۔ نئی اقتصادی پالیسی کے دو سال کے نتائج پر تبصرہ کیا اور سمجھایا کہ آئندہ کن خطوط پر ترقی ہونی چاہئے۔ رپورٹ کے آخر میں استالین نے کہا «ہماری پارٹی مضبوط اور متحد رہی ہے یہ ایک اہم تاریخی موڑ کی آزمائش سے اتر چکی ہے

اور اب بڑی شان کے ساتھہ فاتحانہ انداز میں اپنا پرچم اٹھائے آگے بڑھہ رہی ہے» ۔ *

قومیت کا سوال کانگریس کے اہم مسائل میں سے ایک تھا ۔ اس مسئلے پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے استالین نے ہماری قومی پالیسی کی بڑی بین الاقوامی اہمیت پر زور دیا اور بتایا کہ مشرق اور مغرب کی ستم زدہ اقوام اپنے قومی مسئلہ کے حل کے لئے سوویت یونین کی مثال کو سامنے رکھتی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ سوویت یونین کی اقوام کی اقتصادی اور تہذیبی اونچ نیچ کو ختم کرنے کے لئے پرجوش اقدامات کی ضرورت ہے ۔ انہوں نے کل پارٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ عظیم روسی جارحانہ قوم پرستی اور مقامی قوم پرستی کے عناصر کے خلاف جہاد کرے، جنہوں نے سرمایہ‌داری کی جزوی بحالی کے باعث اپنے لئے کچھہ زمین پیدا کرلی تھی۔ انہوں نے جارجیا کے منحرف قوم پرستوں کو بے نقاب کر دیا، جنہیں ٹراٹسکی کے پیروؤں کی حمایت حاصل تھی ۔

---

* ی، استالین ۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ ۔

بارھویں پارٹی کانگریس ابھی بمشکل ختم ھی ہوئی تھی کہ سوویت جمہوریہ کے افق پر ایک بھیانک خطرہ نمودار ہونے لگا۔ سرمایہ‌دار طبقہ کے سرکردہ رجعت پسندوں اور فوجی مداخلت کرنے والے عناصر نے جنھوں نے برطانیہ اور فرانس میں اقتدار حاصل کرلیا تھا، سوویت یونین کے خلاف ایک نیا محاذ منظم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن استالین کی رھنمائی میں پارٹی اس نازک صورت حال سے بڑی شان کے ساتھہ بچ نکلی اور اسے ڈپلومیٹک محاذ پر نہایت بڑی فتح حاصل ہوئی۔ ۱۹۲٤ تک یورپ کی تمام بڑی سرمایہ‌دار ریاستوں نے اپنا لہجہ بدلکر دھمکیاں اور الٹی‌میٹم دینا بند کردیا اور سوویت اشتراکی جمہوریتوں کی یونین کو تسلیم کرلیا۔ استالین نے بعد میں کہا «اپنے آدرش کو بغیر نقصان پہنچائے ھمارا اپنی مصیبتوں سے محفوظ نکل آنا بلاشبہ اس حقیقت کا اظہار ھے کہ کامریڈ لینن کے شاگرد اپنے استاد سے کچھہ نہ کچھہ سیکھہ چکے ھیں»۔ *

---

* ی، استالین۔ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ٦ صفحہ ٣٦۔

تیرھویں پارٹی کانفرنس جنوری ۱۹۲٤ ء میں منعقد ہوئی ـ استالین نے مباحثے کا جائزہ لیتے ہوئے رپورٹ پیش کی ـ کانفرنس نے ٹراٹسکی کے پیروؤں کی سخت مذمت کی ـ تیرھویں پارٹی کانگریس (مئی ۱۹۲٤ ء) اور کمیونسٹ انٹرنیشنل (کمینٹرن) کی پانچویں کانگریس (موسم گرما ۱۹۲٤ ء) نے مذکورہ کانفرنس کے فیصلوں کی تصدیق کردی ـ

۲۱ جنوری ۱۹۲٤ ء کو بالشویک پارٹی کے رہنما اور بانی، دنیا بھر کے محنت کش عوام کے راہبر لینن ماسکو کے نزدیک ایک گاؤں گورکی میں فوت ہوگئے ـ اب لینن کے جھنڈے یعنی پارٹی کے جھنڈے کو استالین نے اور بھی اٹھا لیا اور آگے کو بڑھایا ـ استالین لینن کے ممتاز شاگرد تھے بالشویک پارٹی کے بہترین فرزند تھے لینن کے قابل جانشین تھے، انہوں نے لینن کے آدرش کے لئے جدوجہد کو جاری رکھا ـ

سوویتوں کی دوسری کل یونین کانگریس کے ایک ماتمی جلسہ میں جو ۲٦ جنوری کو منعقد ہؤا، استالین نے پارٹی کے نام پر حلف اٹھاتے ہوئے کہا:

«ہم کمیونسٹ ایک خاص سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں، ہم ایک خاص مادے سے بنائے گئے ہیں۔ ہم سب مل کر لینن جیسے عظیم پرولتاری مدبر کی ایک فوج بن جاتے ہیں۔ اس فوج سے وابستہ ہونے سے بڑھ کر اور کوئی اعزاز نہیں ہے اور اس پارٹی کے ممبر ہونے سے بلندتر اور کوئی خطاب نہیں ہے جس کے بانی اور لیڈر کامریڈ لینن رہے ہوں»...

«ہم سے رخصت ہوتے وقت کامریڈ لینن نے ہدایت کی تھی کہ ہم پارٹی ممبر ہونے کے عظیم خطاب کی عظمت کو باقی رکھیں اور اس کی پاکیزگی کی حفاظت کریں۔ کامریڈ لینن! ہم عہد کرتے ہیں کہ اس ہدایت کو نہایت خوبی سے پورا کرینگے» ۔

«ہم سے رخصت ہوتے ہوئے کامریڈ لینن نے ہدایت کی تھی کہ ہم پارٹی کے اتحاد کو اپنی آنکھ کے تل کی طرح محفوظ رکھیں۔ کامریڈ لینن! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اس ارشاد کو بھی بدرجۂ اتم پورا کرینگے» ۔

«کامریڈ لینن نے ہم سے رخصت ہوتے ہوئے پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کی حفاظت کرنے اور اسے مضبوط بنانے کا حلف لیا تھا۔ کامریڈ لینن! ہم عہد کرتے ہیں

کہ ہم اس فرمان کو بھی عصمت سے پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھینگے» ۔

«کامریڈ لینن نے ہم سے رخصت ہوتے ہوئے درخواست کی تھی، کہ ہم پوری قوت سے مزدوروں اور کسانوں کے اتحاد کو مضبوط رکھیں ۔ کامریڈ لینن! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اس ہدایت کو بھی عصمت سے پورا کرینگے» ۔

«کامریڈ لینن نے ہمارے ملک کی اقوام کے رضاکارانہ اتحاد کو برقرار رکھنے کی ضرورت کے لئے بار بار اپیل کی تھی ۔ انہوں نے جمہوریتوں کی یونین میں رہ کر اقوام کے درمیان برادرانہ اشتراک عمل کی ضرورت پر زور دیا تھا» ۔

«ہم سے رخصت ہوتے ہوئے کامریڈ لینن نے یہ ہدایت کی کہ جمہوریتوں کی یونین کو مستحکم بنایا جائے اور اس کو وسعت دی جائے ۔ کامریڈ لینن! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اس ہدایت کو بھی عصمت سے پورا کرینگے» ۔

«کامریڈ لینن نے بار بار ہمیں بتایا کہ سرخ فوج کا استحکام اور اس کی حالت کو بہتر بنانا ہماری پارٹی کے اہم‌ترین کاموں میں سے ہے .... لہذا

رفیقو! آؤ، ہم عہد کریں کہ اپنی سرخ فوج اور اپنے سرخ بیڑے کے استحکام کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھینگے»....

«کامریڈ لینن نے ہم سے رخصت ہوتے ہوئے ہم کو ہدایت کی تھی کہ ہم بین الاقوامی کمیونزم کے وفادار رہیں۔ کامریڈ لینن! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم دنیا بھر کے محنت کشوں کی جماعت۔کمیونسٹ انٹرنیشنل کو مضبوط بنانے اور اسے بڑھانے کے لئے اپنی زندگیاں تک قربان کر دینگے»۔*

یہ بالشویک پارٹی کا اپنے استاد اور رہنما کے ساتھ عہد تھا یہ عہد تھا لینن سے جس کی یاد صدیوں تک باقی رہیگی۔ اور استالین کی رہنمائی میں پارٹی نے اپنے عہد کو وفاداری کے ساتھ پورا کیا اور پورا کرتی رہتی ہے۔

لینن کی وفات کی پہلی برسی پر استالین نے اخبار «ربوچایا گزیتا» کو خط لکھتے ہوئے مندرجۂ ذیل الفاظ تحریر کئے:

---

* ی، استالین۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ٦ صفحات ٤٦ تا ٥١۔

«همارے استاد اور رهنما لینن کو یاد رکھو، اس سے محبت کرو، اور ان کا مطالعه کرو» ۔

«اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے لڑکر انهیں ختم کردو جیسا که لینن نے سکھایا هے» ۔

«لینن کے دیئے هوئے سبق کے مطابق نئی زندگی، زنده رهنے کے نئے ڈھنگ اور نئی تهذیب کی تعمیر کرنا» ۔

«لینن کے اهم هدایات میں سے ایک یه بھی هے که چھوٹے موٹے کام کرنے سے کبھی انکار مت کرنا، کیونکه چھوٹی چیزوں سے هی بڑی چیزیں بنتی هیں» ۔ *

سوویت عوام نے پوری مستقل مزاجی سے استالین کی ان هدایات کی پیروی کی هے ۔

اشتراکیت کے دشمنوں نے لینن کی بیماری اور پھر ان کی وفات سے فائده اٹھاتےهوئے پارٹی کو لیننی راستے سے گمراه کرنے کی کوشش کی ۔ اس طرح سوویت یونین میں سرمایهداری کی بحالی کے لئے

---

* ی، استالین ۔ مجموعه تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۷ صفحه ۱۵ ۔

راستہ ہموار کرنا چاہا۔ پارٹی پر وار کرنے والوں میں لینن ازم کا سب سے بڑا دشمن ٹراٹسکی اور اس کے ہم دست پیش پیش تھے۔ ٹراٹسکی کے پیروؤں نے پارٹی کو ایک نئی بحث میں الجھا دیا۔ بڑی شدت کی بحث ہوتی رہی۔ اس نظری لڑائی میں استالین نے ٹراٹسکائی حملوں کے سیاسی مفہوم کو بے نقاب کیا اور بتایا کہ اس وقت پارٹی کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ انہوں نے ٹراٹسکی‌ازم کو شکست دینے کے لئے پارٹی کی قوتوں کو مجتمع کیا۔

نومبر ۱۹۲٤ء کو کامریڈ استالین نے «ٹراٹسکی ازم یا لینن ازم» کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ تقریر ان پارٹی ممبروں کے ایک جلسہ میں کی تھی جو ٹریڈ یونینوں کی کل یونین مرکزی کونسل سے متعلق تھے۔ دوران تقریر میں انہوں نے کہا کہ «یہ پارٹی کا فرض ہے کہ وہ ٹراٹسکی‌ازم کو ایک نظریاتی رحجان کی حیثیت سے ہمیشہ کے لئے دفن کردے» انہوں نے پارٹی پر واضح کیا کہ «موجودہ حالات میں ٹراٹسکی‌ازم سب سے بڑا خطرہ ہے»۔

انہوں نے مزید کہا کہ «اکتوبر انقلاب کی جیت کے بعد نئی اقتصادی پالیسی کے موجودہ حالات میں

ٹراٹسکی‌ازم کو نہایت خطرناک رحجان سمجھنا چاھئے کیونکہ یہ ھمارے اس اعتماد کو کم اور متزلزل کرتا جو ھم اپنی انقلابی قوتوں پر مزدوروں اور کسانوں کے اتحاد پر اور «نئی اقتصادی پالیسی» کے روس کو اشتراکی روس میں بدل دینے پر رکھتے ھیں» ـ*

استالین نے اس امر پر بہت زور دیا کہ جب تک ٹراٹسکی‌ازم کو نظریہ کی حیثیت سے جڑ سے اکھاڑ نہیں دیا جاتا اشتراکیت کی طرف فاتحانہ پیش قدمی جاری رکھنے کی ضمانت نہیں ھوسکتی ـ

انہوں نے کہا «جب تک ٹراٹسکی ازم کو شکست نہیں دی جاتی، نئی اقتصادی پالسیی کے حالات میں کامیابی حاصل کرنا اور آج کے روس کو اشتراکی روس میں بدلنا ممکن نہیں ھو سکیگا» ـ**

ٹراٹسکی‌ازم کے خلاف معرکوں میں استالین نے پارٹی کو مرکزی کمیٹی کے گرد جمع رکھا اور ھمارے

---

* ی. استالین ـ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۷ صفحات ۳۲،۳۳ ـ

** ی. استالین ـ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۷ صفحہ ۳۳ ـ

ملک میں اشتراکیت کی جدوجہد کو جاری رکھنے کے لئے پارٹی کی تنظیم کی۔

استالین کی نظری تصنیف «لینن ازم کے اساس» نے جو ۱۹۲٤ ء میں چھپی تھی، ٹراٹسکائی نظاریہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں لینن ازم کی نشوونما، اسکی شرح اور حفاظت میں بڑا اھم حصہ لیا۔ لینن ازم کی فاضلانہ شرح اور اس میں علمی اضافہ کی حیثیت سے اس تصنیف نے بالشویکوں کو مارکسی، لیننی نظریہ کے ھتھیار سے مسلح کیا۔ آج بھی یہ تصنیف دنیا بھر کے بالشویکوں کو نظریاتی اعتبار سے ھتھیار بند کرتی ھے۔

اس تصنیف میں لینن ازم کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کی گئی ھے، یعنی ھر اس نئی اور امتیازی چیز کی وضاحت کی گئی ھے جو لینن کے نام سے وابستہ ھے ھر وہ بات جس نے مارکسی نظرئیے کو آگے بڑھانے میں حصہ لیا۔ محض یہ حقیقت کہ لینن ازم کے مسائل کی اس طرح تعمیم کی گئی کہ لینن کے تمام نظریاتی ورثہ کو ایک نظام میں منضبط کیا گیا اور نئے تاریخی دور کے ھر زاویئے سے اس کا جائزہ لیا گیا، مارکسی لیننی سائنس کو آگے

بڑھانے میں بجائے خود ایک بڑا اہم قدم ہے۔ اس تصنیف میں استالین نے لینن کی تعلیمات کے ہر پہلو سے ایک بلند نظری سطح پر بحث کی ہے۔ اس میں ہمیں لینن‌ازم کی کلاسیکی تعریف ملتی ہے۔ اس میں ہمیں اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ کس طرح لینن نے ایک نئے دور کے حالات کے مطابق جو سامراج اور پرولتاری انقلابوں کا دور ہے، مارکسزم آگے بڑھایا۔

قومی معاشیات کی بحالی اب اپنی تکمیل کو پہنچ رہی تھی بین‌الاقوامی صورت حال اور سوویت یونین کے اندرونی حالات دونوں بدل گئے تھے۔ سرمایہ‌دار ملکوں میں انقلاب کی لہروں میں عارضی اتار پیدا ہو گیا تھا اور سرمایہ‌داری نظام کو عارضی اور جزوی پائیداری حاصل ہو گئی تھی۔ ادھر سوویت یونین اپنے جنگ سے پہلے کے اقتصادی معیار تک پہونچ گئی تھی۔ اب اس سے آگے بڑھنا ضروری تھا۔ چنانچہ اب یہ اہم سوال سامنے آیا کہ ہماری آئندہ ترقی کی صورتیں کیا ہونگی اور سوویت یونین میں اشتراکیت کا انجام کیا ہوگا؟

ایک طباع انسان کی دوربین نگاہوں سے کام لیتے ہوئے استالین نے آئندہ امکانات کی وضاحت کی

اور وہ سیدھے راستے سمجھائے، جن پر انقلاب کے ارتقا کو آئندہ گامزن ہونا تھا۔

انہوں نے ۱۹۲٤ء میں لکھا "ڈائی‌نامو" کے مزدوروں بلکہ تمام روس کے مزدوروں کے لئے میری یہ تمنا ہے کہ ہماری صنعت پھلے پھولے روس میں پرولتاریہ کی تعداد مستقبل قریب میں دو کروڑ یا تین کروڑ ہو جائے۔ دیہاتوں میں پنچائتی کھیتی باڑی کو فروغ ہو اور وہ انفرادی کھیتی باڑی کو اپنے اثر میں لے آئے اور آخر میں نہایت ترقی یافتہ صنعت اور پنچائتی کھیتی باڑی، کارخانوں کے پرولتاریہ اور زرعی مزدوروں کو ایک واحد اشتراکی فوج میں مجتمع کر دے"۔*

استالین نے اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کے تجربہ سے عام نظری نتائج اخذ کئے یہ تجربہ سرمایہ‌دارانہ نظام کے حصار میں گھرے ہونے کے باوجود اشتراکی تعمیر کے پہلے چند سالوں میں حاصل ہؤا تھا۔ استالین نے لینن کے اس نظریہ کی مسلسل حمایت

---

* ی، استالین۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ٦ صفحہ ۳۲۱۔

کی اور اسے آگے بڑھایا، کہ ایک ملک میں اشتراکیت کامیاب ہو سکتی ہے۔

دسمبر ۱۹۲٤ ء میں استالین کی مشہور تصنیف «اکتوبر کا انقلاب اور روسی کمیونسٹوں کا طریقۂ کار» شائع ہوئی جس میں انہوں نے ایک ملک میں اشتراکیت کی کامیابی کے بارے میں لینن کے نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس سوال کو دو طرح سے دیکھنا چاہئے ایک ملکی نقطۂ نظر سے اور دوسرے بین‌الاقوامی نقطۂ نظر سے۔ ملکی نقطۂ نظر کے دائرے میں ہمارے ملک کے اندرونی طبقاتی رشتے آتے ہیں جہاں اشتراکیت کی تعمیر ہو رہی ہے اور بین‌الا قوامی نقطۂ نظر کے دائرے میں وہ تعلقات زیربحث آتے ہیں جو سوویت یونین (جو ہنوز واحد اشتراکی ملک ہے) اور بیرونی سرمایہ‌دار دنیا کے درمیان قائم ہوں۔ اشتراکی جمہوریتوں کی یونین کے مزدور اور کسان اندرونی مشکلات پر قابو پانے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اپنے سرمایہ‌دار طبقہ کو معاشی طور پر نیست ونابود کردیں اور مکمل اشتراکی سماج کو تعمیر کر دیں۔ لیکن جب تک کہ ملک سرمایہ‌دارانہ دنیا سے

گھرا ہؤا ہے۔ اس وقت تک سرمایہدارانہ فوجی مداخلت اور ملک مین سرمایہداری نظام کی بحالی کا خطرہ موجود رھیگا۔ اس خطرے کو پوری طرح سے ختم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سرمایہداری گھیرے کو تباہ کیا جائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب کم ازکم کئی ملکوں میں پرولتاریہ انقلاب کو فتح حاصل ہو جائے، صرف اسی صورت میں سوویت یونین میں اشتراکیت کی فتح مکمل اور فیصلہ کن ہو سکتی ہے۔

استالین کے ان خیالات کی روشنی میں چودھویں پارٹی کانفرنس (اپریل ۱۹۲۵ ء) کا تاریخی ریزولیوشن مرتب کیا گیا۔ پارٹی کانفرنس نے سوویت یونین میں اشتراکیت کی تکمیل اور کامیابی کے لئے جدوجہد کرنے کی لیننی اور استالینی روش کی تصدیق کی اور اسے ایک ایسے ضابطہ کی شکل دیدی جس کی پابندی پارٹی اور پارٹی کے تمام ممبروں پر لازمی قرار دی گئی۔

کامریڈ استالین نے ماسکو کی پارٹی تنظیم کے سرگرم ممبروں کے اجلاس میں «روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی چودھویں کانفرنس کے نتائج» پر رپورٹ

پیش کرتے ہوئے درمیانہ طبقہ کے کسانوں کو اشتراکیت کی تعمیر میں لگانے کی اہمیت پر زور دیا۔

«موجودہ دور میں اہم کام یہ ہے کہ درمیانہ کسانوں کو پرولتاریہ کے گرد جمع کیا جائے اور انہیں اپنا طرف‌دار بنا لیا جائے۔ اس وقت اہم کام یہ ہے کہ کسان جنتا کے ساتھہ تعلق پیدا کیا جائے۔ ان کا مادی اور تہذیبی معیار بلند کیا جائے اور ان کو ساتھہ لیکر اشتراکیت کے راستے پر آگے بڑھا جائے۔ اس وقت یہی سب سے زیادہ اہم کام ہے کہ کسانوں کے ساتھہ ملکر اشتراکیت تعمیر کریں اور لازمی طور پر کسانوں کے ساتھہ اور قطعی طور پر مزدور طبقے کی سرکردگی میں۔ کیونکہ مزدور طبقے کی قیادت اس بات کی بنیادی ضمانت ہے کہ ہمارا تعمیری کام اشتراکیت کے راستے پر ہی بڑھتا جائیگا» ۔ *

دسمبر ۱۹۲۵ ء میں پارٹی نے اپنی چودھویں کانگریس منعقد کی۔ اس کانگریس میں استالین نے مرکزی کمیٹی کی طرف سے اپنی سیاسی رپورٹ پیش

---

* ی. و. استالین ۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۷ صفحات ۱۲۳، ۱۲۴ ۔

کی ۔ اس میں انہوں نے سوویت یونین کی بڑھتی ہوئی سیاسی اور اقتصادی طاقت کا بہت ہی واضح نقشہ کھینچا ۔ انہوں نے کہا ہم اپنی ان کامیابیوں پر قانع نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ ہمارا ملک ابھی تک ایک پس ماندہ زرعی ملک ہے ۔ اپنے ملک کی اقتصادی آزادی کی ضمانت اور ملک کی حفاظت کے استحکام کے لئے اور ایسی ضروری معاشی بنیادیں پیدا کرنے کے لئے جن سے اشتراکیت کو فتح حاصل ہو، یہ لازمی ہے کہ ہم اپنے ملک کو ایک زرعی ملک سے صنعتی ملک میں بدل ڈالیں ۔ چودھویں کانگریس کو خطاب کرتے ہوئے پارٹی لیڈر نے اعلان کیا: ۔

«اپنے ملک کو زرعی سے صنعتی ملک میں اس طرح سے تبدیل کیا جائے کہ یہ اپنی ضرورت کی مشینری خود اپنی کوششوں سے تیار کرنے کے قابل ہو جائے یہی ہے مختصراً ہماری عام حکمت عملی کا خلاصہ اور بنیاد» ۔*

زینوئیف اور کیمی نیف جیسے ہتھیار ڈالنے والوں نے استالین کی اس منصوبے کی مخالفت کی کہ ملک کو

---

* ی. و. استالین ۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن جلد ۷ صفحہ ۳۵۵ ۔

اشتراکی بنیادوں پر صنعتی بنایا جائے اور اس کے بجائے ایسا «منصوبہ» پیش کیا جس کے مطابق سوویت یونین کو زرعی ملک رهنا مقصود تھا ۔ یہ سوویت سرزمین کو غلام بنانے کی غدارانہ اسکیم تھی کہ ملک کے ھاتھہ پاؤں باندھکر اسے سامراجی گدھوں کے آگے ڈالدیا جائے ۔

استالین نے ان ذلیل اطاعت پسندوں کو بے نقاب کیا اور ان کی ٹراٹسکائی اور منشویک روح کا انکشاف کردیا ۔

چودھویں کانگریس میں استالین نے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی کا اھم کام یہ ھے کہ اشتراکیت کی تعمیر کے لئے مزدور طبقے اور درمیانہ درجے کے کسانوں کے درمیان پائدار اتحاد کو یقینی بنا دیا جائے ۔

چودھویں کانگریس نے اس امر کی تصدیق کردی کہ اشتراکی طریق سے ملک کو صنعتی بنانے اور سوویت یونین میں اشتراکیت کی فتح کے لئے جدوجہد کو پارٹی کا بنیادی کام تصور کیا جائے ۔

١٩٢٦ ء کے آغاز میں کانگریس کے انعقاد کے کچھہ ھی عرصہ بعد استالین نے اپنی کتاب «لینن ازم کے مسائل پر» شائع کی ۔ اس تاریخی تصنیف میں انہوں نے زینوئیف کے تحلیل پسندانہ اور اطاعت پرستانہ



ی، و، استالین اور س، م، کیروف
لینن گراڈ ۱۹۲٦ء
فوٹو

«فلسفے» پر کاری ضرب لگائی اور ثابت کیا کہ چودھویں پارٹی کانگریس کی اختیار کردہ پالیسی ھی درست تھی۔ یعنی یہ کہ ملك کو اشتراکی طریق سے صنعتی بنایا جائے اور ایك اشتراکی سماج کی تعمیر کی جائے۔ انہوں نے پارٹی اور مزدور طبقے کو اشتراکی تعمیر کی فتوحات میں غیر تباہ کن عقیدہ سے مسلح کیا۔

بالشویك پارٹی نے اپنی قوتوں اور ذرائع کو جمع کرتے ھوئے اور تمام اطاعت پسندوں اور متشککوں کو ایك طرف ڈال کر ملك کو ایك نئے تاریخی دور۔ یعنی ملك کو اشتراکی طریق پر صنعتی بنانے کے دور میں داخل کردیا۔

متشکك اور اطاعت پسند ٹراٹسکائیوں اور زینوویئفیوں، بخارن اور کیمی نیف جیسے اشخص کے خلاف لڑائی میں لینن کے بعد استالین، مولوٹوف، کیلنن، واروشلوف، کوئی بیشیف، فرونزے، زرژنسکی، کاگانووچ، اورجونیکیڈزے، کیروف، یاروسلاوسکی، میکویان، آندرےیف، شویرنك، ژدانوف، شکیریاتوف اور دیگر پارٹی کے رھنما آپس میں پوری طرح سے متحد تھے، جنھوں نے لینن کے عظیم پرچم کو بلند رکھا۔ لینن کے احکام کی تعمیل کے لئے پارٹی کو جمع کیا، اور سوویت عوام کو ملك کی صنعتیت

اور زراعت کی اجتماعیت کی شاہراہ پر گامزن کیا۔ اس گروہ کے رہنما، اور پارٹی اور حکومت کے روح رواں کامریڈ استالین ہی تھے۔

اگرچہ استالین نے پارٹی اور عوام کی قیادت کے کام کو پوری مہارت کے ساتھہ انجام دیا اور انہیں تمام سوویت عوام کی پوری پوری حمایت حاصل ہوئی۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی اپنے کام کو غرور، خود پسندی اور خودستائی کی گندگی سے ملوث نہیں ہونے دیا۔ جرمن مصنف ایمل لڈوگ کو انٹرویو دیتے ہوئے استالین نے بڑی تفصیل کے ساتھہ لینن کی شخصیت اور ان کے کام کی تعریف اور ان کی انقلابی ذہانت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ لیکن اپنے بارے میں انہوں نے صرف اس قدر کہا «جہاں تك میرا تعلق ہے۔ میں تو لینن کا ایك ادنی شاگرد ہوں اور میرا مقصد زندگی بس یہ ہے کہ میں ان کی شاگردی کا پورا حق ادا کردوں» ۔*

---

* ی. و. استالین۔جرمن مصنف ایمل لڈوگ کے ساتھہ انٹرویو روسی ایڈیشن ۱۹۳۸ ء صفحہ ۳ ۔

★

۸

تاریخ کے اتنے مختصر سے عرصہ میں سوویت یونین جیسے وسیع اور اقتصادی لحاظ سے بے حد پس ماندہ ملک کو صنعتی بنانے کا کام انتہائی مشکل تھا ۔ چنانچہ یہ ضروری تھا کہ بڑی تعداد مین نئی صنعتیں قائم کی جائیں ۔ ایسی صنعتیں جنہیں زارشاہی روس میں لوگ جانتے بھی نہ تھے ۔ یہ بھی ضروری تھا کہ دفاعی صنعت قائم کی جائے جس کا پرانے روس میں وجود نہیں تھا ۔ اور یہ بھی لازمی تھا کہ ایسے کارخانے قائم کئے جائیں جو جدید قسم کی ایسی زرعی مشینیں بنا سکیں جن کا نام بھی قدیم دیہاتی علاقے کے لوگوں نے نہیں سنا تھا ۔ ان تمام چیزوں کے لئے بڑے سرمایہ کی ضرورت تھی ۔ سرمایہ‌دار ملکوں میں عوام کی بیدردانہ لوٹ کھسوٹ، ملک گیری کی جارحانہ جنگوں، نوآبادیوں اور غلام ملکوں کے خون چوس لینے والے استحصال اور بیرونی قرضوں کے ذریعہ سرمایہ فراہم

کیا جاتا تھا ۔ لیکن سوویت روس یہ ذلیل ذرائع اختیار نہیں کرسکتا تھا، اور جہاں تک بیرونی قرضوں کا تعلق تھا سرمایہ‌داروں نے سوویت یونین کے لئے یہ راہ مسدود کردی تھی ۔ اب لے دے کر تنہا یہی صورت تھی کہ روپیہ اپنے ملك ھی میں تلاش کیا جائے ۔

لینن کی ھدایت پر استالین نے سوویت یونین کو اشتراکی طریق سے صنعتی بنانے کے نظریہ کو مزید ترقی دی ۔ انہوں نے بتایا کہ:

(۱) ملك کو صنعتی بنانے کا صرف یہی مقصد نہیں ھے کہ صنعتی پیداوار کو بڑھایا جائے بلکہ یہ بھی ضروری ھے کہ بھاری صنعتوں کو اور سب سے زیادہ ان صنعتوں کے اصلی سر چشمہ یعنی مشین سازی کو ترقی دی جائے کیونکہ صرف بھاری صنعتیں ھی (جس میں ملکی مشین سازی کی صنعت بھی شامل ھے) اشتراکیت کے لئے مادی بنیاد بن سکتی ھیں ۔ اور سوویت دیس سرمایہ‌داروں کی محتاجی سے آزاد ھو سکتا ھے ۔

(۲) اکتوبر کے اشتراکی انقلاب کے نتیجے کے طور پر ھمارے ملك میں جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں کی بے دخلی اور کارخانوں اور بینکوں وغیرہ کی ملکیت کا خاتمہ اور ان کا عوام کی مشترکہ ملکیت میں دیا

جانا، ان سب چیزوں نے مل کو صنعتی ترقی کے لئے اشتراکی اجتماع کا ایک زبردست ذریعہ پیدا کردیا ہے۔

(۳) اشتراکی طریق سے ملک کو صنعتی بنانے اور سرمایہ‌دار طریق سے ملک میں صنعتوں کو رواج دینے میں بنیادی فرق ہے۔ مؤخرالذکر کی بنیاد نوآبادیوں پر قبضہ کرنے اور انہیں لوٹنے، فوجی فتوحات حاصل کرنے، سودی قرضے دینے کے لئے ڈالی جاتی ہے اور محنت کش طبقہ اور نوآبادیاتی عوام کی بے رحمانہ لوٹ کھسوٹ ہوتی ہے۔ اشتراکی طریق سے ملک کو صنعتی بنانے کی بنیاد اس پر ہے کہ ذرائع پیداوار سماج کی ملکیت ہوں۔ دولت کے اس اجتماع کا صحیح استعمال ہو جو مزدوروں اور کسانوں کی محنت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ محنت کش عوام کا معیار زندگی تدریجی طور پر برابر بلند ہوتا جائے۔

(٤) لہذا ملک کو صنعتی بنانے کی جدوجہد میں بڑے کام یہ ہیں کہ محنت کی پیداواری صلاحیت بڑھائی جائے، پیداواری مصارف کو گھٹایا جائے اور مزدوروں میں محنت کے نظم و ضبط اور ان کی کفایت شعاری وغیرہ کے اصولوں کو فروغ دیا جائے۔

(۵) اشتراکیت کی تعمیر کے لئے سوویت یونین کے موجودہ حالات اور محنت کش طبقہ کے جوش و خروش نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ ملک میں صنعتی ترقی کی رفتار تیز کی جائے۔

(٦) اشتراکی بنیادوں پر زراعت کی ازسرنو تعمیر سے پہلے ملک کو صنعتی بنانے کا کام پورا ہونا چاہئے، تاکہ مذکورہ نئی تعمیر کے لئے تکنیکی بنیاد پیدا ہو سکے۔

اس واضح اور قاطع پروگرام سے مسلح ہوکر سوویت یونین کے محنت‌کش عوام اپنے ملک کو اشتراکی طریقہ پر صنعتی بنانے کے کام میں لگ گئے۔

سامراجیوں نے اشتراکی تعمیر کی ترقی کو ایک بڑا خطرہ سمجھتے ہوئے انتشار پھیلانے یا کم‌ازکم ملک کو صنعتی ترقی میں پیچھے لوٹانے کی کوشش کی۔ انہوں نے سوویت یونین کے ساتھہ اپنے سفارتی اور تجارتی تعلقات منقطع کر لئے۔(جیسا کہ برطانیہ نے کیا) روسی سفرا کو قتل کرایا (جیسا کہ پولینڈ میں ہؤا) اور جاسوسی اور توڑ پھوڑ کی حرکتوں کو اور زیادہ تیز کردیا۔ اپنے اندرون

ملك ٹراٹسکی اور زینوویف کے پیروؤں اور سابقہ شکست خوردہ پارٹی دشمن گروھوں کے بچے کھچے لوگوں نے ایك غدارانہ گٹھہ جوڑ کیا اور بڑے خوفناك انداز میں پارٹی پر حملہ آور ھوئے۔ کامریڈ استالین نے اس موقع پر کہا کہ «ایسا معلوم ھوتا ھے کہ چیمبرلین سے لیکر ٹراٹسکی تك ایك متحدہ محاذ بنایا جارھا ھے» ۔ اشتراکی طریق سے ملك کو صنعتی بنانے کے کام میں اس وقت تك کامیابی حاصل نہیں ھو سکتی تھی جب تك نظریاتی اور تنظیمی اعتبار سے ٹراٹسکی اور زینووئیف گٹھہ جوڑ کی دھجیاں نہ بکھیر دی جائیں ۔ چنانچہ کامریڈ استالین کی رھنمائی میں پارٹی نے ایسا ھی کیا ۔ اس سلسلہ میں پندرھویں پارٹی کانفرنس (نومبر ۱۹۲۶ ء) کے موقع پر استالین کی رپورٹ بعنوان «ھماری پارٹی میں سوشل ڈیماکریٹك انحراف»، ای ۔ سی ۔ سی ۔ آئی (دسمبر ۱۹۲۶ ء) کی ساتویں بھری مجلس میں ان کی تقریر بعنوان «ایك بار پھر ھماری پارٹی میں سوشل ڈیماکریٹك انحراف» کا تذکرہ کرنا ضروری ھے۔ ان دونوں چیزوں نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویك) اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کو اھم نظریاتی ھتھیاروں سے

مسلح کیا اور ان سے پارٹی کی صفوں میں اٹوٹ ایک جہتی اور اتحاد پیدا ہو گیا۔

ای۔سی۔سی۔آئی کی وسیع تر «بھوری مجلس» نے ٹراٹسکی زینوویئیف بلاك سے وابستہ لوگوں کو انتشار پسند غداروں کا نام دیا اور بتایا کہ یہ لوگ منشویزم کی گہری دلدل میں ڈوب چکے ہیں۔

اطاعت پسندوں اور سرمایہ‌دارای کے محافظ ٹھیکیداروں کو شکست دینے اور اپنی راہ سے ہٹا دینے کے بعد بالشویکوں نے ملك کو اشتراکی طریق پر صنعتی بنانے کا کام جاری رکھا۔

ملك کو صنعتی بنانے کے سلسلے میں کوئی میدان یا شعبہ ایسا نہیں تھا جس پر استالین نے توجہ نہ کی ہو۔ انہی کی پہل پر نئے کارخانے بنائے گئے اور پہلے کے پس‌ماندہ کارخانوں کی پھر سے تعمیر اور توسیع کی گئی۔ انہی کی تحریك پر ہمارے ملك کے علاقہ کوزباز میں کوئلہ اور دھات صاف کرنے کا دوسرا مرکز بنایا گیا۔ یہ استالین ہی تھے جنہوں نے لاتعداد اشتراکی تعمیری منصوبوں کی تنظیم اور رہبری کی۔ استالین‌گراڈ کا ٹریکٹر ساز کارخانہ دنیپر کا برقی اسٹیشن، میگنی ٹوگورسك کا لوہے اور فولاد کا کارخانہ،

یورال کا انجینیرنگ کارخانہ، روسٹوف کی زرعی مشین ساز کارگاہ، کزنیتسک کا کوئلہ اور لوھے کا کارخانہ، ترکستان سائبیرین ریلوے، سارٹوف کی بیج ڈالنے اور فصل کاٹنے والی مشینوں کی کارگاہ، ماسکو اور گورکی میں موٹر ساز فیکٹریاں وغیرہ اور دوسرے صنعتی کارخانوں کا قیام، استالین ھی کا مرھون منت ھے۔

سوویت یونین میں اشتراکیت کی شاھانہ اور عظیم تعمیر نے سرمایہ‌دار ملکوں کے مزدوروں پر بڑا اثر ڈالا۔ سوویت اشتراکی جمہوریتوں کی یونین نے اب مزدوروں کے قبلہ وکعبہ کی حیثیت اختیار کرلی۔ مزدوروں کے بیسیوں اور سینکڑوں۔نمائندے سوویتوں کی سرزمین میں آتے جاتے تھے۔اور انہوں نے گہری دلچسپی اور اشتیاق سے یہ بات معلوم کی کہ کس طرح سوویت مزدور لوٹنے کھسوٹنے والوں کو نکال باھر کرنے کے بعد، ایک نئے اشتراکی سماج کی تعمیر کر رھے ھیں۔غیر ملکی نمائندے ھر چیز میں دلچسپی لیتے اور ھر بات معلوم کرنا چاھتے تھے۔ ۵ نومبر ۱۹۲۷ ء کو استالین نے جرمنی، فرانس، آسٹریا، چکوسلاویکیہ چین، بلجیم اور دوسرے ملکوں سے آئے ھوئے نمائندوں کے ساتھہ طویل ملاقات کی۔

۱۹۲۷ ء کے اواخر تک ملک کو اشتراکی طریق پر صنعتی بنانے کی پالیسی کی کامیابی قطعی ہو چکی تھی - پندرھویں پارٹی کانگریس میں جو دسمبر ۱۹۲۷ ء کو منعقد ھوئی اولین نتائج کا جائزہ لیا گیا - استالین نے مرکزی کمیٹی کی طرف سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے اشتراکی صنعتوں کی ترقی کی بڑی روشن تصویر کھینچی اور شہر اور دیہات دونوں میں، اشتراکی اھمیت کے مقامات کی مضبوطی اور توسیع کی ضرورت پر زور دیا - انہوں نے اس پر اصرار کیا کہ قومی معشیت سے سرمایہ‌دار عناصر کو بے دخل کیا جائے -

استالین نے پنبدرھویں کانگریس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ زراعت صنعتوں سے پیچھے رہ گئی ھے اور اس صورت حال سے جو تمام قومی اقتصادیات کو تباہ کر رھی تھی، بچ نکلنے کی راہ سمجھائی -

انہوں نے کہا: «اس صورت حال سے نکلنے کا راستہ یہ ھے کہ چھوٹے اور بکھرے ھوئے کھیتوں کو ایسے بڑے اور متحدہ کھیتوں میں بدل دیا جائے جن پر مشترکہ طور پر کھیتی باڑی ھو اور نئی اور بہتر تکنیک کی بنیاد پر پنچائتی کاشتکاری عام کی جائے» -

«اس صورت حال سے نکلنے کے لئے چھوٹے چھوٹے کھیتوں کو آہستہ آہستہ مگر یقین کے ساتھ ایسے بڑے کھیتوں میں بدل دیا جائے، جن کی بنیاد باہمی تعاون اور اجتماعی کھیتی باڑی پر ہے - اور جہاں زرعی مشین، ٹریکٹر اور زراعت کو ترقی دینے کے لئے سائنٹفک طریقے استعمال کئے جائیں لیکن اس کے لئے سختی یا دباؤ سے نہیں بلکہ مثال اور ترغیب سے کام لینا چاہئے» -

«اس صورت حال سے بچ نکلنے کے لئے مذکورہ راستوں کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے» - *.

سوویت یونین نے اجتماعی کھیتی باڑی کے طریقے کو اپنانے کا راستہ کیوں اختیار کیا؟

پندرھویں پارٹی کانگریس کے انعقاد کے وقت پس‌ماندہ زرعی حالت خصوصاً غلہ کی کاشت زیادہ سے زیادہ خستہ ہوتی جا رہی تھی - غلہ کی مجموعی فصل جنگ سے پہلے کی سطح پر پہنچ رہی تھی لیکن بازار میں اس کا حصہ جو دستیاب ہو رہا

* ی، استالین - مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۵-۳۰۶ -

تھا اور قصبوں اور مسلح فوج کو اس میں سے جو مقدار فروخت کی جارھی تھی وہ جنگ سے پہلے کے دنوں کی بس ایک تہائی (۳۷ فیصدی) سے کچھہ ھی زیادہ تھی۔ ملک میں تقریباً دوکروڑ پچاس لاکھہ چھوٹے موٹے کھیت تھے۔ چھوٹے کھیتوں کی کاشت اپنی نوعیت کے لحاظ سے معشیت کی نیم قدرتی شکل تھی جس سے بازاروں کو غلہ کی بہت تھوڑی سی مقدار میسر آتی تھی۔ چھوٹے کھیتوں کی کاشت سے پیداوار میں اضافہ نہیں ھو سکتا تھا اور نہ ھی ان کی موجودگی میں ٹریکٹروں اور مشینری کا استعمال ممکن تھا۔ کسانوں کے کھیتوں کی مزید تقسیم اور انتشار اراضی کا سلسلہ جاری تھا اور بازار کے لئے فصل کے حصۂ رسدی میں برابر کمی ھوتی جارھی تھی۔

«اس میں شک نہیں کہ غلہ کی کاشت میں یہ صورت حال برابر جاری رھتی تو سوویت یونین کی فوج اور شہری آبادی کو لمبے قحط کا سامنا کرنا پڑ جاتا»۔*.

---

* سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی تاریخ ۔ مختصر نصاب ۔ ماسکو ۔ ۱۹۵۰، صفحہ ۲۷٤۔

ان حالات میں صرف دو ممکن طریقے تھے جن سے ملک کی زراعت کی دوبارہ تعمیر ہو سکتی تھی اور ایسے بڑے بڑے کھیت بنائے جا سکتے تھے جن پر ٹریکٹر اور زرعی مشینری کا استعمال ممکن تھا اور جن سے بازار میں بکنے والے فاضل غلے کی پیداوار میں نمایاں بڑھوتری ہو سکتی تھی۔ ان میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ وسیع پیمانے کی سرمایہ دارانہ کاشتکاری کو اختیار کیا جاتا اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ کسان جنتا تباہ ہو جاتی۔ شہروں میں عام بیروزگاری پھیل جاتی، مزدور طبقے اور کسانوں کا آپس کا اتحاد ختم ہو جاتا، امیر کسانوں کی طاقت بڑھتی اور انجام کار یہ راستہ اشتراکیت کی شکست پر ختم ہو جاتا۔ اور یہی وہ تباہ کن راستہ تھا جس پر پارٹی کو ڈالنے کے لئے دائیں بازو کے اطاعت پسند اور غدار انتہائی کوشش کر رہے تھے۔

دوسرا طریقہ یہ تھا کہ کسانوں کے چھوٹے چھوٹے کھیتوں کو ایسے بڑے اشتراکی اور پنچائتی کھیتوں میں مدغم کر دیا جائے جن پر ٹریکٹر اور دوسری جدید مشینیں بڑے پیمانے پر استعمال کی جا سکیں۔ تاکہ غلے کی کاشت میں تیز رفتار ترقی ہو اور بازار میں

بکنے والے فاضل غلے کی پیداوار تیزی کے ساتھ بڑھ جائے۔

ظاہر ہے کہ بالشویک پارٹی اور سوویت ریاست محض دوسری راہ ہی اختیار کر سکتی تھی۔ یہ راہ زراعت کو ترقی دینے کے لئے پنچائتی کاشتکاری کی راہ تھی۔

چھوٹے پیمانے کی کاشتکاری کو بڑے پیمانہ کی اجتماعی اور مشینی کاشتکاری بنانے کے سلسلے میں بالشویک پارٹی کو لینن کی فاضلانہ ہدایات کی رہنمائی حاصل تھی۔ جن کا ماحصل یہ تھا کہ صرف اجتماعی اور مشینی کھیتی باڑی ہی لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو ان کی صدیوں کی مفلسی سے نجات دلا سکتی ہے۔

لینن نے کہا تھا کہ «چھوٹے چھوٹے کھیت مفلسی سے نہیں بچ سکتے» ۔ *۔

ملک کے بنیادی، اقتصادی مفادات اور لوگوں کی ضروریات کا تقاضا تھا کہ زرعی اجتماعیت کو اختیار

---

*۔ و، ا، لینن۔ مجموعہ تصانیف، چوتھا روسی ایڈیشن۔ جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۷۔

کیا جائے۔ بالشویک پارٹی نے استالین کی رهنمائی میں اس بنیادی، اقتصادی ضروریات کو پوری طرح محسوس کیا اور اس طرح وہ لاکھوں کسانوں کو اجتماعیت کی راہ پر ڈال دینے کے قابل ھو گئی۔

پندرھویں گانگریس نے ایک تجویز منظور کی جس میں اس نے پنچائتی کھیتی باڑی کی پوری پوری نشوونما کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے قومی معشیت کی ترقی کے لئے پہلا پانچ سالہ منصوبہ بنانے کے لئے بھی هدایات دیں۔ اس طرح ملک کو اشتراکی طریق پر صنعتی بنانے کے کام کے ساتھہ ساتھہ استالین نے ایک اور گرانقدر کام انجام دیا یعنی زرعی اجتماعیت کا پروگرام بھی بنایا۔ اس تاریخی کام کی تکمیل کے لئے بڑی نزاکت اور احتیاط کے ساتھہ تیاری کرنے کی ضرورت تھی۔ اپنی گہرائی اور وسعت کے اعتبار سے اس تیاری کا موازنہ بہ‌آسانی ان تیاریوں کے ساتھہ کیا جاسکتا ھے جو اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کے لئے کی گئی تھیں۔ پرولتاری انقلاب کی رهبری کرنے والی چالوں کے مدبر نے ایک طرف تو بڑی جرات اور پامردی کے ساتھہ اور دوسری طرف انتہائی احتیاط اور دوراندیشی سے پارٹی کی رهنمائی

کی، اس کے راستے کی رکاوٹوں کو دور کیا ـ انہوں نے مزدور طبقے کے دشمن کی حرکتوں پر کڑی نگرانی رکھی اور اس کی آئندہ چالوں کو بھانپتے رہے، یہ ان ھی کی مہارت تھی کہ جس کی بدولت پارٹی نے اپنی تعمیری یلغار کے دوران میں بڑی چابکدستی سے اپنی قوتوں کی شیرازہ بندی کی ـ اپنی فتوحات کو استحکام بخشا، اور مزید اقدام کے لئے اپنی محفوظ طاقتیں استعمال کیں ـ

پارٹی نے وہ تمام مادی لوازمات فراہم کرلئے جو کسان جنتا کو پنچائتی کھیتوں میں شامل کرنے کے لئے ضروری تھے، دیہاتوں کو مشینیں اور ٹریکٹر مہیا کرنے اور زراعت کے لئے تکنیکی سازوسامان کی پیداوار کے لئے ضروری صنعت قائم کی گئی ـ پنچائتی کھیتوں اور ریاستی کھیتوں کو مالی امداد پہنچانے کے لئے کافی سرمایہ جمع کیا گیا ـ پارٹی اور محنت کش جماعت کے متعدد بہترین لوگوں کو تنظیمی کام کی باگ ڈور سونپی گئی ـ پہلے کے پنچائتی کھیتوں کے کام میں بڑی ترقی ھوئی ـ انفرادی کاشت کرنے والے کسانوں کے سامنے قائم شدہ پنچائتی کھیتوں کو اجتماعی کھیتی باڑی کے نمونہ

کے طور پر پیش کیا گیا۔ مشینوں اور ٹریکٹروں کے اسٹیشن اور ریاستی کھیت قائم کئے گئے جن سے کسانوں کو اپنی کھیتی باڑی کرنے کے طریقوں کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔

بڑے کولکوں نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اب ان کی تباہی انقریب ہے مزاحمت کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے "غلہ کی ہڑتال" منظم کی تاکہ وہ پارٹی کو ھتھیار ڈال دینے پر نہ سہی، تو کم از کم پیچھے ہٹنے پر تو مجبور کرھی دیں۔ اسی سال ۱۹۲۸ء میں ڈان باس کے شاختی علاقہ میں بورژوا ماھرین پر مشتمل توڑ پھوڑ کرنے والوں کی ایک سازشی جماعت کا پتہ چلایا گیا۔ بعد میں اس طرح کی اور جماعتیں دوسرے اضلاع میں دریافت کی گئیں۔ ان توڑ پھوڑ کرنے والوں کا تعلق سامراجی ریاستوں کے ساتھ تھا۔

استالین کی قیادت میں پارٹی نے کولکوں کے خلاف فوری تدابیر اختیار کیں اور ان کی مخالفت کو کچل دیا گیا۔ تخریب پسندوں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ کامریڈ استالین نے پارٹی سے اپیل کی کہ "شاختی کے معاملہ" سے سبق حاصل کرے، انہوں نے مطالبہ کیا

کہ بالشویک کاروباری عاملہ جماعتیں اور افراد خود پیداوار کی تکنیک میں مہارت حاصل کریں اور مزدور طبقے کی صفوں سے لئے ہوئے نئے تکنیکی ماہرین کی تربیت کو تیزتر کر دیا جائے۔

۲۹ - ۱۹۲۸ء میں جب پارٹی نے کولکوں کے خلاف حملہ شروع کیا تو بخارن ریکوف، تومسکی اور ان کے دائیں بازو والے سمجھوتہ‌باز گروہ کے دوسرے پارٹی دشمن عناصر، جو سرمایہ‌داری نظام کے متوقع، بحال کرنے والے تھے، ٹراٹسکائیوں اور زینوویئیوں کی جگہ لینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے جن کو پارٹی نے کچل دیا تھا۔ عین اس وقت سامراجیوں نے دائیں بازو والوں کی اطاعت پسندانہ سرگرمیوں کے بھروسے پر سوویت اشتراکی جمہوریہ کی یونین کو جنگ میں گھسیٹنے کے لئے ایک نئی کوشش کی، برطانوی اور فرانسیسی جنرل اسٹاف نے سوویت یونین میں ایک فوجی مداخلت کے لئے ایسے منصوبے بنائے جن کو وہ ۱۹۲۹ء یا ۱۹۳۰ میں عملی جامہ پہنانا چاہتے تھے۔

جس طرح کہ اطاعت پسندوں، غداروں، منشویکوں اور انقلابی سوشلسٹوں کو شکست دیئے بغیر اکتوبر

۱۹۱۷ء کے عظیم اشتراکی انقلاب کی فتح ممکن نہ ہوتی۔ بالکل اسی طرح اگر ۲۹-۱۹۲۸ء میں دائیں بازو کے اطاعت پسندوں کے پیر نہ اکھاڑ دیئے جاتے تو دیہی علاقوں میں اشتراکیت کی فتح ناممکن ہو جاتی۔ بخارن ریکوف کے پارٹی دشمن گروہ کے مقابلہ میں پارٹی کو جو فتح حاصل ہوئی اس میں استالین کی تقریروں نے بڑا کام کیا۔ یہ تقریریں انہوں نے اکتوبر ۱۹۲۸ء میں «سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) میں دائیں بازو کا خطرہ» کے موضوع پر ماسکو کمیٹی کی بھری مجلس اور ماسکو کنٹرول کمیشن میں کیں، ایک دوسری تقریر انہوں نے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی اپریل ۱۹۲۹ء کی بھری مجلس میں «سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) میں دائیں بازو کا انحراف» کے موضوع پر کی۔

استالین نے ان تقریروں میں دائیں بازو والوں کو پوری طرح سے بے نقاب کیا اور بتایا کہ یہ لوگ لینن‌ازم کے دشمن اور پارٹی کے اندر کولکوں کے ایجنٹ ہیں۔

دائیں بازو والوں کے خلاف لڑائی میں استالین

نے پارٹی کو مضبوطی سے متحد رکھا اور ہمارے ملک میں سرمایہ‌داری لوٹ کھسوٹ کے آخری گڑھ پر جو حملہ کیا گیا۔ اس میں پارٹی کی رہنمائی کی۔ استالین کی فطانت، ان کے غیرمتزلزل ارادے اور ان کی غیرمعمولی بصیرت نے انقلاب کو نئی اور بلندتر منزل کی طرف بڑھایا، اپنے تاریخی مضمون «عظیم تبدیلیوں کا ایک سال» میں جو ۱۹۲۹ ء اکتوبر انقلاب کی بارھویں سالگرہ کے موقع پر لکھا گیا تھا، انہوں نے فرمایا۔

«گزشتہ سال اشتراکی تعمیر کے تمام محاذوں پر عظیم تبدیلی ہوئی، شہروں اور دیہاتوں میں سرمایہ‌دار عناصر کے خلاف ایک فیصلہ کن یلغار کی صورت میں یہ تبدیلیاں ظاہر ہوئیں اور اب تک ہوتی جارہی ہیں اس یلغار کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ اس کی بدولت ہمیں قومی معشیت کی اشتراکی تعمیر کے خاص خاص میدانوں میں سردست بے شمار اور قطعاً کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں» ۔*

---

* ی، و، استالین ۔ مجموعہ تصانیف ۔ روسی ایڈیشن جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۸۔

محنت کی پیداواری صلاحیت میں قطعی طور پر تبدیلی پیدا کر دینے میں پارٹی کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ ملک کو اشتراکی بنیادوں پر صنعتی بنانے کے سلسلے میں جو مسائل درپیش تھے، ان میں سب سے مشکل مسئلہ بڑی جد تک حل کر لیا گیا تھا یعنی ہماری صنعت کی ترقی کے لئے مالی وسائل کا مسئلہ۔ بالشویک پارٹی ہماری زراعت اور کسان طبقہ کی ترقی میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا کرنے میں کامیاب ہوئی۔ پنچائتی کھیتوں کی تحریک میں بڑی تیزی سے ترقی ہونے لگی۔ یہاں تک کہ ترقی کی رفتار کے اعتبار سے یہ بڑے پیمانہ کی صنعت سے بھی آگے بڑھ گئی۔ اب یہ عوام کی تحریک بن رہی تھی۔

استالین نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک جگہ تحریر کیا۔ «موجودہ پنچائتی کھیت کی تحریک کا نیا اور فیصلہ کن پہلو یہ ہے کہ اب کسان پنچائتی کھیتوں میں نہ صرف جوق درجوق شریک ہو رہے ہیں جیسا کہ پہلے دیکھنے میں آتا تھا، بلکہ پورے گاؤں کے گاؤں، پرگنے کے پرگنے، ضلع کے ضلع اور بعض صورتوں میں علاقے کے علاقے تحریک کو اپنا رہے ہیں۔

اور اس کے معنی کیا ہیں؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ درمیانی کسان پنچائتی کھیت کی تحریک میں شامل ہو گیا ہے۔ اور یہی ہے وہ بنیاد جس کی وجہ سے زراعت کی ترقی میں بنیادی تبدیلی پیدا ہوئی اور جو سوویت حکومت کی سب سے بڑی کامیابی کو پیش کرتا ہے» ۔*

اس طرح استالین کی رہنمائی میں اس تاریخی عبوری کام کے لئے زمین تیار کر لی گئی کہ کولکوں یعنی امیر کسانوں پر پابندیاں عائد کرنے اور انہیں «نچوڑنے» کی پالیسی سے آگے بڑھکر انہیں بحیثیت طبقہ کے ختم کردینے کی پالیسی اختیار کی جائے اور یہ کام ٹھوس اجتماعیت کی بنیادوں پر ہو۔

یہ وہ دور تھا جبکہ صنعتیت اور اجتماعیت کی تحریکوں نے زور پکڑنا بس شروع ہی کیا تھا۔ اس دور میں یہ بہت ضروری تھا کہ ترقی اور تعمیر کے عظیم‌الشان کارنامے انجام دینے کے لئے عوامی محنت کی زیادہ سے زیادہ طاقتوں کو جمع کیا جائے۔ اس

---

* ی، و، استالین۔ مجموعہ تصانیف۔ روسی ایڈیشن جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۲۔

موقعہ پر عورت کے مرتبہ اور اس کے کام کے سوال کو اٹھاکر استالین نے روسی عوام کی شاندار خدمات انجام دیں۔ انہوں نے سوسائٹی میں عورت کے ہمہ گیر اہمیت اور بہ‌حیثیت مزدور یا کسان کے محنتی جدوجہد کی اہمیت پر روشنی ڈالی، انہوں نے اس بات کی بھی صراحت کی کہ عورت کو معاشی، پبلک اور معاشرتی زندگی میں کتنا ہی اہم پارٹ ادا کرنا ہے۔ عورت کے مسئلہ کو مناسب اہمیت اور امتیاز بخشنے کے بعد، استالین نے وہ صحیح خطوط پیش کئے کہ جن پر اس مسئلہ کو حل کیا جا سکتا تھا۔

"تاریخ میں مظلوموں کی کوئی بھی بڑی تحریک ایسی نہیں رہی ہے کہ جس میں محنت کش عورتوں نے حصہ نہ لیا ہو۔ محنت کش عورتیں جو تمام مظلوموں میں سب سے زیادہ مظلوم اور مجبور ہیں، آزادی کے عظیم قافلے سے نہ کبھی علیحدہ رہیں اور نہ وہ علیحدہ رہ سکتی تھیں۔ ہم جانتے ہیں کہ غلاموں کی آزادی کی تحریک میں سینکڑوں اور ہزاروں عورتیں شہید ہوئیں۔ زرعی غلاموں اور بے‌گاری کسانوں کی آزادی کے لئے لڑنے والوں کی صفیں سینکڑوں اور ہزاروں عورتوں سے بھری رہیں، اور

اسی لئے یہ حیرت کی بات نہیں کہ مزدور طبقہ کی انقلابی تحریک نے جو مظلوم عوام کی آزادی کی تحریکوں میں سب سے زیادہ بڑی تحریک ہے، لاکھوں اور کروڑوں عورتوں کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر لیا ہے» ـ*

کامریڈ استالین نے مزید فرمایا «محنت کش عورتیں، عورتیں جو مزدور ہیں اور کسان ہیں مزدور طبقہ کی عظیم محفوظ طاقت کہی جاسکتی ہے، ایک ایسی طاقت جو کل آبادی کے نصف بہتر حصوں پر مشتمل ہے ـ اب سوال یہ ہے کہ آیا عورتوں کی یہ محفوظ طاقت مزدور طبقہ کا ساتھہ دیگی یا اس کی مخالفت کریگی تو اس سے پرولتاری تحریک کی قسمت اور پرولتاری انقلاب اور پرولتاری حکومت کی فتح وشکست کا فیصلہ مبنی ہے، لہذا پرولتاریہ طبقہ اور اس کے ہراول دستہ کمیونسٹ پارٹی کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ عورتوں کو، یعنی مزدور عورتوں اور کسان عورتوں کو سرمایہ‌دارانہ اثرات سے نکالنے

---

*ی، و، استالین ـ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۷ ـ صفحہ ٤٨ ـ

10—1115



ی، و، استالین، بحیرہ اسود کے بحری بیڑے کے کروزر «چیروونا یوکرینا» کے عرشہ پر، ۲۵ جولائی ۱۹۲۹ء

فوٹو

کی مسلسل اور مستقل جدوجہد کی جائے، انہیں سیاسی طور پر تعلیمیافتہ بنایا جائے اور مزدور طبقے کے جھنڈے کے نیچے انہیں متحد اور منظم کیا جائے» ـ *

آگے چل کر استالین نے مزید کہا: «لیکن محنت کش عورتیں صرف ایک محفوظ طاقت ھی نہیں، وہ اس سے کچھہ زیادہ ھیں ـ اگر مزدور طبقہ صحیح روش اختیار کرے تو وہ مزدور طبقہ کی ایک «باضابطہ فوج» بن سکتی ھیں اور انہیں بنا بھی چاھئے، ایک ایسی فوج جو سرمایہ‌دار طبقہ کے خلاف سرگرمی سے کام جاری رکھیں ـ عورتوں کی محنت کی محفوظ طاقت کو مزدور اور کسان عورتوں کی ایک ایسی فوج میں عورتوں بدل دینا جو پرولتاریہ کی عظیم فوج کے شانہ بہ شانہ لڑ رھی ھو ـ یہی ھے مزدور طبقہ کا دوسرا اور فیصلہ‌کن فریضہ جو اسے انجام دینا ھے» ـ **

---

* ی ـ و ـ استالین ـ مجموعۂ تصانیف، روسی ایڈیشن، جلد ۷ صفحہ ٤٨ و ٤٩ ـ

** ایضاً صفحہ ٤٩ ـ

جہاں تک پنچائتی کھیتوں کا تعلق ہے، عورتوں کی اہمیت اور ان کے کام کے موضوع پر استالین نے «پنچائتی کھیت کے پرجوش مزدوروں کی پہلی کانگریس» میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا:۔

«ساتھیو! پنچائتی کھیتوں میں عورتوں کے شریک کار بننے کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے بہتیرے عورتوں کو ناچیز سمجھتے ہیں اور بعض ان پر ہنستے بھی ہیں۔ یہ ایک غلطی ہے ساتھیو! بہت ہی سخت غلطی۔ اس سلسلے میں اہم نکتہ صرف یہی نہیں کہ عورتیں کل آبادی کا نصف حصہ ہیں۔ ابتداً تو اہم نکتہ یہ ہے کہ پنچائتی کھیت کی تحریک ہی نے متعدد نمایاں اور قابل عورتوں کو تربیت دے کر آگے بڑھایا ہے جو اب بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اس کانگریس اور اس کے نمائندوں ہی پر ایک نظر ڈالئیے، تو آپ سمجھ لینگے کہ وہ زمانہ گزر گئے جب عورتیں پس ماندہ اور پچھڑی ہوئی مخلوق تھیں۔ اب وہ ترقی یافتہ لوگوں کی صفوں میں نظر آتی ہیں۔ پنچائتی کھیتوں میں عورتیں ایک بڑی طاقت ہیں۔ اس طاقت کو خوابیدہ رکھنا ایک بہت بڑا مجرمانہ

فعل ہوگا۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم پنچائتی کھیتوں میں عورتوں کو سامنے لائیں اور اس بڑی طاقت سے ضروری فائدہ اٹھائیں»۔*

استالین نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا «جہاں تک پنچائتی کھیتوں میں کام کرنے والی عورتوں کا تعلق ہے تو انہیں یاد رکھنا چاہئیے کہ پنچائتی کھیتوں کی اہمیت ان کے لئے بہت زیادہ ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئیے کہ صرف پنچائتی کھیتوں میں انہیں مردوں کے برابر بننے کا موقع ملےگا۔ بغیر پنچائتی کھیتوں کے اونچ نیچ اور عدم مساوات ہوگی اور پنچائتی کھیت ہوں گے تو برابر کے حقوق بھی ہونگے۔ پنچائتی کھیتوں میں کام کرنے والی ہماری رفیق عورتیں اس بات کو گرہ میں باندھ لیں۔ اور پنچائتی کھیتی کے نظام کو اپنی آنکھوں کی پتلی کی طرح عزیز رکھیں»۔**

اشتراکیت کی تعمیر کے کام میں ہمارے ملک

---

* ی۔ و۔ استالین۔ مسائل لینن‌ازم، روسی ۱۱ ویں ایڈیشن صفحات ۴۱۹۔۴۲۰۔

** ایضاً صفحہ ۴۲۰۔

کی عام آبادی کی شرکت، جس میں سابقہ پچھڑی ہوئی قوموں کے عوام بھی شامل تھے، سرمایہ‌دار نظریہ پر سوویت نظریہ کی ایک غیرمعمولی فتح تھی۔ کیونکہ سرمایہ‌دار نظریہ ہردم یہ احمقانہ تعلیم دیتا ہے کہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں عوام آزادانہ تخلیقی جدوجہد کے قابل نہیں ہوتے، اس کے برعکس سوویت نظریہ عام انسانوں ہی کو تاریخ کا حقیقی خالق کی حیثیت سے جانتا ہے۔ استالین نے اس «نظریہ» کے رجعت‌پسندانہ مفہوم کی قلعی کھولی کہ لٹنے والے، لوٹنے والوں کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ استالین کے الفاظ ہیں۔ «اکتوبر کے انقلاب کا ایک اہم نتیجہ یہ بھی ہے کہ اس نے اس جھوٹے نظریہ کی دھجیاں بکھیرکر رکھدی ہیں» ۔*

اس طرح استالین نے اس فرضی قصہ کے فریب کا پردہ بھی چاک کردیا کہ قومیں اعلی اور ادنی اور اونچی نیچی نسلوں میں تقسیم ہیں۔

---

*. ی۔و۔ استالین۔ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن، جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۲۔

«پہلے یہ ایک «تسلیم‌شدہ» خیال تھا کہ دنیا جب سے قائم ہوئی ہے، ادنی اور اعلی، اور سیاہ اور سفید نسلوں میں بنٹی ہوئی ہے۔ ان میں سے ادنی اور سیاہ نسلیں مہذب بننے کے قابل نہیں اور بنائی ہی اس لئے گئی ہیں کہ ان کا استحصال کیا جائے۔ اس کے برعکس اعلی اور سفید نسلیں تہذیب کے سرچشمے ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اول الذکر کو لوٹتے رہیں»۔

«اس مفروضہ کا جھوٹ اب بے نقاب ہوچکا ہے اور اسے حرف غلط کی طرح مٹایا جا چکا ہے۔ اس مفروضہ کی موت اکتوبر انقلاب کا ایک اہم نتیجہ ہے، اکتوبر کے انقلاب نے عملاً یہ دکھادیا کہ وہ نجات یافتہ غیر یوروپی قومیں جنہوں نے سوویت طرز زندگی اختیار کیا ہے حقیقتاً ایک ترقی پسند تہذیب اور ترقی پسند تمدن کی تعمیر میں یوروپی قوموں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں»۔ *

---

* ی۔ و۔ استالین۔ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۱۰ صفحہ ۲٤۳، ۲٤٤۔

★

۹

۲۷ دسمبر ۱۹۲۹ء کو استالین نے زرعی مارکسیوں کی کانفرنس میں تقریر کی۔ انہوں نے قومی معاشیات کے مختلف شعبوں میں «توازن» کے بورژوا نظریہ کی اصلیت کو ظاہر کیا اور اشتراکی تعمیر میں «خودکاری» اور چھوٹے پیمانے پر کھیتی باڑی کے «استحکام» کے غلط اور غیر مارکسی نظریوں کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکا ۔ ان سرمایہ‌دارانہ غیر مارکسی اور دائیں بازو کے رحجانات رکھنے والے نظاریوں کو ٹھکانے سے لگانے کے بعد، انہوں نے معشیت کی ایک اشتراکی شکل کی حیثیت سے پنچائتی کھیتی باڑی کی نوعیت کا گہرا تجزیہ پیش کرنا شروع کیا اور اس ضرورت پر زور دیا کہ موجودہ عبوری دور سے آگے بڑھکر ہمیں جلد سے جلد زراعت میں ٹھوس اجتماعیت کو اپنانا ہے اور اس کی بنیاد پر کولکوں یعنی امیر کسانوں کو بہ حیثیت طبقہ کے ختم کرنا ہے ۔

گیارھویں پارٹی کانگریس میں لینن نے روسی سرمایہ‌داری کے خلاف جو چھوٹے پیمانے پر کسانوں کی کھیتی باڑی میں سے وجود میں آتی ھے ایک آخری اور فیصلہ‌کن لڑائی لڑنے کا تذکرہ کیا تھا۔ لیکن اس وقت یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ لڑائی کب شروع ھوگی۔ لیکن اب کامریڈ استالین نے اپنی فظانت اور بصیرت سے کام لیکر علمی طور پر یہ ثابت کیا کہ گھریلو سرمایہ‌داری کے خلاف آخری اور فیصلہ‌کن جنگ لڑنے کا وقت آگیا ھے۔ جدلیات کے بڑے ماھر ھونے کی حیثیت سے انھوں نے بتایا کہ کولکوں کو طبقہ کی حیثیت سے مٹا دینے کولکوں پر پابندیاں عائد کرنے اور انھیں «نچوڑنے» کے سابقہ پالیسی کا تسلسل نہیں ھے، بلکہ یہ پارٹی کی پالیسی میں ایک انقلابی تبدیلی کا مظاھر ھے۔

سولھویں پارٹی کانگریس کی ایک تجویز میں بتایا گیا تھا کہ «اگر دیہاتوں میں بڑی بڑی جاگیروں اور زمینداریوں کی ضبطی کو اکتوبر انقلاب کا پہلا قدم قرار دیا جا سکتا ھے تو پنچائتی کھیتی کے نظام کا اپنانا دوسرا قدم ھے بلکہ زیادہ فیصلہ‌کن قدم ھے

اور جو سوویت یونین میں اشتراکی سوسائٹی کے قیام کے عمل میں اہم بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے"۔ *

سوویت کسانوں نے کھیتی باڑی کی اشتراکی ہیئت کو اختیار کرلیا کیونکہ معاشی ضرورت کا تقاضا تھا کہ کاشتکاری کے فرسودہ طریقوں کو چھوڑ کر بڑے پیمانہ کی امداد باہمی کی اجتماعی اور مشینی زراعت کو اختیار کیا جائے۔ پچھلے کئی سالوں سے بالشویک پارٹی اور سوویت ریاست ملک کے دیہاتوں میں نئی پیداواری طاقتوں کی نشوونما کر رہے تھے۔ انہوں نے کاشتکاری کے جدید آلات، ٹریکٹروں فصلیں کاٹنے اور بونے والی مشینوں کا استعمال شروع کرا دیا تھا، اشتراکی کھیتی باڑی کے لئے ہنرمند مزدوروں کو تربیت دی جا رہی تھی، اس طرح لاکھوں اور کروڑوں انسان جدید تکنیک سے لیس ہو رہے تھے۔

۱۷ جون ۱۹۳۰ء کو جب استالین گراڈ میں

---

* سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ، مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاسوں، کانفرنسوں اور کانگریسوں کے فیصلے اور تجاویز، حصۂ دوئم، چوتھا روسی ایڈیشن ۱۹۴۱ صفحہ ٤٢٨۔

ٹریکٹر ساز کارخانے کا افتتاح ہؤا تو کامریڈ استالین نے کارخانے کے مزدوروں کے نام مبارکباد کا ایک تاریخی پیغام بھیجا۔ اس میں انہوں نے تحریر کیا تھا:

«سوویت روس کے اس پہلے عظیم ٹریکٹر ساز «ریڈ بینر ٹریکٹر پلانٹ» کے افتتاح کے موقعہ پر کارخانے کے مزدوروں اور افسروں کو مبارکبادیاں اور تہنیتیں قبول ہوں۔ وہ پچاس ہزار ٹریکٹر جو آپ ہر سال اپنے ملک کے لئے تیار کرینگے پچاس ہزار توپ کے گولے ہونگے جو پرانی سرمایہ‌دار دنیا کے کاہ اڑا دینگے اور ہمارے دیہاتوں میں اشتراکی نظام کی تعمیر کے لئے راستہ صاف کر دینگے۔

آپ کے پروگرام کی تکمیل کے لئے میری دلی تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں»۔ *

دیہات کی نومولود پیداواری طاقتوں نے لازمی طور پر انسانوں کے درمیان نئے اشتراکی رشتوں کو استوار کیا۔

---

* ی۔ و۔ استالین۔ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن، جلد ۱۲، صفحہ ۲۳٤۔

اشتراکیت کے مارکسی لیننی نظریہ کی ہر پہلو سے تشریح کرتے ہوئے، کامریڈ استالین نے بتایا کہ اجتماعی کھیتی باڑی کو اپنانے کے عبوری دور میں صرف اتنا ہی نہیں ہوگا کہ پنچائتی کھیتوں میں کسان سیدھے سادے پرامن طریقے سے شریک ہو جائیں، بلکہ اس میں یہ ضروری ہوگا کہ کسان جنتا کولکوں اور امیر کسانوں کے خلاف جدوجہد کرے ۔ ایک کھلے ہوئے معرکہ میں کسانونکی آنکھوں کے سامنے کولکوں کو شکست دینا ہوگا، تاکہ کسان خود دیکھ سکیں کہ سرمایہ‌دار عناصر کتنے کمزور اور ہیچ تھے ۔ اسی لئے ٹھوس زرعی اجتماعیت کے قیام کو بحیثیت طبقہ کے کولکوں کے مکمل خاتمہ کی جدو جہد سے منسلک کر دیا گیا ۔

کامریڈ استالین کی ایما پر پارٹی کی پالیسی میں اس تبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی کہ کولکوں کے استحصالی رحجانات پر محض پابندیاں ہی کافی نہیں ۔ اب وقت آگیا ہے کہ انہیں بحیثیت طبقہ ہی کے ختم کر دیا جائے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مرکزی کمیٹی نے ۵ جنوری ۱۹۳۰ء کو ایک تجویز منظور کی ۔ تجویز کا موضوع تھا، «زرعی اجتماعیت کی رفتار

اور پنچائتی کھیتوں کی ترقی میں مدد دینے کے لئے ریاستی تدابیر»۔

کھیتی باڑی کو پنچائتی بنانے کی پارٹی پالیسی میں روڑے اٹکانے اور انتشار پھیلانے کے لئے دشمنوں نے جہاں تک ہوسکے کوشش کی۔ مخالفوں میں صرف دائیں بازو کے سمجھوتہ باز شامل نہیں تھے جو کھلے بندوں زرعی اجتماعیت کی پالیسی پر حملے کرتے تھے، بلکہ «بائیں بازو» کے مہم پسند بھی تھے جو پارٹی لائن کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے تھے پارٹی کی مقررشدہ زرعی اجتماعیت کی رفتاروں اور پنچائتی کھیتی کو رضاکارانہ طور پر اختیار کرنے کے لینن‍ی اور استالینی اصول کی مخالفت کرتے تھے، کسان انجمنوں سے رجوع کرنے کی بجائے، براہ راست کمیون تک پہونچ جاتے تھے، اور جبراً کسانوں کے رہائشی مکانوں، ان کے چھوٹے موٹے مویشیوں اور مرغوں وغیرہ کی قسم کی دوسری پالو چڑیوں کو مشترکہ ملکیت قرار دیتے تھے۔

اندرونی اور بیرونی دشمن، جنگی مداخلت کرنے والے اور ان کے ایجنٹ یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ یہ «بائیں بازو» والی حرکتیں اور دوسری اشتعال انگیز

ترکیبیں کسانوں کو سوویت حکومت کے خلاف بھڑکا دینگی ۔ سامراجی طاقتوں کے جنرل اسٹاف تاریخ کے تعین میں مصروف تھے تاکہ ایك بار پھر مداخلت کی کوشش کی جائے لیکن پارٹی کے رهنما یعنی کامریڈ استالین نے وقت سے پہلے هی خطرے کو محسوس کرلیا ۔

مرکزی کمیٹی کے فیصلہ پر ۲ مارچ ۱۹۳۰ء کو استالین نے اپنا مشہور مضمون بعنوان «کامیابی کے نشہ سے سرگران» شائع کیا جس میں انہوں نے پارٹی پالیسی کے «بائیں بازو» والے انحرافات کی سخت مذمت کی جو پنچائتی کھیتوں کی تحریك کو دبانے کی دھمکی دے رهے تھے ۔ اس مضمون میں اس اصول پر بہت سختی سے زور دیا گیا کہ پنچائتی کھیتوں کی تشکیل کسانوں کی رضامندی سے کی جائے، اور زرعی اجتماعیت کی رفتار اور اسے مقبول بنانے کے طریقوں کے سلسلے میں سوویت روس کے مختلف اضلاع کے مختلف حالات کی رعایت ملحوظ رکھی جائے ۔ کامریڈ استالین نے اس پر بھی زور دیا کہ پنچائتی کھیت کی تحریك کی بنیادی تنظیمی شکل زرعی مزدوروں کی انجمن هے... کامریڈ استالین کا یہ مضمون

سیاسی اعتبار سے بڑا اھمیت دار تھا۔ اس نے پارٹی تنظیموں کو اپنی غلطیاں درست کرنے میں بڑی مدد دی اور سوویت اقتدار کے دشمنوں پر ایک کاری ضرب رسید کی جو پارٹی پالیسی کے ان انحرافات سے فائدہ اٹھانے کی امید لئے بیٹھے تھے اور کسانوں کو سوویت ریاست کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کر رھے تھے۔*

«بائیں بازو» کے انحرافات کے کلہ اڑا دینے اور دوسری طرف فوجی مداخلت کا خواب دیکھنے والوں کے خیالی قلعوں کو مسمار کرنے کے بعد، کامریڈ استالین نے عوام کے استاد ہونے کی حیثیت سے، پارٹی اور غیر پارٹی کارکنوں کو سمجھایا کہ لیڈرشپ اور قیادت کے فن کی خصوصیات کیا ھیں۔ انہوں نے تحریر کیا:

«رھنمائی کا فن ایک بڑا سنجیدہ مسئلہ ھے۔ ایک اچھے رھنما کے لئے ضروری ھے کہ وہ تحریک سے پچھڑے نہیں، کیونکہ اگر وہ پچھڑا تو عوام سے اس کا تعلق ختم ھو جائیگا۔ لیکن دوسری طرف اسے

---

* سوویت یونین کی کمیونسٹ (بالشویک) پارٹی کی تاریخ۔ مختصر نصاب روسی ایڈیشن صفحہ ۲۹۵۔

عوام سے آگے آگے بھاگنا بھی نہیں چاھئیے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی وہ عوام سے اپنا تعلق کھو بیٹھےگا اور ان سے کٹ کر رہ جائیگا ـ وہ آدمی جو ایک تحریک کی رہنمائی کرنا چاھتا ھے اور ساتھہ ھی عوام سے ربط بھی قائم رکھنا چاھتا ھے، اسے چاھئیے کہ وہ دو قسم کے لوگوں کے خلاف مورچہ بنائے ایک ان لوگوں کے خلاف جو تحریک سے پیچھے رہ جاتے ھیں، اور دوسرے وہ جو تحریک کے آگے آگے بدحواس ھوکر بھاگتے ھیں» ـ *

۳ اپریل ۱۹۳۰ء کو استالین نے ایک اور مضمون بعنوان «پنچائتی کھیتوں میں کام کرنے والے ساتھیوں کو جواب» شائع کیا جس میں پنچائتی کھیتوں میں کام کرنے والے لاکھوں انسانوں سے خطاب کیا گیا تھا ـ اس مضمون میں انہوں نے بڑی وضاحت سے کسان مسئلہ سے متعلق غلطیوں کی اصل جڑ سے بحث کی تھی اور اس کا انکشاف کیا تھا کہ پنچائتی کھیت کی تحریک کے سلسلہ میں کون سی بڑی بڑی

* ی ـ و ـ استالین ـ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن، جلد ۱۲، صفحہ ۱۹۹ ـ

غلطیاں سرزد ہوئی ہیں، ساتھ ہی انہوں نے اپنے ناقابل شکست استدلال سے طبقاتی جنگ کے محاذ پر حملہ آور ہونے کے ضروری قوانین کی بھی تشریح کی تھی۔ انہوں نے فوجی اصطلاحات میں سمجھایا کہ جب تک مقبوضہ اڈوں پر مضبوطی سے قدم جما نہ لئے جائیں اپنی فوجوں کو مجتمع نہ کر لیا جائے، محاذ پر مزید محفوظ دستے نہ بھیجے جائیں اور عقبی تنظیموں کو متحرک نہ کیا جائے، اس وقت تک کسی محاذ پر حملہ کرنا ناممکن ہے۔ موقع پرست لوگ ہمارے حملہ کی طبقاتی نوعیت کو نہیں سمجھے، یعنی یہ کہ یہ حملہ کس طبقہ کے خلاف کیا جا رہا ہے اور کس طبقہ کے ساتھ مل کر کیا جا رہا ہے؟ استالین نے تحریر کیا کہ ہر قسم کے حملوں کی ضرورت نہیں بلکہ ہمارا یہ حملہ درمیانے کسانوں کے تعاون کے ساتھ کولکوں کے خلاف ہے۔

استالین کی رہنمائی کا ہزار شکر، کہ اس کے طفیل غلط بیانیوں اور کجروئیوں کا خاتمہ کر دیا گیا اور پنچائتی کھیت کی تحریک میں مزید پرزور اقدام کے لئے مضبوط بنیادیں استوار ہو گئیں۔ کامریڈ استالین کی سرکردگی میں پارٹی نے اقتدار حاصل کرنے کے

بعد سب سے پیچیدہ اور مشکل مسئلہ کو حل کیا یعنی اشتراکی انقلاب کا مسئلہ چھوٹے موٹے کسانوں کے کھیتوں کو اشتراکی خطوط پر منظم کرنے اور کولکوں کو ختم کردینے کا مسئلہ جو لوٹ کھسوٹ کرنے والے طبقوں میں بہت ہی بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

«یہ ایک بڑا گہرا انقلاب تھا، جس میں سوسائٹی نے بہ ایک جست اپنی پرانی کیفیتی حالت کو توڑ کر کے ایک نئی کیفیتی حالت اختیار کرلی تھی۔ اپنے نتائج کے لحاظ سے یہ انقلاب بوی اکتوبر ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے ہم پلہ تھا۔

«اس انقلاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی تکمیل ریاست کی پہل پر «اوپر» سے ہوئی تھی۔ لیکن «نیچے» سے ان لاکھوں اور کروڑوں کسانوں نے اس کا براہ راست ساتھ دیا تھا جو کولکوں کی غلامی کے جوئے کو اتار پھینکنے اور پنچائتی کھیتوں میں آزادانہ زندگی بسر کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے تھے»۔ *

---

* سوویت یونین کی کمیونسٹ (بالشویک) پارٹی کی تاریخ ۔ مختصر نصاب ۔ ماسکو ۔ روسی ایڈیشن صفحات ۲۹۱ اور ۲۹۲۔

11—1115



ی، و، استالین اور گورکئی

فوٹو

چھوٹے پیمانہ کی کاشت کاری سے گزر کر بڑے پیمانہ کی مشترکہ اجتماعی کاشت کاری کو اختیار کرنے کے متعلق لینن کے اقوال کی روشنی میں اور ان کے امداد باھمی کے منصوبہ کو سامنے رکھتے ھوئے، استالین نے کھیتی کو اجتماعی بنانے کے نظریہ کا اچھی طرح جائزہ لیا اور اسے حقیقت میں بدلنے کی عملی تدبیریں بھی سجھائیں۔ اس سلسلہ میں انھوں نے مندرجۂ ذیل نئی باتیں پیش کیں:

(۱) انھوں نے بڑی وضاحت سے بتایا کہ پنچائتی کھیتی، دیہی اشتراکی معشیت کی ایك شکل ھے،

(۲) انھوں نے سمجھایا کہ پنچائتی کھیتی کے ارتقاء میں فی الوقت مزدوروں کی زرعی انجمن کو کلیدی حیثیت حاصل ھے، کیونکہ یہی وہ تنظیمی شکل ھے جو کسانوں کے لئے سب سے معقول اور قابل فہم ھے، جس کے ذریعہ پنچائتی کسانوں کے ذاتی مفاد کو ان کے اجتماعی مفاد سے ملا دینا یعنی ان کے ذاتی مفاد اور عوامی مفاد میں ھم آھنگی پیدا کر دینا ممکن ھو سکتا ھے۔

(۳) انھوں نے بتایا کہ کولکوں پر پابندیاں عائد کرنے اور ان کو معاشی طور پر «نچوڑنے» کی پالیسی

کو اب بدل دینا چاهئے اور اس کی بجائے ٹھوس زرعی اجتماعیت کی بنیاد پر کولکوں کو به حیثیت طبقه کے ختم کر دینے کی پالیسی کو اختیار کرنا چاهئے۔

(٤) انهوں نے انکشاف کیا که زراعت کی نئی اشتراکی تنظیم میں مشینوں اور ٹریکٹروں کے اسٹیشنوں کی بڑی اهمیت هے۔کیونکه یه امدادی مراکز کی حیثیت سے کام کرتے هیں اور ان کے ذریعه اشتراکی ریاست زراعت اور کسانوں کو امداد واعانت بهم پهنچاتی هے۔

فروری ۱۹۳۰ء میں مختلف تنظیموں کے اصرار پر اور مزدوروں، کسانوں اور سرخ فوج کے سپاهیوں کے جلسوں میں منظورشده متعدد تجاویز اور درخواستوں کے نتیجه میں سوویت یونین کی مرکزی مجلس عامله نے استالین کو «لال جهنڈے» کا دوسرا تمغه بخشا جو اشتراکیت کی تعمیر کے سلسله میں ان کی ممتاز خدمات کا صله تها۔

۲٦ جون سے ۱۳ جولائی ۱۹۳۰ء تك سولهویں پارٹی کانگریس کی بیٹھك رهی۔یه کانگریس تاریخ میں اس لحاظ سے مشهور هے که اس کی کارروائیوں

کے نتیجہ میں ملکی معشیت کے سارے محاذ پر اشتراکیت کا زبردست حملہ شروع ہؤا۔ اپنی رپورٹ میں استالین نے سرمایہ‌دار عناصر کے خلاف سارے محاذ پر اشتراکیت کے اس رواں دواں حملہ کی اہمیت کی تشریح کی اور بتایا کہ سوویت یونین اشتراکیت کے عہد میں داخل ہو چکا ہے۔

کانگریس کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کامیابیوں کا تذکرہ کیا جو ملک کو صنعتی اور زراعت کو پنچائتی بنانے کے کام میں حاصل ہوئی تھیں اور پھر ان نئے کاموں کا ایک خاکہ پیش کیا جن کو ترقی کے نئے عہد میں ہمیں انجام دینا تھا، انہوں نے سمجھایا کہ ایک طرف اگر ہم نے ترقی کی رفتار میں ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ملکوں کو شکست دیدی ہے تو دوسری طرف صنعتی پیداوار کی سطح کے لحاظ سے ہم ان سے اب بھی بہت پیچھے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ ہم ترقی کی رفتار کو اور تیز کریں تاکہ پیداوار کی سطح کے لحاظ سے بھی ہم ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ملکوں سے آگے نکل جائیں۔ کامریڈ استالین نے آگے چل کر پھر اس کی وضاحت شروع کی کہ پہلے پانچ سالہ منصوبہ کو چار

سال میں مکمل کرنے کے لئے پارٹی کو کیا کرنا چاھئے۔

کانگریس نے جن عظیم کاموں کو سامنے رکھا تھا، سارے ملک کے محنت کش عوام ان کی تکمیل میں تن دھی سے مصروف ھوگئے، صحت مند اشتراکی مقابلہ اور برق رفتار (شاك ورك) کام کو بڑے پیمانہ پر خوب فروغ حاصل ھؤا۔ سولھویں کانگریس کے آغاز کے وقت اشتراکی مقابلہ کی تحریك میں کم سے کم بیس لاکھه مزدور حصه لے رھے تھے اور کوئی دس لاکھه سے زیادہ مزدور برق رفتار کام کرنے والے بریگیڈوں سے متعلق تھے۔

کامریڈ استالین نے سولھویں کانگریس سے خطاب کرتے ھوئے کہا:۔ «اس مقابلہ کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت وہ بنیادی انقلاب ھے جو محنت کے بارے میں انسانوں کے خیالات میں پیدا ھوتا ھے، کیونکه اس کے نتیجه میں محنت ایك ذلت انگیز تکلیفدہ بوجھه نہیں رھتی، جیسا کہ پہلے خیال کیا جاتا تھا، بلکه یه محنت کو ایك ایسی چیز میں بدل دیتا ھے جو عزت، بڑائی، حوصله مندی اور شجاعت سے بھر پور ھوتی ھے۔ سرمایه‌دار ملکوں میں اس قسم کی کوئی

جنس دستیاب نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ ان ملکوں میں دستیاب ہو سکتی ہے» ـ*

پہلے پنجسالہ منصوبہ کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کہ نئی اور جدید ترین تکنیک کی بنیادوں پر قومی معشیت کے ہر شعبہ کی ازسرنو تعمیر کی جائے ـ تکنیک اب فیصلہ کن اہمیت اختیار کرتی چلی جا رہی تھی ـ اس سلسلہ میں پارٹی کے لیڈر نے ٤ فروری ١٩٣١ ء کو اشتراکی صنعت کے کارکنوں کی پہلی کل یونین کانفرنس میں کارکنوں کی مجلس عاملہ کے فرائض کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ایک نیا نعرہ دیا «بالشویکوں کو لازمی طور پر تکنیک کا ماہر بننا چاہئے ـ نئی تعمیر کے دور میں تکنیک ہی ہر چیز کا فیصلہ کرتی ہے» ـ

اس دور میں جب کہ پارٹی اشتراکیت کی تعمیر کے گران بار کام میں مشغول تھی ـ یہ چیز بڑی لازمی بنتی گئی کہ پارٹی کے ممبروں اور امیدوار ممبروں کو مارکسزم اور لینن ازم کی تعلیمات سے مسلح کیا جائے، بالشویک پارٹی کے تاریخی تجربات کا مطالعہ

---

* ی. و. استالین ـ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ١٢، صفحہ ٣١٥ ـ

کیا جائے اور پارٹی کی تاریخ کو جھٹلانے اور مسخ کرنے والوں کے خلاف سختی سے جنگ کی جائے۔

نومبر ۱۹۳۱ء میں استالین نے «پرولیتارسکایا ریوولیوتسیا» میگزین کے نام اپنا مشہور خط شائع کیا۔ پارٹی کے نظری اتحاد اور یگانگت کے استحکام میں اس خط نے بڑا کام کیا ہے۔ اس خط میں استالین نے بالشویزم کی تاریخ کو بگاڑنے والے ٹراٹسکی کے پیروؤں کی سخت مذمت کی اور واضع کیا کہ لینن ازم کا فلسفہ ہر نوع کے موقعہ پرستوں کے خلاف مسلسل جدوجہد کے دوران میں پیدا ہوا، بڑھا اور مستحکم ہوا ہے، اور یہ کہ بالشویکوں ہی کی تنہا وہ تنظیم تھی جس نے موقع پرستوں اور مرکزیوں کو شکست فاش دی اور انہیں اپنی صفوں سے نکال باہر کیا۔ انہوں نے پر زور طریقہ پر بتایا کہ ٹراٹسکی ازم، انقلاب دشمن سرمایہ‌دار طبقہ کا ہراول دستہ ہے۔ اور ایک ایسی طاقت ہے جو کمیونزم، سوویت نظام اور سوویت یونین میں اشتراکی تعمیر کے خلاف برسر پیکار ہے۔

پہلا پنجسالہ منصوبہ ۱۹۳۳ء کے شروع میں اپنے معینہ وقت سے پہلے ہی مکمل ہو گیا۔ پارٹی کی

مرکزی کمیٹی اور پارٹی مرکزی کنٹرول کمیشن کے ایک کلی اجلاس میں جو جنوری ۱۹۳۳ ء میں منعقد ہؤا، استالین نے «پہلے پنجسالہ منصوبہ کے نتائج» پر اپنی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک زرعی سے صنعتی بن چکا ہے، وہ ملک جو پہلے چھوٹے موٹے کسانوں کا ملک کہلاتا تھا اب ترقی یافتہ، اشتراکی زراعت کا ملک ہے اور یہ زراعت دنیا میں سب سے بڑے پیمانے پر انجام دی جاتی ہے۔ پیداوار کے نظام میں لوٹ کھسوٹ کرنے والے طبقوں کو ان کی جگہوں سے ہٹا دیا گیا۔ ان کے بچے کھچے عناصر سارے ملک میں پھیل گئے ہیں اور چوری چھپے سوویت حکومت کے خلاف گڑبڑ کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اپنی نگرانی میں شدت پیدا کی جائے، اشتراکی ملکیت کے تحفظ کے لئے جو سوویت نظام کی اساس ہے سختی سے جنگ کی جائے اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو زیادہ سے مضبوط کیا جائے۔

مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے مجموعی اجلاس میں «دیہی اضلاع میں کام» پر کامریڈ استالین نے ایک دوسری تقریر کی، جس میں انہوں نے دیہات میں پارٹی کے کام کی کمیوں کا

جائزہ لیا اور پنچائتی کھیت کے مزید استحکام کے لئے نئی تدابیر کا ایك تفصیلی خاکہ پیش کیا۔

اب پارٹی ایك نئے کام سے دوچار تھی۔ اصل جدوجہد یہ تھی کہ پنچائتی کھیتوں کو مستحکم کیا جائے، کھیتوں میں کام کی تنظیم صحیح خطوط پر کی جائے، انہیں صحیح معنوں میں بالشویك پنچائتی کھیت بنایا جائے اور مخالف کولك اور توڑپھوڑ کرنے والے عناصر سے انہیں پاك کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے کامریڈ استالین نے تجویز کیا کہ مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں اور ریاستی کھیتوں میں سیاسی شعبے قائم کئے جائیں۔ دو سال کی مختصر سی مدت (۱۹۳۳–۳٤) ھی میں مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں سے متعلق ان سیاسی شعبوں نے بڑا کام کیا اور پنچائتی کھیتوں کے استحکام میں بڑی مدد دی۔

۱۹ فروری ۱۹۳۳ ء کو پنچائتی کھیتوں کے برق رفتار مزدوروں کی پہلی کل یونین کانگریس میں استالین نے نیا نعرہ دیا «پنچائتی کھیتوں کو بالشویك اور پنچائتی کسانوں کو خوشحال بناؤ» ساتھ ھی یہ بھی بتایا کہ اس نعرہ کو کیونکر عملی جامہ پہنایا جا سکتا ھے۔

کامریڈ استالین نے فرمایا «پنچائتی کسانوں کو خوش حال بننے کے لئے صرف ایك چیز کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ پوری نیك نیتی کے ساتھہ پنچائتی کھیتوں میں کام کریں ٹریکٹروں اور مشینوں کو مہارت کے ساتھہ استعمال کریں، باربرداری کے جانوروں کا استعمال مستعدی کے ساتھہ کیا جائے، زمین کی کاشت میں دل لگایا جائے اور پنچائتی کھیتی کی املاك کی پوری حفاظت کی جائے» ۔*

استالین کی تقریر نے پنچائتی کھیتوں کے ہزاروں لاکھوں کسانوں کے دل میں گہرا اثر ڈال دیا اور یہ تقریر پنچائتی کھیتوں میں کام کے لئے عملی طور پر پروگرام بن گئی ۔

اشتراکی تعمیر کے تجربات کا جائزہ لیتے ہوئے کامریڈ استالین نے سوویت تجارت کے سوال کو اٹھایا اور بتایا کہ یہ اشتراکی نظام میں محنت کی پیداوار کی تقسیم اور تبادلہ کی ایك شکل ہے ۔ انہوں نے کہا:

«سوویت تجارت ایك ایسی تجارت ہے جس میں

---

* ی. و. استالین ۔ لینن ازم کے مسائل ۔ گیارھویں ایڈیشن صفحہ ٤١٨ ۔

منافع خور سرمایہ‌دار کا وجود نہیں، خواہ وہ بڑے منافع خور سرمایہ‌دار ہوں یا چھوٹے یہ ایک خاص شکل کی تجارت ہے جس کی مثال تاریخ میں اس سے پہلے کہیں نہیں ملتی، جو صرف ہم سے مخصوص ہے اور جسے ہم بالشویک ہی اشتراکی ارتقاء کے حالات میں انجام دیتے ہیں» ـ *

اس سلسلہ میں انہوں نے ایک دوسرے موقع پر کہا «اگر ہمارے ملک کی معاشی زندگی میں تیز رفتار ترقی مقصود ہے، اگر پیداوار میں مزید اضافہ کے لئے ملک کی صنعت اور زراعت کو اور زیادہ متحرک کرنا ہے، تو ایک اور شرط ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ملک کے شہر اور دیہات کے درمیان، مختلف اضلاع اور علاقوں کے درمیان اور قومی معشیت کی مختلف شاخوں کے درمیان بھر پور تجارت کے رشتہ کو استوار کیا جائے» ـ **

---

* ی. و. استالین ـ لینن ازم کے مسائل، گیارھویں ایڈیشن صفحہ ۳۹۰ـ

** ایضاً ـ صفحہ ٤٦١ـ

انہوں نے سختی سے ان لوگوں پر تنقید کی جو سوویت تجارت کی قدر و قیمت کو کم کر کے دیکھتے یا اسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا کرتے تھے ـ انہوں نے کہا: «ہمارے کمیونسٹوں میں کچھ لوگ اب بھی ایسے موجود ہیں، جو تجارت کے نام پر عموماً اور سوویت تجارت کے نام پر خصوصاً ناک بھوں چڑھانے لگتے ہیں اور بڑی حقارت سے اس کا تذکرہ کرتے ہیں ـ یہ کمیونسٹ اگر ایسا کہا جا سکتا، سوویت تجارت کو دوسرے درجہ کی غیراہم اور ناقابل توجہ چیز تصور کرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ لوگ جو بیوپار میں مشغول ہیں ـ بےکار اور مردود ہیں... یہ لوگ اتنا نہیں جانتے کہ سوویت تجارت ہمارا اپنا بالشویک کام ہے اور جو لوگ تجارت کے کام میں مشغول ہیں (ان میں وہ بھی شامل ہیں جو گلے پر پیسے وصول کرتے ہیں لیکن اپنا فرض دیانت داری سے انجام دیتے ہیں) وہ ہمارا اپنا انقلابی اور بالشویک کام انجام دے رہے ہیں» ـ *

---

* ی. و. استالین ـ لینن ازم کے مسائل، گیارھویں ایڈیشن صفحہ ٤٦٢ ـ

تجارت کے موضوع پر کامریڈ استالین کے ان الفاظ نے ملك میں اشیاء کے تبادلہ کے پھیلاؤ اور سوویت تجارت کے استحکام میں بڑا اهم حصه ادا کیا۔

هونے والی سترهویں کانگریس کے موقع پر لینن گراڈ میں سوویت یونین کی کمیونسٹ (بالشویك) پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے هوئے کامریڈ س، م، کیروف نے مزدور طبقه کی اشتراکی فتوحات کے عظیم منتظم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا، کامریڈ کیروف خود بهی انقلاب کے پر جوش وکیل تهے اور ایك ایسے انسان تهے جسے پارٹی بهت عزیز رکهتی تهی، کامریڈ کیروف نے مندرجهٔ ذیل الفاظ میں اپنی عقیدت کا نذرانه پیش کیا:۔

«رفیقو! جب کوئی آدمی پارٹی کی خدمات اور اس کی کامیابیوں کا ذکر کرتا هے تو اس عظیم سر براه کار کا ذکر کئے بغیر نهیں ره سکتا جس کے طفیل میں همیں یه عظیم الشان فتوحات حاصل هوئی هیں۔ میرا مطلب کامریڈ استالین سے هے۔

مجهے یه کهنے کی اجازت دیجئے که کامریڈ استالین اس مقدس کام کے صحیح معنوں میں مکمل، منجهے هوئے اور پخته کار جاری رکهنے والے هیں

جسے ہماری پارٹی کے عظیم بانی نے ہمارے سپرد کیا تھا۔ جنہیں ہم سے بچھڑے ہوئے دس سال ہو گئے۔

استالین کی شخصیت کی عظمت کا پورا پورا اندازہ لگانا آسان کام نہیں ہے۔ ان چند گزشتہ سالوں میں جن میں ہمیں لینن کے بغیر اپنے کام کو چلانا پڑا ہے، ہماری محنتی ترقی کا کوئی بڑا پہلو، کوئی نیا منصوبہ، کوئی نیا نعرہ یا رحجان جو ہماری پالیسی میں اہمیت رکھتا ہو ایسا نہیں رہا ہے جس کے مصنف کامریڈ استالین نہ ہوں، تمام بنیادی اور بڑے کام، پارٹی کو جاننا چاہئے کہ کامریڈ استالین ہی کی ہدایات، پہل اور رہنمائی میں انجام پائے ہیں۔ بین الاقوامی پالیسی کے اہم ترین مسائل پر جو فیصلے کئے گئے وہ بھی ان ہی کے مشوروں کا نتیجہ رہے ہیں۔ اور محض اہم مسائل ہی نہیں، وہ تو ان بظاہر تیسرے درجہ اور دسویں درجہ کے سوالوں سے بھی یکساں دلچسپی رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ محسوس کریں کہ یہ سوال مزدوروں کسانوں، اور ہمارے ملک کے عام محنت کش طبقہ کی زندگی پر اثر انداز ہونگے۔

مجھے کہنے دیجئے کہ ان کی یہ خصوصیت بہ حیثیت مجموعی اشتراکیت کی تعمیر و ترقی کے میدان ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہمارے کام کے تمام پہلوؤں سے اس کا تعلق ہے، مثال کے طور پر اگر ہم ملک کے بچاؤ کے سوال کو لیں، تو یہ علی الاعلان کہنا پڑیگا کہ یہ استالین ہی تھے کہ جن کے طفیل سوویت جمہوریہ کی حفاظت ہوسکی اور نتیجہ کے طور پر ہم اپنے ملک کی مذکورہ کامیابیوں کو حاصل کر سکے۔

استالین کی شخصیت، اس کا آہنی ارادہ اور اس کی تنظیمی فطانت ان تمام بڑے بڑے تاریخی موڑوں کی تشکیل و تکمیل کا ضامن رہی ہے جو اشتراکیت کی فاتحانہ تعمیر کے دوران میں ہمیں پیش آئے ہیں۔

کامریڈ استالین کے دیئے ہوئے نعروں کو لیجئے۔ «پنچائتی کھیتوں کے کسان کو خوشحال بناؤ» «پنچائتی کھیتوں کو بالشویک بناؤ» «تکنیک پر عبور حاصل کرو» وغیرہ۔ اور ان کی بیان کی ہوئی چھہ تاریخی شرطیں، اور وہ تمام چیزیں جو موجودہ دور میں اشتراکیت کی تعمیر میں چراغ ہدایت بنی ہیں۔ استالین ہی ان کا منبع اور سرچشمہ رہے ہیں۔ پہلے پنجسالہ منصوبے

کی دور کی ساری کامیابیاں بھی ان ھی کی ھدایات کا نتیجه ھیں» - *

۱۹۳٤ ء کے آغاز میں کامریڈ استالین نے سترھویں پارٹی کانگریس کی کارروائیوں کی رھنمائی کی - یه کانگریس «فاتحوں کی کانگریس» کے نام سے مشہور ھے - سوویت یونین کی کمیونسٹ (بالشویک) پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے کام پر جو رپورٹ انھوں نے پیش کی اس میں انھوں نے پارٹی کی تاریخی فتوحات اور سوویت دیس میں اشتراکیت کی کامیابیوں کا تفصیلی جائزہ لیا -

انھوں نے رپورٹ میں ملک کو صنعتی، زراعت کو مکمل طور پر پنچائتی اور کولکوں کو به حیثیت طبقے کے ختم کرنے کی فاتحانه پالیسی کا تذکرہ کیا، انھوں نے اس نظریه کی حیثیت کا تذکرہ کیا که سوشلزم ایک ملک میں قائم ھو سکتا ھے - انھوں نے بتایا که اشتراکی ترتیب و تنظیم قومی معشیت کے سارے افق

---

* س، م، کیروف، چند تقریریں اور مضامین ۱۹۱۲ سے ۱۹۳٤ روسی ایڈیشن، ماسکو ۱۹۳۹ ء صفحات ٦۰۹ اور ٦۱۰-

پر چھا گئی ہے اور دوسری اجتماعی اور معاشی تنظیم کی شکلیں تحت الثری میں جا پڑی ہیں۔ پنچائتی کاشتکاری کے نظام کو فیصلہ کن اور مکمل فتح نصیب ہوئی ہے۔

لیکن استالین نے پارٹی کو متنبہ کیا کہ پارٹی کی جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی اگرچہ دشمنوں کو ختم کر دیا گیا تھا لیکن اس کے نظریہ کے باقیماندہ اثرات اب بھی موجود تھے اور کبھی کبھی محسوس ہوتے تھے، سوویت یونین سرمایہ‌دار دنیا سے اب بھی محصور تھا، سرمایہ‌دار دنیا جو اس کوشش میں تھی کہ سرمایہ‌دارانہ نظام کی باقیات کو عوام کے ذہن میں زندہ رکھے، اور، انہیں اپنے مقصد کے لئے استعمال کر سکے۔

کامریڈ استالین نے وضاحت کی کہ سرمایہ‌داری کے بچے کھچے آثار سب سے زیادہ قومی مسئلہ کے میدان میں محکم ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ قومی مسئلہ میں کون سی کج روی سب سے زیادہ خطرناک ہے «عظیم روسی قوم پسندی» کی کج روی یا «مقامی قوم پسندی» کی کج روی؟ کامریڈ استالین نے کہا کہ «موجودہ حالات میں سب سے زیادہ خطرناک وہ

12—1115

کج روی ہے جس کے خلاف ہم لڑنا چھوڑ دیں اور اسے ریاست کے لئے ایك خطرہ بننے کے اجازت دیں»۔ *

اس لئے اس کی سخت ضرورت تھی کہ عام آدمی کے ذہن سرمایہ‌داری کے بچے کھچے اثرات سے باضابطہ پاك کئے جائیں، ان تمام نظریات پر با قاعدہ تنقید کی جائے جو لینن ازم کے خلاف ہوں، لینن ازم کی انتھك نشر و اشاعت کیجائے، پارٹی ممبروں کی نظری سطح بلند کرنے اور محنت کش عوام کے بین الاقوامی تعلیم کیلئے رات دن محنت کی جائے۔ استالین نے پارٹی کے اور زیادہ چوکس رھنے کی ضرورت پر خاص طور سے زور دیا۔ انہوں نے کہا: «ھمیں پارٹی کو سکون کی حالت میں نہیں رکھنا چاھئے، بلکہ اسے اور زیادہ چوکنا اور چاق و چوبند بنانا چاھئے۔ اسے تھپ تھپاکر سلانا نہیں چاھئے، بلکہ عمل کے لئے بیدار رکھنا چاھئے، اسے غیرمسلح نہیں بلکہ مسلح رکھنا چاھئے، اور اسے بےکار اور غیر منظیم نہیں بلکہ

* ی. و. استالتن۔لینن ازم کے مسائل، گیارھویں ایڈیشن۔ صفحہ ٤٧٤۔

منظم اور مصروف رکھنا چاهئے تاکہ دوسرے پانچ سالہ منصوبے کی تکمیل هو سکے» ـ*

استالین نے اپنی رپورٹ میں صنعت، زراعت، تجارت اور نقل و حمل کے میدان میں پارٹی کے آئندہ ٹھوس پروگرام کا خاکہ پیش کیا، انہوں نے تنظیمی تدابیر (عملہ کی تربیت، تکمیل کا محاسبہ وغیرہ) کے لئے بھی ایك لائحۂ عمل تیار کیا ـ انہوں نے کہا کہ «اب کام یہ ہے کہ تنظیمی قیادت کو سیاسی قیادت کی سطح تك بلند کیا جائے» ـ اس کے علاوہ انہوں نے کلچر، سائنس، عوامی تعلیم اور نظری جدوجہد کے میدان میں بھی آئندہ کام کی تفصیلات پیش کیں ـ

کامریڈ استالین نے اپنی اس رپورٹ میں سوویت یونین کی خارجہ پالیسی پر بھی بحث کی ـ انہوں نے کہا کہ سرمایہ‌دار دنیا میں ایك معاشی بحران چھایا ہؤا ہے اور متعدد ملکوں میں مجنونانہ جنگی تیاریاں هو رهی هیں، خاص طور سے جرمنی میں جہاں

---

* ی. و. استالین ـ لینن ازم کے مسائل، گیارهویں ایڈیشن ـ صفحہ ٤٨٤ ـ

فاشسٹ برسر اقتدار آگئے ہیں۔ ان معاشی برہمیوں اور فوجی اور سیاسی طوفان کے حلقہ میں سوویت یونین پوری ثابت قدمی کے ساتھ امن کا علمبردار رہا ہے۔ جنگ کے خطرے کے خلاف اس نے جدوجہد کی ہے اور امن کی پالیسی کو ہمیشہ اپنایا ہے۔

کامریڈ استالین کے الفاظ تھے: ہماری خارجہ پالیسی آئینہ کی طرح صاف ہے۔ اس پالیسی کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بقائے امن اور دوسرے ملکوں سے تجارتی تعلقات مضبوط رکھنے کی حامی ہے۔ سوویت یونین، کسی پر حملہ کرنا تو بڑی بات ہے، کسی کو دھمکی دینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے۔ ہم امن کے حامی ہیں اور امن کے مفاد کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم کسی کی دھمکیوں سے خوف بھی نہیں کھاتے، اور جنگ چھیڑنے والوں کو گھونسہ کا جواب گھونسہ سے دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ جو لوگ ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا خیال رکھتے ہیں وہ جی توڑ مار کھائینگے۔ انہیں ایسا سبق ملے گا کہ پھر کبھی وہ اپنے ناپاک خنزیری وجود کو سوویت دیس

کی مقدس سر زمین پر لانے کا تصور بھی نہیں کر سکینگے»۔ *

سرجی کیروف کی تجویز پر سترھویں کانگریس نے کامریڈ استالین کی رپورٹ کو، کانگریس کے فیصلہ، پارٹی کے قانون اور آنے والے دور میں پارٹی کام کے پروگرام کی حیثیت سے لفظ بہ لفظ منظور کر لیا۔ کانگریس نے قومی معشیت کی ترقی کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی بھی تصدیق کی تھی۔

---

* ی. و. استالین۔ لینن ازم کے مسائل گیارھویں ایڈیشن ۔ صفحہ ٤٣٨ ۔

★

۱۰

پارٹی کے عام مسلك کی کامیابی، ملك کی صنعت اور زراعت کی مسلسل اور تدریجی ترقی کی صورت میں ظاهر هوئی ـ صنعت کے میدان میں، دوسرے استالین پنج ساله منصوبه کو اپریل ۱۹۳۷ء تك اپنے معینه وقت سے پہلے هی پورا کر لیا گیا تھا ـ اس کی تکمیل میں چار سال اور تین ماه صرف هوئے تھے ـ صنعت اور زراعت کی نئی تعمیر کی تکمیل هو جانے سے هماری قومی معشیت، دنیا کی سب سے زیاده ترقی یافته تکنیك سے لیس هو چکی تھی ـ اب هماری صنعت میں مشینوں، مشینی اوزاروں اور پیداوار کے دوسرے مادی ذرائع کا ایك بڑا ذخیره جمع هو چکا تھا ـ هماری کھیتی باڑی کے لئے بہترین سوویت ٹریکٹر، بیج بونے اور فصل کاٹنے والی متعدد اقسام کی پیچیده مشینیں فراهم هو چکی تھیں ـ نقل و حمل کے کام میں اول درجه کی موٹر گاڑیاں، انجن، جهاز اور طیاروں کا

استعمال شروع ہو چکا تھا ـ ہماری سرخ فوجیں جدید ترین اسلحہ، توپوں ٹینکوں، طیاروں اور جنگی جہازوں سے آراستہ اور مسلح ہو چکی تھیں ـ

ہماری قومی معشیت کی اس تکنیکی اوزاربندی میں جو دیو صنعت محنت کا استعمال کیا گیا، اسے بھی کامریڈ استالین کی راست رہنمائی کا شرف حاصل تھا، مشینوں کی نئی طرزوں اور اہم تکنیکی ایجاد و اختراع میں جو کار آمد ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں ان کے مشوروں اور ہدایت کو دخل تھا اور آج بھی اس سلسلہ میں ان سے ہدایت لی جاتی ہے ـ انہوں نے ذاتی طور پر صنعت و حرفت اور کھیتی باڑی کی ازسرنو تکنیکی تعمیر کے کام کی تمام تفصیلات سے واقفیت حاصل کی اور پھر اپنی رہنمائی سے مزدوروں، انجنیروں، فیکٹری مینجیروں، معاشی منتظموں، موجدوں، اور ڈیزائن بنانے والوں میں ایک نئی روح پھونکدی، انہوں نے سرخ فوج، فضائیہ اور بحریہ کی تکنیکی تیاریوں پر خاص طور سے توجہ کی جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ دشمنان اشتراکیت کے لئے ان کی طاقت اور ہیبت ناکی دوچند ہو گئی ـ

اشتراکی تعمیر کا ایك اور اہم مسئلہ جسے پارٹی کو حل کرنا پڑا یہ تھا کہ سوویت سوسائٹی میں اس کے اپنے سوویت مزاج کارکنوں کی تربیت کی جائے اور سوویت جنتا اور خاص طور پر سوویت مزدور طبقہ اپنے دانشور طبقہ کو جنم دے۔ اشتراکی تعمیر کے مسائل میں یہ بہت ہی معرکہ کا مسئلہ تھا۔ لینن کے اس نظریہ کے روشنی میں کہ عوام کی تیز رفتار تہذیبی ترقی کے لئے اشتراکی انقلاب بنیادی شرط ہے، کامریڈ استالین کے خیال میں مزدور طبقہ کی تہذیبی طاقتوں کی ترقی اشتراکی تعمیر کے لئے بہت ہی بنیادی اور لازمی چیز تھی انہوں نے کہا:۔

«ان تمام حکمران طبقوں کے مقابلہ میں جو اب تك وجود میں آئے ہیں مزدور طبقہ کی حیثیت بہت انوکھی اور مختلف ہے اور ہر لحاظ سے اسکے لئے موافق نہیں ہے۔ تاحال تمام حکمران طبقے، یعنی غلام رکھنے والے جاگیردار اور سرمایہدار طبقے، دولت مند طبقے تھے۔ وہ اس قابل تھے کہ اپنے لڑکوں کو حکومت کرنے کی سائنس اور فن کی تعلیم دلا سکیں۔ مزدور طبقہ علاوہ دوسری باتوں کے اس ضمن میں ان سے مختلف ہے کہ یہ دولت مند طبقہ نہیں ہے یہ آج سے پیشتر

اس قابل نہیں تھا کہ اپنے لڑکوں کو حکومت کرنے کے علم و فن کی تعلیم دلا سکے۔ صرف اب جب کہ اقتدار کی باگ ڈور اس کے ھاتھہ میں آگئی ہے اسے خود کو تعلیم یافتہ بنانے کا موقع نصیب ہوا ہے»۔

«یہی وجہ ہے کہ ایک تہذیبی ثقافتی انقلاب برپا کرنے کا مسئلہ ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے»۔ *

تکنیک پر عبور رکھنے والے مزدور ماہرین کی تربیت کا مسئلہ اب بڑی فوری اہمیت اختیار کر گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارے ملک میں اب نئی مشینیں بڑی افراط سے بننے لگی تھیں، اسی لئے مشینوں کے ماہروں اور ایسے لوگوں کی سخت ضرورت محسوس کی جانے لگی تھی جو نت نئی مشینوں اور کلوں کو مادر وطن کے فائدے کے لئے بہتر ممکن طریق پر استعمال کرسکیں۔

نئی مشینیں اور زبردست نئی تکنیک، ایسے تربیت یافتہ انسانوں کی متقاضی تھی جو ان کی طاقت اور صلاحیت کو پوری طرح کام میں لا سکیں۔ یہ بہت

---

* ی. و استالین۔ مجموعہ تصانیف، روسی ایڈیشن جلد ۱۱ صفحات ۳۷۔ ۳۸۔

ضروری تھا کہ ھمارے کارکنوں کی توجہ نئی مشینوں پر عبور حاصل کرنے کی اھم ضرورت کی طرف مبذول کرائی جائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کی تکنیکی تربیت کی رفتار کو تیز کیا جائے۔ اس کام کے ضمن میں بھی استالین کی اس تقریر کو بڑی اھمیت حاصل ھے جو انھوں نے مئی ۱۹۳۵ء میں سرخ فوج کی اکادمی کے فارغ التحصیل طلبا کے سامنے کی۔

انھوں نے فرمایا «اس مقصد کے لئے کہ تکنیک کا استعمال ھو اور بہتر ممکن استعمال ھو۔ اس کے لئے ھمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ھے جو تکنیک پر عبور حاصل کر چکے ھوں، ایسے کارکنوں کی ضرورت ھے جو تکنیک کے ماھر بننے اور اسے فن کے تمام قوانین کے مطابق استعمال کرنے کے لائق ھوں، ماھرین تکنیک کے بغیر، تکنیک کے کوئی معنی نہیں پھر وہ ایک مردہ چیز ھے۔ ان لوگوں کی موجودگی میں جو تکنیک پر عبور حاصل کرچکے ھیں، تکنیک معجزے انجام دے سکتی ھے۔ اور اسے دینا بھی چاھئے۔ اگر ھمارے اول درجے کے ملوں اور فیکٹریوں میں، ھمارے ریاستی کھیتوں اور پنچائتی کھیتوں میں ھمارے نقل و حمل کے کاموں میں اور ھماری سرخ فوج میں، کافی تعداد میں

تکنیک سے کام لینے والے موجود ہوں، تو ہمارا ملک موجودہ نتائج کے مقابلہ میں تین گنا بلکہ چار گنا نتائج حاصل کر سکتا ہے... وقت آگیا ہے کہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ اس تمام سرمایہ میں جو دنیا کے قبضہ میں ہے، سب سے زیادہ قیمتی اور سب سے زیادہ فیصلہ کن عوام اور کارکن ہیں۔اس کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے موجودہ حالات میں «کارکن ہی سب کچھ ہیں»۔ اگر ہمیں صنعت اور زراعت اور نقل و حمل کے شعبوں میں اور فوج میں اچھے اور متعدد کارکن حاصل ہوں، تو پھر ہمارا ملک ناقابل شکست ہو جائیگا اور اگر ہم ایسے کارکن حاصل نہ کر سکے تو پھر ہم بالکل ناکار ہو جائینگے» ۔ *

اشتراکی تعمیر کے اہم ترین مسائل میں سے ایک یعنی کارکنوں کے مسئلہ کے حل میں کامریڈ استالین کی تقریر نے بڑے محرک کا کام کیا۔ پارٹی کے رہنما کے اس اعلان سے اتنا ہی نہیں ہؤا کہ

---

* ی، استالین ۔ لینن ازم کے مسائل ۔ ۱۱۔ویں ایڈیشن صفحات ۴۹۰ ۔ ۴۹۱۔

پارٹی اور سوویت تنظیموں کی توجہ ٹکنیکی عملہ اور کارکنوں کے مسئلہ کی طرف منعطف ہو گئی بلکہ عوام پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑا اور ان میں محنت کرنے کا غیرمعمولی جوش و خروش پیدا ہو گیا ۔

آگے بڑھے ہوئے عام مزدوروں کی پہل پر زبردست اور مشہور استاخنوفی تحریک کا آغاز ہوا ۔ سب سے پہلے یہ تحریک کوئلہ کی صنعت میں ڈان‌باس میں شروع ہوئی اور اس کے بعد ناقابل یقین تیزرفتاری کے ساتھہ ملک کے تمام حصوں اور قومی معشیت کی تمام شاخوں میں پھیل گئی ۔ صنعت، زراعت اور ذرائع نقل و حمل میں ہزاروں بلکہ لاکھوں مزدور سورماؤں نے تکنیک پر دسترس حاصل کرنے اور محنت کی اشتراکی کارکردگی کو بڑھانے میں قابل تقلید مثال قائم کردی ۔

کامریڈ استالین نے پارٹی اور سارے ملک کے سامنے اس نئی تحریک کی عہد آفرین تاریخی اہمیت کو سمجھایا ۔ استخانوفیوں کی پہلی کل یونین کانفرنس منعقدہ نومبر ۱۹۳۵ء میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ «استخانوف تحریک اشتراکی رقابت

کی ایک نئی لہر اور اشتراکی رقابت کی ایک نئی اونچی منزل کا اظہار ہے... استخانوف تحریک کی اهمیت اس میں مضمر ہے کہ یہ پرانے اور فرسودہ تکنیکی معیاروں کو ختم کر رهی هے کیونکہ وہ غیر مناسب ثابت هو رہے تھے۔ اس تحریک کی اهمیت اس میں مضمر هے کہ یہ متعدد صورتوں میں ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ملکوں کی محنت کی پیداواری سے بہت آگے نکل گئی هے۔ اور اس طرح یہ عملی امکانات پیدا کر رهی هے کہ همارے ملک میں اشتراکیت کو مزید استحکام حاصل هو اور همارا ملک دنیا کا سب سے زیادہ خوش حال ملک بن‌جائے» ۔*

کامریڈ استالین نے بتایا کہ استخانوف تحریک، کمیونزم کے دور کے لئے راستہ هموار کر رهی هے اور یہ اپنے اندر مزدور طبقہ کی ایک ایسی ثقافتی اور تکنیکی ترقی کے بیج رکھتی هے جو آئندہ اپنی بار آوری کے بعد جسمانی اور دماغی محنت کے فرق کو مٹا دے گی۔

---

* ی، و، استالین ۔ مسائل لینن ازم ۔ ۱۱۔ویں ایڈیشن صفحات ۴۹۳۔۴۹۴۔۴۹۵۔

ان حالات کا ذکر کرتے ہوئے جن کی وجہ سے استخانوفی تحریک ممکن ہوسکی تھی، کامریڈ استالین نے بتایا کہ ہمارے انقلاب کی طاقت اوراس کے ناقابل شکست ہونے کا راز کیا ہے۔

انہوں نے کہا «یہ فخر ہمارے انقلاب ہی کو حاصل ہے کہ جس نے نہ صرف سرمایہ‌داری کی بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور عوام کو آزاد کیا ہے بلکہ جو عوام کی خوش‌حال زندگی کے لئے مادی بنیادیں پیدا کرنے میں بھی کامیاب ہؤا ہے۔ ہمارے انقلاب کی طاقت اور اس کے ناقابل شکست ہونے کا یہی راز ہے» ۔ *

استالین نے استخانوفیوں کی کل یونین کانگریس اور اس طرح صنعت، زراعت اور حمل و نقل کے شعبوں میں کام کرنے والے ممتاز مزدوروں کی دوسری کانفرنس سے متعلق امور میں خود ھی رھبری کے فرائض انجام دیئے، یہ تمام کانفرنسیں کریملن میں منعقد ہوئی تھیں۔ انہوں نے صنعت اور ٹرانسپورٹ

---

* ی، و، استالین ۔ مسائل لینن ازم، ماسکو۔ ۱۱۔ویں ایڈیشن صفحہ ۴۹۹۔

کے استخانوفیوں بیج بونے اور فصلیں کاٹنے والی مشینوں کے چلانے والوں، ٹریکٹر ڈرائیوروں، گوالنوں اور چقندر کے کھیتوں کی هیروینوں سے قومی معشیت کی تمام شاخوں کی پیداواری تکنیک اور تنظیم کی تفصیلات کے بارے میں گفتگو کی۔

انہوں نے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ممبروں اور سوویت ارباب حکومت کے ساتھه مل کر کریملن میں برادرانه اشتراکی جمہوریتوں کے وفود کا سواگت کیا۔ یه اس عظیم اور پاکیزه دوستی اور اخوت کا مظاهره تھا جو سوویت یونین کے مختلف عوام کے درمیان استوار هے اور جو لینن اور استالین کی قومی پالیسی کا نتیجه هے۔ رفیق استالین اور ان کے ساتھیوں نے آگے بڑھے هوئے مزدوروں اور پنچائتی کھیتوں کے کارکنوں کے ساتھه مل کر اشتراکی تعمیر کے بڑے اهم مسئلوں کے حل کرنے کا منصوبه تیار کیا۔

«لینن نے همیں سکھایا که صرف ایسے رهنما هی صحیح معنوں میں بالشویک رهنما هو سکتے هیں جو نه صرف مزدوروں اور کسانوں کو سکھانا جانتے هیں بلکه ان سے سیکھنا بھی جانتے هیں» ۔ یه الفاظ

کامریڈ استالین نے استخانوفیوں کی کانفرنس میں کہے تھے۔ جہاں تک خود استالین کا تعلق ہے انہوں نے تو اپنی انقلابی سرگرمیوں کی ابتدا ہی سے عوام سے ایسا ہی ربط و ضبط قائم رکھا اور اس سلسلہ میں ایک قابل تقلید مثال قائم کر دی۔

تمام قومی معشیت کی ازسرنو اشتراکی تعمیر نے ملک کے طبقوں کے باہمی رشتوں میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا کر دی تھی۔ اس کے نتیجہ میں یہ لازمی ہو گیا کہ ۱۹۲٤ء کے اختیار کردہ دستور میں رد وبدل کیا جائے۔ چنانچہ کامریڈ استالین کی پہل پر اس سلسلہ میں یونین کی سوویتوں کی ساتویں کانگریس میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ایک تجویز منظور کی۔

کامریڈ استالین کی صدارت میں دستور ساز خاص کمیشن نے ایک نئے دستور کا خاکہ تیار کیا۔ خاکہ کو عوام کے سامنے پیش کر دیا گیا کہ وہ اس پر دل کھول کر بحث کریں اور اس کی خوبیوں اور کمزوریوں کو اجاگر کریں۔ یہ بحث ساڑھے پانچ ماہ جاری رہی۔ ملک کا کوئی گوشہ ایسا باقی نہ بچا تھا کہ جہاں انسانی تاریخ کی اس عظیم ترین دستاویز کا مطالعہ نہ کیا گیا ہو۔ تمام سوویت

عوام نے بڑی مسرت اور فخر کے ساتھہ اس دستوری خاکہ کا خیرمقدم کیا۔

سوویتوں کی غیرمعمولی آٹھویں کانگریس میں جو ۲۵ نومبر ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوئی، کامریڈ استالین نے ان زبردست تبدیلیوں پر روشنی ڈالی جو ۱۹۲٤ء کے دستور کے بعد سے اب تك وقوع میں آئی تھیں پھر نئے آئین کے خاکہ کا گہرا تجزیہ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اشتراکیت کی فتح نے اب یہ ممکن بنا دیا کہ انتخاب کے جمہوری اصولوں کو وسیع تر کیا جائے اور تمام بالغوں کو عام، مساوی، راست اور خفیہ رائے دھندگی کا حق دیا جائے۔

اشتراکی نظام کی عظیم فتوحات کو سوویت یونین کے آئین میں مستحکم کیا گیا۔ یہ دستور بتاتا ھے کہ سوویت سماج مزدوروں اور کسانوں کے دو طبقوں پر مشتمل ھے جو ایك دوسرے کے دوست ھیں۔ سوویت یونین کی سیاسی بنیاد مزدور عوامی نائبوں کی سوویتوں (پنچائتوں) پر ھے۔ سوویت یونین کی معاشی بنیاد ذرائع پیداوار کی اشتراکی ملکیت پر ھے۔ سوویت یونین کے تمام شہریوں کے کام، آرام اور تفریح کرنے اور تعلیم حاصل کرنے کے حقوق

13—1115



ی، و، استالین توشینو ہوائی اڈہ پر بچوں کے حلقہ

میں - ۱۹۳۶

فوٹو

کی ضمانت کر دی گئی ہے۔ بڑھاپے یا بیماری یا اپاہج ہو جانے کی صورت میں ان کے اخراجات کی ذمہ‌داری ریاست پر عائد ہوتی ہے، تمام شہریوں کی برابری اور مساوات، قطع نظر اس سے کہ وہ کس قومیت، نسل یا جنس سے تعلق رکھتے ہیں، ایک ناقابل تنسیخ قانون ہے، اشتراکی سماج کے استحکام کے مفاد میں سوویت دستور تمام شہریوں کی تقریر، تحریر اور اجتماع کی آزادیاں عطا کرتا ہے، ان میں بڑے بڑے عام جلسوں کے انعقاد کا حق تنظیم سازی کا حق، فرد کا احترام، گھروں اور رازدارانہ خط وکتابت کا احترام بھی شامل ہے۔ ان غیرملکی شہریوں کے لئے سوویت سر زمین میں پناہ لینے کا حق بھی محفوظ کر دیا گیا ہے جو محنت کش طبقہ کے مفاد کی حفاظت کے سلسلہ میں یا اپنی علمی سرگرمیوں یا قومی آزادی کی جد و جہد میں حصہ لینے کی وجہ سے معقوب ہوئے ہوں۔ محنت کش عوام کے یہ وہ عظیم حقوق اور آزادیاں ہیں جن کی مثال تاریخ میں پائی نہیں جاتی جن کی مادی اور اقتصادی ضمانت خود سارا اشتراکی معاشی نظام کرتا ہے، اشتراکی نظام جو

اقتصادی بحران، اقتصادی نراج اور بےروزگاری سے نا آشنا ہے۔

اس کے ساتھ ہی سوویت یونین کا دستور تمام شہریوں پر سنجیدہ فرائض بھی عائد کرتا ہے۔ مثلاً قوانین کی پابندی کرنا، محنتی ڈسپلن کا قائم رکھنا، اپنے شہری فرائض کو دیانتداری سے انجام دینا، اشتراکی انسانی ربط ضبط کے قوانین کا احترام کرنا، اشتراکی ملکیت کو فروغ دینا اور اسے محفوظ رکھنا اور سوویت مادر وطن کی حفاظت کرنا وغیرہ۔

انسانیت کے بہترین اور سب سے زیادہ ترقی پسند دماغوں نے صدیوں کے دوران میں انسانی ارتقا کے جو خواب دیکھے تھے انہیں سوویت یونین کے دستور میں ناقابل تنسیخ قانون کی شکل دیدی گئی ہے۔ سوویت دستور فاتح اشتراکیت کا دستور ہے، پوری طرح ترقی یافتہ اشتراکی جمہوریت کا دستور ہے۔

۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو سوویتوں کی غیر معمولی آٹھویں کانگریس نے اس نئے دستور کی توثیق کی اور اسے منظور کر لیا۔ سوویت یونین کے عوام نے متفقہ طور پر اس دستور کا نام اس کے مصنف کے

نام «استالین دستور» رکھا۔ محنت کش سوویت عوام کے لئے استالین دستور، ان کی جد و جہد، کاوشوں اور کامیابیوں کا نچوڑ ہے۔ اور سرمایہ‌دار ملکوں کے محنت کش عوام کے لئے یہ جدوجہد کا شاندار پروگرام ہے۔ یہ اس تاریخی حقیقت کی تصدیق ہے کہ سوویت اشتراکی جمہوریتوں کی یونین ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہوچکی ہے، یہ دور اشتراکی سماج کی تعمیر کی تکمیل کے بعد، کمیونزم کی سمت تدریجی ارتقاء کا دور ہے۔ یہ بورژوا رجعت پسندی کے خلاف جدوجہد میں دنیا بھر کے محنت کش عوام کا اخلاقی اور سیاسی ہتھیار ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ جو کام سوویت یونین میں انجام دیا گیا ہے، دوسرے ملکوں میں بھی انجام دیا جا سکتا ہے۔

استالین نے سوویت یونین کے آئین کی بین الاقوامی اہمیت جتاتے ہوئے کہا:

«آج جب کہ فاشزم کا گندہ برساتی نالا، مزدور طبقہ کی اشتراکی تحریک کے دامن کو داغدار کر رہا ہے اور مہذب دنیا کے بہترین عوام کی جمہوری کوششوں پر کیچڑ اچھال رہا ہے۔ سوویت یونین

کا نیا دستور فاشزم کے خلاف فرد جرم عائد کریگا اور یہ اعلان کریگا کہ اشتراکیت اور جمہوریت ناقابل شکست ہیں۔ سوویت یونین کا نیا دستور ان تمام لوگوں کی سمت اخلاقی حمایت اور تعاون کا ہاتھ بڑھائیگا جو آج فسطائی بربریت کے خلاف لڑ رہے ہیں»۔*

پارٹی نے جو اشتراکی فتوحات حاصل کیں، ان کو دیکھ کر عوام کے دشمن اور بھی چراغ پا ہوئے۔ ۱۹۳۷ء میں ٹراٹسکی بخارن گروہ کے جاسوسوں، سبوتاژ کرنے والوں اور قاتلوں کے بہیمانہ جرائم سے متعلق نئے واقعات سامنے لائے گئے۔ یہ سارا کا سارا گروہ سرمایہ‌دار ریاستوں کے جاسوسی کے شعبوں سے تعلق رکھتا تھا۔ ان پر جو مقدمات چلائے گئے، ان سے اس حقیقت کا انکشاف ہؤا کہ انسانیت کے یہ گندے، ناچیز اور حقیر عناصر، اکتوبر انقلاب کے ابتدائی ایام ہی سے لینن، بالشویک پارٹی اور سوویت ریاست کے خلاف سازش کر رہے تھے، لینن کی

---

* ی. و. استالین، لینن ازم کے مسائل۔ گیارھویں آیڈیشن صفحات ۵۳۳-۵۳۴۔

گرفتاری، ان کے ناپاك منصوبہ میں شامل تھی۔ اپنے سامراجی آقاؤں کے حکم پر، یہ چاہتے تھے کہ بالشویك پارٹی اور سوویت ریاست کو ختم کردیں، ملك کے دفاع کو کمزور کریں، بیرونی فوجی مداخلت کی سہولتیں بہم پہونچائیں۔ سرخ فوج کی شکست کے لئے زمین هموار کردیں، سوویت اشتراکی جمہوریتوں کی یونین کے ٹکڑے کر کے اسے سامراج کی نوآبادی بنا دیں اور ملك میں ایك بار پھر سرمایہ‌دارانہ غلامی کو رواج دیں۔ پارٹی اور سوویت حکومت نے عوام کے دشمنوں کی کمین گاہ کا پتہ چلایا اور اسے تباہ کر دیا۔ مارچ ۱۹۳۷ء میں «پارٹی کے کام کے نقائص» کے عنوان سے استالین نے ایك رپورٹ مرکزی کمیٹی کی بھری مجلس میں پیش کی، جس میں انہوں نے پارٹی اور سوویت تنظیموں کو مضبوط‌تر بنانے اور سیاسی نگرانی میں شدت پیدا کرنے کا ایك واضح پروگرام رکھا۔ انہوں نے یہ نعرہ بلند کیا۔ «بالشویزم پر دسترس حاصل کرو» انہوں نے عوام کے دشمنوں کے خلاف جنگ کے لئے پارٹی کو تیار اور مسلح کیا اور سمجھایا کہ دشمنوں کے چہروں کو بےنقاب کرنا چاہئے۔

سوویت عدالتوں نے ٹراٹسکی بخارن گروہ کے بدمعاشوں کے جرائم کو ثابت کرنے کے بعد انہیں گولی سے مار دیئے جانے کی سزا تجویز کی۔ سوویت عوام نے ٹراٹسکی بخارن جتھہ کے قلع قمع کی پوری پوری تائید کی اور پھر وہ اگلے کام یعنی سوویت یونین کی اعلی سوویت کے انتخابات کی تیاریوں میں لگ گئے۔

مرکزی کمیٹی اور کامریڈ استالین کی رہنمائی میں پارٹی نے اپنی تمام توجہ انتخابات کی تیاریوں پر مرکوز کر دی۔ نئے دستور رواج دینے پر ملك کی سیاسی زندگی کا ایك نیا موڑ تھا یعنی جس سے زندگی کے ہر شعبہ میں جمہوریت کے مزید رچاؤ کی ابتدا ہوتی تھی۔ نئے انتخابی طریقۂ کار کا نتیجہ تھا، یعنی عوام کی سیاسی سرگرمیوں میں اضافہ ہؤا، سوویت حکومت کے شعبوں پر عوام کی نگرانی اور کنٹرول کو مضبوط کیا گیا اور عوام کی خاطر، سوویت حکومت پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان میں اضافہ کیا گیا، ان نئے کاموں کی مطابقت سے، پارٹی نے مرکزی کمیٹی اور استالین کی رہنمائی میں اپنے کام کے طریقہ کو بدلا۔ اس سلسلہ میں

پارٹی کی داخلی جمہوریت کو اور زیادہ وسیع کیا گیا، جمہوری مرکزیت کے اصول زیادہ پختہ کئے گئے، تنقید اور خود تنقیدی میں اضافہ کیا گیا اور اس ذمہ‌داری کو بڑھایا گیا جو پارٹی کے عام اراکین کے حق میں، پارٹی کی تنظیموں پر عائد ہوتی تھی۔ استالین کے پیش کردہ کمیونسٹ اور غیرپارٹی بلاک سے تصور کو پارٹی نے اپنی انتخابی مہم کی کلید اور بنیاد قرار دیا۔

۱۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کو انتخابات سے ایک دن پہلے استالین ماسکو کے استالین نامی انتخابی حلقے کے رائے دھندگان کی طرف مخاطب ہوئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس بنیادی فرق کو پیش کیا جو سوویت یونین کے انتخابات میں جو ہر لحاظ سے آزادانہ اور جمہوری تھے اور سرمایہ‌دار ملکوں کے انتخابات میں تھا، جہاں عوام لوٹ کھسوٹ کرنے والے طبقوں کے دباؤ میں ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں سوویت یونین میں لوٹ کھسوٹ کرنے والے طبقے ختم کردیئے گئے تھے اور اشتراکیت روزمرہ زندگی کی جزویت بن گئی تھی، اور یہی وہ بنیاد تھی جس پر انتخابات

عمل میں لائے جا رہے تھے۔ اس کے بعد استالین نے اس اہل سیاسی امیدوار کی خصوصیات بتائیں جسے عوام کو اعلی سوویت میں بھیجنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو مطالبہ کرنا چاہئے کہ ان کے امیدوار لیننی نوعیت کی سیاسی شخصیتیں ہوں انہیں اتنا صاف اور قطعی، جنگ میں اتنا نڈر، دہشت اور ہراس سے اتنا محفوظ اور عوام کے دشمنوں کے مقابلہ میں اتنا سنگدل اور بےدرد ہونا چاہئے جتنا کہ لینن تھے۔ لینن ھی کی طرح ان کے امیدواروں کو پیچیدہ سیاسی مسائل کے حل کرنے میں جو نئے طریقۂ کار کے متقاضی ھیں عقلمندی، ھوشیاری اور دقت نظر کا حاصل ھونا چاھئے، لینن ھی کی طرح انہیں مخلص اور انصاف پسند ھونا چاھئے اور لینن ھی کی طرح انہیں عوام سے محبت اور پیار کرنا چاھئے۔

پورے ملك نے اپنے دانشمند اور ذھین رھنما کی تقریر سنی۔ ان کے الفاظ محنت کش عوام کے حافظہ پر نقش ھو کر رہ گئے۔ تقریر میں ان اصولوں کی تعریف اور تشریح کی گئی کہ جن پر عوام کے نائبین کو عمل کرنا تھا۔ استالین کی تقریر نے



ی، و، استالین اپنے کام پر

فوٹو

عوام کے جذبۂ عمل کو بیدار کیا اور کمیونسٹ اور غیرپارٹی بلاک کو مزید استحکام بخشا۔

سوویت یونین کی اعلی سوویت کے انتخابات ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء کو عمل میں آئے۔ اس دن سارے ملک میں ایک عام تہوار کا منظر درپیش تھا، ایک ایسا تہوار جو سوویت عوام کی کامیابیوں اور مسرتوں سے جگمگا رہا تھا۔ نو کروڑ چالیس لاکھ رائے دھندوں میں سے نو کروڑ ایک لاکھ یعنی ۹٦،۸ فی‌صدی رائے دھندوں نے اپنے ووٹ استعمال کئے۔ ان میں سے نو کروڑ نے کمیونسٹ اور غیر پارٹی بلاک کے امیدواروں کے حق میں متفق طور پر ووٹ دیئے، جو اشتراکیت کی فتح کا روشن ثبوت تھا۔ یہ شاندار کامیابی تھی۔ استالین کے کمیونسٹ اور غیرپارٹی بلاک کی۔ یہ کامیابی تھی لینن اور استالین کی پارٹی کی اور اس کی لیننی استالینی قیادت کی۔

ان انتخابات نے سوویت عوام کے اخلاقی اور سیاسی اتحاد کی بخوبی تصدیق کردی۔ واضح ھے کہ سب سے پہلا امیدوار جسے عوام نے منتخب کیا اور سب سے پہلا نائب جو سوویت یونین کی اعلی سوویت میں پہنچا، وہ استالین ھی تھے۔

سوویت جنتا کی بڑھی ہوئی سرگرمیوں اور ان اہم مسائل کے پیش نظر جو اشتراکیت کی تعمیر کی مزید ترقی سے متعلق تھے، ہمارے کارکنوں کی نظری اور سیاسی تربیت کے سوال نے مزید اہمیت اختیار کرلی۔

اپنی متعدد عام تقریروں میں کامریڈ استالین نے اس ضرورت پر بار بار زور دیا کہ ہمارے کارکنوں کو بالشویزم پر عبور حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے سمجھایا کہ وہ تمام ذرائع اور مواقع موجود ہیں کہ جن سے ہمارے کارکن خود کو نظری طور پر تربیت یافتہ اور سیاسی طور پر تجربہ کار بنا سکتے ہیں۔ اور یہی وہ بنیاد ہے کہ جس سے تمام عملی مسائل کا نوے فیصدی حصہ حل ہو سکتا ہے۔

۱۹۳۸ء میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی تاریخ کا مختصر کورس شائع ہوا، جسے کامریڈ استالین نے تحریر کیا تھا اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ایک کمیشن نے منظور کیا تھا۔

بالشویک پارٹی کی نظریاتی زندگی میں اس کتاب کی اشاعت ایک عظیم واقعہ تھی۔ اس نے پارٹی کو

بالشویزم کے نئے اور طاقتور نظریاتی ھتھیار سے لیس کیا اور ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا عطا کی جس میں مارکسزم، لینن ازم کی بنیادی معلومات جمع کردی گئی تھیں۔ اسلوب بیان کی صفائی اور مفہوم کی گہرائی کے ساتھ جو استالین کی تحریر کی خصوصیات ھیں، یہ کتاب اس کمیونسٹ پارٹی کے تاریخی تجربات کی تعمیم اور تشریح پیش کرتی ھے، جن کے برابر دنیا میں کوئی دوسری پارٹی نہ رھتی تھی۔ «سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مختصر تاریخ» پرولتاریہ کی طبقاتی جد و جہد کے نئے حالات میں مارکسزم کی ترقی کو بتاتی ھے، وہ مارکسزم جو پرولتاری انقلابوں اور سامراج کے دور کی مارکسزم ھے، جو دنیا کے ایک چھٹے حصہ پر اشتراکیت کی فتح کی مارکسزم ھے۔ تھوڑے سے ھی عرصہ میں اس کتاب کی بے شمار جلدیں ملک میں پھیل گئیں۔ پارٹی کی اٹھارھویں کانگریس کے موقع پر ژدانوف نے کہا: «یہ پوری قطعیت کے ساتھ کہا جا سکتا ھے کہ جب سے مارکسی نظریہ وجود میں آیا ھے یہ پہلی مارکسی کتاب ھے جو اس کثرت سے شائع ھوئی ھے»۔

کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی تاریخ کے مختصر

کورس میں جدلی اور تاریخی مادیت کے باب میں بڑی مہارت کے ساتھ جدلی اور تاریخی مادیت کے اصولوں کو اجمالی طور پر اور بڑی سادگی سے واضح کر دیا گیا ہے۔ کامریڈ استالین نے اس باب میں مارکس، اینگلز اور لینن کے جدلی طریقۂ کار اور مادی نظریہ کے متعلق اب تک جو کچھ کہا ہے، اس کا خلاصہ پیش کیا ہے اور سائنس اور انقلابی عمل کے تازہ ترین حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے جدلی اور تاریخی مادیت کی تعلیمات میں مزید اضافہ کیا ہے۔

جدلی مادیت کو ترقی دیتے ہوئے انہوں نے بتایا ہے کہ جدلی مادیت کمیونزم کی نظری بنیاد ہے، مارکسی لیننی پارٹی کا کائناتی تصور ہے، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے قیام اور کمیونزم کی تعمیر کی جد و جہد میں مزدور طبقہ کا نظری ہتھیار ہے۔ اس تصنیف میں اس داخلی رشتہ کو بڑے پرزور انداز میں بیان کیا گیا ہے جو مارکسی لیننی فلسفہ اور بالشویک پارٹی کی عملی انقلابی سرگرمیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ استالین نے تعلیم دی ہے کہ اپنی پالیسی میں غلطیوں سے بچنے کے لئے ہمیں

مارکسی جدلیاتی طریقۂ کار کے اصولوں کو اپنا رهنما بنانا چاهئیے اور تاریخی ارتقا کے قوانین سے کماحقه، واقفیت حاصل کرنی چاهئیے۔

مارکسی جدلی طریقۂ کار کے یگانۂ روزگار ماهر کی تخلیق هونے کی حیثیت سے، جس میں بالشویزم کے وسیع عملی اور نظری تجربات سے استقرائی طور پر نتائج اخذ کئے گئے هیں، یوسف استالین کا تحریرکردہ مضمون «جدلی ارر تاریخی مادیت»، جدلیاتی مادیت کے فلسفه کو ایك نئی اور بلندتر سطح پر لے جاتا هے اور اپنی جگه پر مارکسی لیننی فلسفیانه نظریه کا حقیقی شاهکار هے۔

استالین نے اٹھارهویں پارٹی کانگریس کی کارروائیوں کی رهبری کی جو مارچ ۱۹۳۹ء میں منعقد هوئی۔ یه کانگریس پارٹی کے حیرت انگیز اتحاد کا مظاهرہ تهی۔ لیننی استالینی مرکزی کمیٹی کے پیچهے، پارٹی کے اراکین کا یه پتهر کی دیوار کا سا اتحاد و اتفاق، اس سے پهلے کبهی دیکهنے میں نهیں آیا تها۔

مرکزی کمیٹی کے کام پر استالین نے جو رپورٹ پیش کی، اس میں انهوں نے سوویت یونین کی بین الاقوامی پوزیشن کا گهرا تجزیه پیش کیا اور اس

کے خلاف جنگ بازوں اور فوجی مداخلت کر نے والوں کی ناپاك اسکیموں پر سے پردہ اٹھایا۔ سترھویں کانگریس کے انعقاد کے بعد پانچ سال گذر چکے تھے۔ سرمایہ‌دار ملکوں کے لئے یہ دور سیاسی اور معاشی دونوں اعتبار سے بڑا طوفانی دور رھا ھے۔ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۳ء تك کے معاشی سنکٹ اور سردبازاری کے بعد ۱۹۳۷ء کے دوسرے نصف حصہ میں ایك نیا معاشی بحران آیا جس نے امریکہ، برطانیۂ عظمی، فرانس اور دیگر سرمایہ‌دار ملکوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نتیجہ کے طور پر بین الاقوامی صورت حال انتہائی نازك ھو گئی، ما بعد جنگ کے امن کے معاھدے نذر آتش کر دیئے گئے اور ایك نئی یعنی دوسری عالمگیر جنگ شروع ھو گئی۔

یہ نئی جنگ ان دو ریاستوں، یعنی جرمنی اور جاپان نے چھیڑی تھی، جو سامراجی ریاستوں میں سب سے زیادہ جارح اور فسطائی تھیں۔کامریڈ استالین کے بقول اس جنگ نے پچاس کروڑ انسانوں کو اپنے آتشین گھیرے میں لے لیا تھا اور اس کے رن کا علاقہ ٹائن سین، شنگھائی اور کینٹون سے لے کر ایبی سینیا اور جبرالٹر تك پھیلا ھؤا تھا۔ یہ جنگ غیر

جارح ریاستوں خصوصاً برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے مفادات پر بڑھ بڑھ کر ضربیں لگا رہی تھی۔ لیکن ان ملکوں کی حکومتیں حملہ آوروں کی مناسب روك تھام نہیں کر رہی تھیں۔ انہوں نے اجتماعی تحفظ کی پالیسی کو رد کر دیا تھا اور «غیر جانبداری» اور «عدم مداخلت» کے مسلك کو اختیار کر لیا تھا۔ عدم مداخلت کی پالیسی کے معنی جارحانہ اقدام سے چشم پوشی کے تھے، دوسرے الفاظ میں یہ پالیسی جنگ کو کھلی چھٹی دے دینے کے مترادف تھی۔ رسوائے عالم معاہدہ میونخ کے سر براہ کار، برطانیہ اور فرانس کے حکمران۔ یعنی چمبرلین اور دلادئیر، چاھتے تھے کہ جرمن فسطائی یلغار کو مشرق کی سمت یعنی سوویت یونین کی سمت موڑ دیں۔

کامریڈ استالین نے سوویت یونین کے خلاف جنگ چھڑوانے والوں کی چالبازیوں کو بےنقاب کیا جو بتاتے تھے کہ گویا حملہ آوروں کو معاہدہ میونخ کی رو سے دی ہوئی مراعات اور میونخ کے عدم مداخلت معاہدے سے سیاسی رشوت دیکر امن رکھنے کی پالیسی کے نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ استالین نے متنبہ کیا کہ «عدم مداخلت کی پالیسی کے حامیوں نے یہ جو ایك بڑا اور خطرناك

کھیل کھیلا ہے، اس کا انجام ان کے لئے سنگین ناکامی کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے» ۔ *

ان تمام حالات کا بہت ہی عمیق تجزیہ پیش کرتے ہوئے، کامریڈ استالین نے پارٹی اور سوویت عوام کے سامنے اس وقت کی بین الاقوامی صورت حال کی پیچیدگیوں اور خطروں کو رکھا اور سوویت خارجہ پالیسی کے اصولوں کی تشریح کی ۔ انہوں نے کہا:

«خارجہ پالیسی کے میدان میں پارٹی کے فریضے مندرجۂ ذیل ہیں:

(۱) مستقبل میں امن کی پالیسی کو جاری رکھنا اور تمام ملکوں سے تجارتی تعلقات مضبوط کرنا ۔

(۲) ہمیشہ چوکنا رہنا اور اس کا موقع نہ دینا کہ جنگ باز جو دوسروں کے کاندھے پر بندوق چلانے کے عادی ہیں، ہمارے ملک کو اپنے جھگڑوں اور لڑائیوں میں الجھائیں ۔

(۳) سرخ فوج اور سرخ بیڑے کی طاقت کو حتی الوسع بڑھانا ۔

---

* ی. و. استالین ۔ لینن ازم کے مسائل ۱۱-ویں ایڈیشن صفحہ ۵۷۲ ۔



(٤) تمام ملکوں کے محنت کش عوام کے ساتھه جو قوموں کے درمیان امن اور بھائی چارہ چاہتے ہیں، دوستی کے بین الاقوامی رشتوں کو مضبوط کرنا» ـ*

اشتراکیت کی کامیابیوں اور فتوحات، اشتراکی معشیت کی ترقی، عوام کے اونچے ہوتے ہوئے مادی اور ثقافتی معیار اور سوویت نظام کے ہر لحظه بڑھتے ہوئے استحکام کو بیان کرنے کے بعد کامریڈ استالین نے پارٹی اور تمام سوویت عوام کے سامنے ایك نئے اور عظیم تاریخی فریضه کو رکھا ـ اس فریضه کے مطابق سوویت عوام کو آئنده دس پندره سال کے اندر معاشی ترقی کے میدان میں بڑے بڑے سرمایه‌دار ملکوں کی جگہوں پر پہنچنا اور ان سے آگے بھی بڑھه جانا چاهئیے، یعنی ان کے مقابله میں فی کس پیداوار کی مقدار کو بڑھانا چاهئیے ـ

انہوں نے کہا «هم نے بڑے بڑے سرمایه‌دار ملکوں کو پیداوار کی تکنیك اور صنعتی ترقی کی رفتار کے اعتبار سے پیچھے چھوڑ دیا هے ـ یه بڑا کارنامه هے ـ

---

* ی. و. استالین ـ لینن ازم کے مسائل ـ گیارهویں ایڈیشن، صفحات ٥٧٤ ـ ٥٧٥ ـ

لیکن اتنا ھی کافی نہیں ـ اب ھمیں معاشی ترقی کے میدان میں ھر لحاظ سے آگے بڑھہ جانا چاھئے ـ ھم یہ کام انجام دے سکتے ھیں اور ھمیں انجام دینا چاھئے ـ اس فریضہ کی انجام دھی کے بعد ھمارے ملك میں اشیائے استعمال کی کثرت اور پیداوار کی افراط ھو سکتی ھے اور تبھی ھم اس قابل ھو سکتے ھیں کہ کمیونزم کے پہلے دور سے نکل کو دوسرے دور میں داخل ھوں»ـ *

کامریڈ استالین نے اس سلسلہ میں کارکنوں کی تعلیم و تربیت، انتخاب اور ترقی اور ان کی آزمائش کے لئے سائنٹفك بنیادوں پر ایك مکمل بالشویك پروگرام کا خاکہ پیش کیا ـ

سترھویں اور اٹھارھویں کانگریس کے درمیان پارٹی نے جو راستہ طے کیا تھا، اس کا جائزہ لیتے ھوئے کامریڈ استالین نے کہا:ـ

«سب سے بڑا نتیجہ جو اخذ کیا جاسکتا ھے وہ یہ ھے کہ ھمارے ملك کے مزدور طبقہ نے انسان کے

---

* ی. و. استالین ـ لینن ازم کے مسائل ۱۱-ویں ایڈیشن صفحات ۵۷۸ـ۵۷۹ـ

ھاتھوں انسان کی لوٹ کھسوٹ ختم کرنے اور اشتراکی نظام قائم کرنے کے بعد، تمام دنیا کے سامنے اپنے کوتب کی سچائی کو ثابت کر دیا ہے۔ یہی سب سے بڑا نتیجہ ہے، کیونکہ یہ محنت کش طبقہ کی طاقت پر ہمارے ایمان کو مضبوط کرتا ہے اور ہمیں یقین دلاتا ہے کہ اس کی آخری فتح ناگزیر ہے» ۔*

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی اٹھارھویں کانگریس میں پیش کی ہوئی استالین کی رپورٹ، کمیونزم کی منصوبہ‌جاتی دستاویز کہلائی جا سکتی ہے یہ مارکسی لیننی نظریہ کی ترقی میں ایك نیا قدم ہے۔ استالین نے لینن کے اشتراکی انقلاب کے نظریہ کو ایك نئی منزل میں داخل کیا۔ انہوں نے ایك ملك میں اشتراکیت کی تعمیر کے نظاریہ کو ٹھوس شکل میں پیش کیا اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ ایك ملک میں کمیونزم کا قیام و تعمیر ممکن ہے، خواہ وہ سرمایہ‌دار دنیا کے گھیرے میں محصور ہی کیوں نہ رہے۔ یہ نتیجہ لینن ازم کے زخیرہ میں اضافہ کرتا ہے، مزدور

---

* ی. و. استالین—لینن ازم کے مسائل، ۱۱—ویں ایڈیشن صفحہ ۶۱۰۔

طبقه کو ایک نئے نظریاتی هتهیار سے مسلح کرتا هے، کمیونزم کی فتح کی جدوجہد کے لئے، پارٹی کے سامنے ایک عظیم الشان شاهراه کهولتا هے اور مارکسزم اور لینن ازم کے نظریه کو مزید نشوونما بخشتا هے۔

لینن نے اگست ۱۹۱۷ء میں اکتوبر انقلاب اور سوویت ریاست کے قیام سے چند ماه پیشتر اپنی مشهور کتاب «ریاست اور انقلاب» تحریر کی تهی۔ اس کتاب میں لینن نے موقعه پرستوں کے خلاف جو مارکسزم میں تحریف کرتے تهے اور اس میں شوقیانه رنگ پیدا کرتے تهے، ریاست کے بارے میں مارکس اور ینگلز کی تعلیمات کی مدافعت کی تهی۔ لینن چاهتے تهے که «ریاست اور انقلاب» کی دوسری جلد تحریر کریں جس میں وه ۱۹۰۵ء اور ۱۹۱۷ء کے روسی انقلابوں کے بنیادی اسباق کا خلاصه پیش کرنے کا اراده رکهتے تهے۔ لیکن موت نے ان کی یه آرزو پوری نه هونے دی۔ لینن کے بعد نظریۂ ریاست کو جس شخص نے مزید ترقی دی وه استالین هی تهے۔

سرمایه‌دار دنیا کے درمیان سوویت اشتراکی ریاست کے بیس ساله وجود کے وسیع تجربه کو کام میں لاتے هوئے کامریڈ استالین نے اشتراکی ریاست کا ایک جامع

اور مکمل نظریہ پیش کیا ـ انہوں نے اشتراکی ریاست کی ترقی کی منزلوں کا ایك تفصیلی جائزہ لیا اور بتایا کہ کیونکر حالات کی تبدیلی کے ساتھہ ریاست کے کاموں میں بھی تبدیلی ہوئی ـ انہوں نے ان تجربات کا بھی خلاصہ پیش کیا جو اشتراکی ریاست کے تعمیر کے دوران میں حاصل ہوئے تھے اور آخر میں یہ نتیجہ نکالا کہ اگر بالغرض ہمارے اشتراکی ریاست کے گرد سرمایہ‌دار دنیا کا گھیرا طول کھینچ جائے، تو ہمیں کمیونزم کے حالات میں بھی اپنی ریاست کو باقی رکھنا ہوگا ـ

استالین نے پارٹی پروپگینڈہ اور مارکسی لیننی تعلیم کی غیرمعمولی اہمیت پر زور دیا ـ انہوں نے کہا کہ پارٹی کی تمام جماعتوں ـ نوجوان کمیونسٹ لیگ، ٹریڈ یونینوں، تجارتی، امداد باہمی اور اقتصادی تنظیموں اور حکومت، تعلیم اور فوج سے متعلق تمام جماعتوں کے کارکنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کو نظری طور پر مسلح اور صحت مند بنائیں ـ

انہوں نے کہا «اگر ہمارے کارکنوں کی مارکسی لیننی تربیت کی رفتار سست پڑ جاتی ہے، اگر ہمارے کارکنوں کی سیاسی اور نظری سطح کو بلند کرنے

کے کام میں تساہل پڑتا جاتا ہے، اور نتیجہ کے طور پر خود کارکن ہماری مزید ترقی کے امکانات میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتے ہیں، ہمارے آدرش کی سچائی کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں اور ایسے مشین نما انسان بن جاتے ہیں جو بغیر کسی مقصد کے بالائی ہدایات کے مطابق کام کئے چلے جاتے ہوں تو ہمارا تمام ریاستی اور جماعتی کام لازمی طور پر سست اور مضمحل پڑ جائیگا۔ اسے کہاوت کے طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ ریاست یا پارٹی کے کسی بھی شعبہ میں مزدوروں کی سیاسی سطح جتنی بلند اور مارکسی لیننی معلومات جتنی زیادہ ہونگی اتنا ہی کام بھی بہتر اور بارآور ہوگا اور اس کے نتائج بھی اتنے ہی موثر ہونگے۔ اسی طرح اس کے برعکس، مزدور جتنا زیادہ مارکسی لیننی علم سے ناواقف ہونگے، اتنا ہی کام میں انتشار اور ناکامی کا امکان ہوگا اتنا ہی اس خطرہ ہوگا کہ خود مزدور لکیر کے فقیر، کورچشم اور ڈھیلی ڈھالی بے جان مشینیں بن جائیں اور انجام کار وہ بالکل ہی ناکارہ ہو جائیں۔ یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اگر

هم اپنے کام کی تمام شاخوں میں اپنے کارکنوں کی نظری تربیت اور سیاسی تعلیم میں اس حد تک کامیاب ہو گئے کہ وہ آسانی کے ساتھ ملکی اور بین الاقوامی صورت حال کے مطابق مناسب روش اختیار کر سکیں، اگر ہم اس حد تک انہیں پختہ کار مارکسی لیننی بنا دیں کہ وہ بغیر کسی سنگین غلطی کے ملک کی رہبری سے متعلق مسائل کو حل کر سکیں، تو ہمیں یہ سمجھنے میں کوئی تامل نہ ہوگا کہ ہمارے مسائل، دس میں سے نو حصے سردست حل ہو چکے ہیں۔ اور اس میں کوئی کلام نہیں کہ یہ کام کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں تمام ضروری وسائل اور مواقع ہمیں حاصل ہیں»۔*

کامریڈ استالین نے مزید فرمایا۔ «سائنس کی ایک شاخ ایسی بھی ہے جس کا سائنس کی تمام شاخوں میں جاننا ہر بالشویک پر فرض ہے، اور وہ ہے سماج کی مارکسی لیننی سائنس، سماجی ارتقا کے قوانین کی سائنس، پرولتاری انقلاب کے ارتقا کے قوانین کی

---

* ی. و. استالین، ـ لینن ازم کے مسائل، ۱۱-ویں ایڈیشن صفحہ ۵۹۸ ـ

سائنس، اشتراکی تعمیر کے ارتقا اور کمیونزم کی فتح کی سائنس، کوئی آدمی جو اپنے کو لیننی کہتا ھے اور پھر بھی خود کو اپنے مخصوص شعبہ تك محدود رکھتا ھے، مثلاً وہ ریاضیات، نباتیات یا کیمسٹری ھی کو سب کچھہ سمجھتا ھے اور اس سے آگے کچھہ نہیں دیکھتا، وہ ایك سچا لیننی تصور نہیں کیا جا سکتا، ایك لیننی کے لئے اپنی پسندیدہ سائنس میں ماھر ھونا ھی سب کچھہ نہیں ھے، اسے ایك سیاسی اور سماجی کارکن بھی ھونا چاھئے جو اپنے ملك کے حال و مستقبل سے دلچسپی لیتا ھو، جو سماجی ترقی کے قوانین سے واقف ھو اور اس قابل ھو کہ ان قوانین سے کام لے سکے اور جو مسلسل اپنے ملك کی سیاسی رھبری کے کام میں سرگرمی سے کوشاں ھو۔ یہ یقیناً ان ماھرین پر ایك مزید بار ھے جو بالشویك ھیں لیکن اس بار کی وجہ سے جو نتائج ھونگے وہ بجائے خود اس کی تلافی کردینگے۔

پارٹی پروپگینڈے اور کارکنوں کی مارکسی لیننی تربیت کے کام کے یہ معنی ھیں کہ سوویت زندگی کے تمام شعبوں میں کام کرنے والے کارکنوں کو، سماجی



ی، و، استالین

فوٹو

ترقی کے قوانین کی مارکسی لیننی سائنس پر دسترس حاصل کرنے میں مدد دی جائے»۔*

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی اٹھارھویں کانگریس میں کامریڈ استالین نے جو رپورٹ پیش کی، وہ فی الحقیقت ایك غیرطبقاتی اشتراکی سوسائٹی کی تعمیر اور سوشلزم سے کمیونزم کی منزل میں داخل ہونے کے تدریجی عبور کا پروگرام تھی۔ بالشویکوں کی کانگریس نے متفقہ طور پر پارٹی کے رھنما کی رپورٹ کی تصدیق کی اور اسے پارٹی کی تمام سرگرمیوں کے لئے دستور العمل اور قانون کا درجہ دیا۔

کمیونسٹ پارٹی (بالشویك) کی اٹھارویں کانگریس میں کامریڈ استالین کی یہ رپورٹ بین الاقوامی تعلقات کے میدان میں سائنٹفك مارکسی لیننی بصیرت کی بڑی شاندار مثال کی حیثیت رکھتی ھے، سوویت خارجہ پالیسی کے مقاصد کے بارے میں استالین کی معقول ھدایات اور ان کی ماھرانہ رھنمائی کا نتیجہ یہ ھؤا

---

* ی. و. استالین ۔ لینن ازم کے مسائل، ۱۱-ویں ایڈیشن صفحات ۵۹۸ ۔ ۵۹۹ ۔

کہ سوویت خارجہ پالیسی کو زبردست فتوحات حاصل ہوئیں اور ایک اہم بین الاقوامی طاقت کی حیثیت سے سوویت یونین کا وقار بڑھہ گیا، جو اب اس قابل تھی کہ بین الاقوامی صورت حال پر اثرانداز ہو سکے اور اسے محنت کش عوام کے مفاد کے مطابق بدل سکے۔ کامریڈ استالین کی سفارشات کی روشنی میں سوویت حکومت نے ان جنگ بازوں کی پرفریب اسکیموں کو ناکام بنادیا جو دوسروں کے کاندھوں پر بندوق چلانا چاہتے تھے اور اس طرح سوویت یونین کی قوموں کی پرامن تعمیری محنت کا تحفظ کیا۔ باہمی امداد و اعانت کے ان معاهدوں سے جو سوویت یونین اور بالٹک ریاستوں کے درمیان کئے گئے ہمارے سوشلسٹ ملک کا دفاع اور اس کی بین الاقوامی پوزیشن بہت زیادہ مضبوط ہوئی۔

سوویت حکومت جنگ کو اور زیادہ پھیلنے سے روکنے اور اجتماعی تحفظ کی پالیسی کو فروغ دینے کی برابر کوشش کرتی رهی۔ لیکن برطانیہ اور فرانس کے حکمران حلقوں میں اس پالیسی کو کوئی حمایت حاصل نہ ہوئی۔ میونخ والی عدم مداخلت کی پالیسی غیر جارح ملکوں کے عوام کے لئے بڑی مہنگی ثابت

ہوئی۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں برطانوی اور فرانسیسی تغافل پیشہ ڈپلومیسی کے نتیجہ میں، ہٹلری جرمنی نے چیکوسلاواکیہ پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد جرمن حملہ آوروں نے مشرقی یورپ کے ملکوں پر تابڑ توڑ حملے شروع کردیئے۔ ادھر سامراجی جاپان بھی جو مشرق بعید میں جرمنی کا اتحادی تھا، ہاتھہ پیر نکالنے لگا۔ مئی ۱۹۳۹ء میں اس نے منگولین عوامی جمہوریہ کی سرحدوں پر اشتعال انگیز دھاؤوں کا سلسلہ شروع کیا۔ لیکن خالکھین گول کے مقام پر منچوریا کی جاپانی فوج سرخ فوج کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی۔

اس اثنا میں برطانوی اور فرانسیسی مدبرین سوویت یونین کے ساتھہ بے ایمانی اور غیردیانتداری کا رویہ اختیار کئے ہوئے تھے وہ جان بوجھہ کر متوقع حملہ آور کے خلاف اجتماعی مقابلہ کی تنظیم کی بات چیت کو طول دے رہے تھے اور اس سلسلہ میں ایک معاہدہ کی تکمیل کے لئے ایسی شرطیں تجویز کر رہے تھے جو کسی صورت میں بھی سوویت یونین کو قابل قبول نہیں ہو سکتی تھیں۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ قیام امن کی کوششوں میں برطانیہ اور فرانس، سوویت یونین کے ساتھہ مشترکہ

طور پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہیں، سوویت حکومت کو اپنے ملک کے تحفظ کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنا پڑا—

اگست ۱۹۳۹ء میں سوویت یونین نے جرمنی کے ساتھ ایک غیرجارحانہ معاہدہ پر دستخط کردیئے—یہ معاہدہ، جیسا کہ کامریڈ استالین نے بعد میں کہا، براہ راست یا بالواسطہ کسی بھی صورت میں سوویت یونین کی کلیت علاقہ جات آزادی اور وقار کو خطرہ میں نہیں ڈالتا تھا—اس معاہدہ کے نتیجہ میں سوویت یونین کو کچھ عرصہ کے لئے امن نصیب ہؤا اور فوجی تیاریوں کی مہلت مل گئی تاکہ حملہ کی صورت میں وہ خاطر خواہ مقابلہ کر سکے—

کامریڈ استالین کے اس اصرار کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ کسی بھی غیرملکی مسلح حملہ کے مقابلہ کے لئے ہمارے ملک کو ہمیشہ تیاری کی حالات میں رہنا چاہئے، بالشویک پارٹی ایک مدت سے سوویت یونین کو ہمہ گیر فوجی تیاریوں سے لیس رکھنے کے لئے مسلسل کام کر رہی تھی—صنعت کو ترقی دینے اور زراعت کو پنچائتی بنانے کی سوویت پالیسی نے جس پر استالین پنج سالہ منصوبوں کے دوران میں عمل در

آمد ہؤا تھا ایک ایسی مستحکم معاشی بنیاد پیدا کردی تھی کہ جس کے ذریعہ ملک کا بہتر ممکن دفاع ہو سکتا تھا۔

پارٹی کی اس پالیسی کے نتیجہ میں یہ ممکن ہو گیا تھا کہ ملک کے اندر ہی اتنی مقدار میں دھاتیں برآمد ہوسکیں کہ ہتھیار، اوزار، گولہ بارود اور مشینری کی پیداوار کے لئے کافی ہو، اتنا کوئلہ اور ایندھن دستیاب ہوسکے کہ ٹرانسپورٹ کے کام، فیکٹریاں اور کارخانے چلتے رہیں، اتنی روئی پیدا ہو کہ فوجوں کے کپڑے بن سکیں اور اتنی غذا پیدا کی جائے کہ فوجوں کو رسد پہونچتی رہے۔

ملک کو صنعتی اور زراعت کو پنچائتی بنانے کی پالیسی کا ہزار شکر، کہ ۱۹٤۰ء میں سوویت یونین نے مندرجۂ ذیل مقدار میں چیزیں پیدا کیں:

کچا لوہا، ایک کروڑ پچاس ہزار ٹن یا ۱۹۱۳ء کے زارشاہی روس کے مقابلہ میں تقریباً چار گنا زیادہ۔ فولاد ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ٹن یا ۱۹۱۳ء کے مقابلہ میں ساڑھے چار گنا زیادہ۔ کوئلہ، سولہ کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن یا ۱۹۱۳ء کے مقابلہ میں ساڑھے پانچ گنا زیادہ۔ تیل، تین کروڑ دس لاکھ ٹن یا ۱۹۱۳ء

کے مقابلہ میں ساڑھے تین گنا زیادہ ۔ قابل فروخت غلہ تین کروڑ اسی لاکھ ٹن یا ۱۹۱۳ء کے مقابلہ میں ایک کروڑ ستر لاکھ ٹن زیادہ ۔ کچی روئی ۲۷ لاکھ ٹن یا ۱۹۱۳ء کے مقابلہ میں ساڑھے تین گنا زیادہ ۔

اس سلسلہ میں کامریڈ استالین نے کہا «پیداوار میں اس عدیم المثال اضافہ کو کسی پس ماندہ ملک کے ترقی یافتہ ہو جانے کی محض سیدھی سادی معمولی ترقی نہیں سمجھنا چاہئے ۔ یہ ایک جست تھی کہ جس کے ذریعہ ہمارا دیس، ایک پچھڑے ملک سے ترقی یافتہ ملک اور زرعی ملک سے صنعتی ملک بن گیا» ۔*

۱۹۳۹ء کی خزاں میں کامریڈ استالین کی پہل پر مغربی یوکرین اور مغربی بائیلورسیا کے عوام، جن کی رگوں میں ہمارا ہی خون دوڑتا تھا، پولینڈ کے جاگیرداروں کی غلامی سے آزاد ہو گئے ۔ اور پھر سوویت یونین کی آزاد قوموں کے متحدہ خاندان کے

---

* ی. و. استالین ۔ ماسکو میں استالین کے حلقۂ انتخاب کے ایک انتخابی جلسہ کی تقریر، مورخہ ۹ فروری ۱۹٤٦ء ۔ روسی ایڈیشن صفحہ ۱۵ ۔

رکن بن گئے۔ اگست ۱۹۴۰ء میں سوویت بالٹک جمہوریتیں یعنی لتھوینیا، لٹویا اور اسٹونیا دوبارہ سوویت یونین میں شامل ہو گئیں۔

۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء اعلی سوویت کی مجلس صدارت کے فیصلے کے مطابق، یوسف استالین کو ان کی ساٹھویں سالگرہ کے موقع پر «اشتراکی محنت کے ہیرو» کا خطاب عطا کیا گیا۔ یہ خطاب ان کی غیر معمولی خدمات کا صلہ تھا، جو انہوں نے بالشویک پارٹی کی تنظیم، سوویت ریاست کے قیام سوویت یونین میں اشتراکی سماج کی تعمیر اور مختلف سوویت قوموں کے درمیان باهمی دوستی کے رشتوں کو مضبوط کرنے کے سلسلہ میں انجام دی تھیں۔

۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو کامریڈ استالین سوویت یونین کی علوم کی اکادمی کے اعزازی ممبر منتخب کئے گئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی اٹھارھویں کانفرنس ۱۵ فروری سے ۲۰ فروری ۱۹۴۱ء تک منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں صنعت اور نقل و حمل کے شعبوں میں پارٹی تنظیموں کے کاموں، ۱۹۴۰ کے سال کے معاشی نتائج، ۱۹۴۱ء میں سوویت یونین کی

معاشی ترقی کے منصوبے اور تنظیمی مسائل سے بحث کی گئی ۔

اس کانفرنس میں کامریڈ استالین نے سب سے زیادہ جس چیز پر زور دیا وہ سوویت یونین کے دفاع کا مزید استحکام تھا ۔

کامریڈ استالین کی پہل پر سوویت یونین کی کمیونسٹ (بالشویک) پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت نے سوویت یونین کی ریاستی منصوبہ بندی کی کمیشن کو ہدایت کی کہ وہ ملک کے آئندہ پندرہ سال کے عرصہ کے لئے ایک عام معاشی منصوبہ کا خاکہ تیار کرنا شروع کردے جو اٹھارھویں کانگریس کے فیصلوں پر مبنی ہو ۔ اس منصوبہ کا مقصد یہ تھا کہ سوویت یونین اقتصادی طور پر بڑے بڑے سرمایہ‌دار ملکوں کے آگے بڑھ جائے، یعنی لوھے، فولاد، ایندھن، برقی طاقت، مشینوں اور دوسرے ذرائع پیداوار اور اشیائے صرف کی فی کس پیدائش کی شرح بڑے سرمایہ‌دار ملکوں کی شرح سے زیادہ ہو جائے ۔

٦ مئی ١٩٤١ء کو اعلی سوویت کی مجلس صدارت کے فیصلہ کے مطابق ی. و. استالین کو سوویت یونین کے عوامی وزراء کی کونسل کا چیئرمین مقرر کیا گیا ۔

عظیم استالین کی رہنمائی میں، سوویت عوام نئی فتوحات اور کمیونزم کے دور کی سمت گامزن تھے کہ جون ۱۹٤۱ء میں جرمنی نے سوویت یونین پر حملہ کردیا اور جنگ کے نتیجہ میں سوویت عوام کے پرامن تعمیری کام رك گئے۔

★

۲۲ جون ۱۹٤۱ء کو دغاباز شہنشاہیت پسند ہٹلری جرمنی غیر جارحانہ معاہدے کی تمام حدبندیاں توڑ کر سوویت یونین پر اچانک حملہ آور ہو گیا ـ اس جارحانہ حملہ نے سوویت ملک کی تمام فلاح و ترقی کی دھارا ھی یکسرھ بدل ڈالی ـ پرامن تعمیر کا زرین دور ختم ہو گیا اور جنگ کا زمانہ شروع ھؤا ـ یہ جنگ جرمن حملہ آوروں کے خلاف پلربھومی کی آزادی کے واسطے سوویت عوام کی جنگ تھی ـ

سوویت یونین کی تمام عوامی طاقتوں کی شیرازہ بندی اور دشمن کے حملہ کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ۳۰ جون ۱۹٤۱ء کو سپریم سوویت کی مجلس صدارت، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، اور عوامی وزراء کی کونسل نے مل کر ایک ریاستی دفاعی کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ـ ملکی نظم ونسق کے تمام اختیارات اس کمیٹی کے سپرد کر دیئے گئے ـ یوسف وساریانووچ استالین اس کمیٹی کے صدر مقرر کئے گئے ـ

محنت کش عوام کے رہبرومعلم کامریڈ استالین نے سوویت یونین کی مسلح فوجوں کی قیادت کا ذمہ لیا اور فسطائی جرمنی جیسے بدطینت اور دغاباز دشمن کے خلاف سوویت عوام کی جدوجہد کی رہنمائی کی۔

جس وقت هٹلری جرمنی نے سوویت یونین کے خلاف لوٹ کھسوٹ اور زمین هڑپنے کی جنگ شروع کی اس وقت اسے بہت سی سہولتیں حاصل تھیں ۔ اس کی فوج پوری طرح منظم تھی اور پہلے هی سے مغربی یورپ کے جنگی معرکوں میں اسے بہت سے تجربے حاصل هوچکے تھے، هزاروں ٹینک اور بمبار طیاروں کے ساتھ ایک سوستر ڈویژن جرمن مسلح فوج سوویت یونین کی سرحدوں پر جمع کی گئی تھیں ۔ بالکل اچانک طور پر یہ فسطائی فوج اشتراکیت کے دیس پر ٹوٹ پڑی، چنانچہ یہی سبب تھا کہ ابتداء میں امن پسند سوویت عوام کی فوجیں مختلف دشواریوں سے دوچار هو رهی تھیں، فوج اور اسلحہ کی کثرت کے اعتبارسے دشمن سوویت یونین کے مقابلہ میں بڑی فوقیت رکھتا تھا ۔ دشمن نے اپنے اچانک حملے میں اس عظیم فوجی تیاری کا پورا پورا استعمال بھی کیا تھا ۔ چنانچہ اس منظم فوجی دباؤ کے

نتیجه میں سوویت فوجوں کو اندرون ملک دور دور تک پسپائی اختیار کرنی پڑی۔

جنگ کے ابتدائی دس دنوں کے اندر ھی ھٹلری فوجی دستے لتھوینیا، لٹویا کے ایک بڑے حصہ، بایلورشیا کے مغربی حصہ اور مغربی یوکرین کے ایک ٹکڑے پر قابض ھو جانے میں کامیاب ھوگئے۔ اب سوویت یونین پر ایک بہت بڑا خطرہ منڈلانے لگا۔

۳ جولائی ۱۹۴۱ء کو کامریڈ استالین نے سوویت عوام اور بری و بحری سرخ فوجوں کے نام ریڈیو سے ایک تقریر نشر کی۔ کامریڈ استالین کی یہ تقریر تاریخی حیثیت رکھتی ھے۔ اس تقریر میں انہوں نے واقعات کا نہایت واضح تجزیہ کیا اور اشتراکی مادر وطن کے دفاع کے لئے عوام اور مسلح فوجوں کے فرائض کی تشریح کی۔

کامریڈ استالین نے فوجی صورت حال کے متعلق سنگین حقیقتوں کو پیش کیا۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ مادر وطن کو جو عظیم خطرہ لاحق ھوگیا ھے اس کی اھمیت کو اچھی طرح پہچانیں اور امن کے دنوں کے تعمیری کام کا خیال ترک کردیں، انہوں نے سوویت عوام کو متنبہ کرتے ھوئے ھدایت کی کہ سستی اور لاپرواھی

ختم کی جائے، لڑائی میں خوف کا تصور ھی قریب نہ پھٹکے۔ انہوں نے کہا کہ سوویت یونین میں یاس پسندوں، دھشت اورسنسنی پھیلانے والوں اور میدان کارزار سے بھاگنے والوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

سوویت یونین کے خلاف ھٹلری جرمنی کے حملے کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کامریڈ استالین نے فرمایا: «دشمن سخت‌دل اور سخت‌گیر ھے وہ ھمارے خون پسینے سے سینچی ہوئی زمین کو ھتھیانے کے لئے اور ھمارے اناج اور تیل کو جو ھمارے عوام کے دست و بازو کی انتھک محنت نے فراھم کئے ھیں، ھڑپ کرنے کے لئے دیوانہ‌وار نکل کھڑا ہؤا ھے۔ اس نے دوبارہ ھم کو جاگیرداروں کی حکومت اور زارشاھی نظام کی لعنت میں مبتلا کر دینے کی ٹھان لی ھے۔ اس نے طے کرلیا کہ ھمارے قومی کلچرکو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکے، ھمارے روسی، یوکرینی، لیتھوینی، لٹوی، استونی، ازبکی، تاتاری، مولداوی، جیارجی، آرمینی، آذربائی‌جانی اور سوویت یونین کے دوسرے آزاد عوام کے قومی وجود کو صفحۂ ھستی سے مٹا ڈالے، انہیں جرمنی نظام اور عادات و اطوار کا پابند بنائے، ان کی

گردنوں میں جرمن شہزادوں اور نوابوں کی ازلی غلامی کا پٹہ ڈالدے، ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ مسئلہ سوویت ریاست کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے سوویت عوام کے زندہ رہنے یا مرجانے کا مسئلہ ہے، یہ مسئلہ ہے کہ آیا سوویت یونین کے عوام آزاد رہیں یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غلامی کی بیڑیاں ان کے پیروں میں پڑ جائیں۔ ـ*

کامریڈ استالین نے فسطائی جرمنی کے خلاف سوویت یونین کی جنگ کے مقاصد کی بڑی وضاحت کی ـ انہوں نے بتایا کہ جرمن فسطائی سپاہ کے خلاف تمام سوویت عوام کی یہ ایک بہت بڑی جنگ ہے، عوام کی اس حب الوطنی کی جنگ کا مقصد وطن پاک کی فضاؤں پر منڈلانے والے خطرے کو نیست و نابود کر دینا ہی نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ ان تمام یورپی عوام کی مدد کی جائے جو آج جرمن فسطائیت کے چنگل میں پھنسے ہوئے کراہ رہے ہیں ـ

---

* ی. و. استالین ـ سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں، ۵ ـ ویں ایڈیشن صفحہ ١٣ ـ

انہوں نے اپنی تقریر میں پیشین گوئی کی کہ اس جنگ آزادی میں سوویت عوام تنہا نہیں رہینگے بلکہ مادر وطن کی آزادی کے لئے ہماری یہ جنگ یورپ اور امریکہ کے عوام کی آزادی اور جمہوری حقوق کی جنگ سے اپنا ناتا جوڑ لیگی - یہ جنگ ان تمام عوام کا ایک مشترکہ محاذ بن جائیگی جو آزادی کے لئے اور ہٹلر کی فسطائی فوجوں کی غلامی اور غلامی کی دھمکیوں کے خلاف صف آرا ہونگے۔ *

واقعات نے کامریڈ استالین کی پیشین گوئی کو سچ کر دکھایا - ۱۲ جولائی ۱۹٤۱ء کو برطانیہ نے جرمنی کے خلاف جنگ میں سوویت یونین کے ساتھہ «مشترک اقدام کا معاہدہ» کیا - بعدازان (جون ۱۹٤۲) کو امریکہ نے بھی سوویت یونین کے ساتھہ ایک معاہدہ پر دستخط کئے یہ معاہدہ جارحانہ حملہ کے خلاف جنگ کرنے کے باہمی امداد کے اصولوں پر مبنی تھا - اس طرح جرمن اطالوی فسطائی گٹھہ جوڑ کو سر کے بل گرا دینے کی خاطر برطانوی، سوویت، امریکی اشتراک قائم ہوگیا -

کامریڈ استالین نے سوویت عوام سے اپیل کی کہ

---

* ی. و. ستالین - سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں ۵-ویں ایڈیشن، صفحہ ۱٦-

وہ جنگی حالات کی بنیاد پر اپنے تمام کاموں کو ازسرنو ترتیب دیں - اور اپنی ہر ضرورت کو محاذ جنگ کے تقاضوں اور دشمن کو شکست دینے کی جدوجہد کے کاموں کے مقابلہ میں ثانوی سمجھیں - انہوں نے کہا کہ بحری و بری سرخ فوج اور سوویت یونین کی تمام جنتا، سوویت دیس کی ایک ایک انچ زمین کی مدافعت کریں - انہیں چاھئیے کہ اپنے ہر گاؤں اور ہر شہر کی حفاظت کے لئے اپنے خون کے آخری قطرے تک کو بہا دینے سے دریغ نہ کریں - انہوں نے اس ضرورت پر زور دیا کہ سرخ فوج کو ہر طرح کی مدد بہم پہونچائی جائے - اس کے عقب کو زیادہ سے زیادہ مضبوط رکھا جائے اور ھتھیار گولہ بارود اور غذا کی رسد اسے برابر پہنچتی رہے -

انہوں نے احکام جاری کئے کہ اگر سرخ فوج کے دستوں کو مجبوراً پسپا ھونا پڑے تو ایسی صورت میں ایک بھی انجن، ریل گاڑی کا ایک بھی ڈبہ، اناج کی ایک بھی مٹھی، تیل کی ایک بھی بوند یا ایندھن کا ایک گٹھا بھی دشمنوں کے کام آنے کے لئے ہرگز نہ چھوڑا جائے، انہوں نے چھاپہ مار دستوں کے بنانے کا حکم دیا اور سرخ فوج کی پیشقدمیوں

کے ساتھہ دشمن کے عقبی حصوں میں چھاپہ مار دستوں کو کام کرنے کی ھدایت کی۔

اور کامریڈ استالین نے اپنی تقریر ان الفاظ پر ختم کی۔ «تمام عوامی طاقتیں دشمن کے قدم اکھیڑتی ہوئی بڑھتی چلی جائیں»۔

«ساتھیو! فتح کے واسطے آگے بڑھو!»

مادر وطن کے تحفظ کے لئے کمیونسٹ پارٹی کی آواز کا سوویت یونین کی تمام قوموں نے پرجوش خیر مقدم کیا۔

فوجی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قومی معاشیات، حکومت، پارٹی، اور عوامی تنظیموں کے تمام کاموں کو جنگی متقضیات کے مطابق نئے سرے سے ترتیب دیا گیا۔ محاذ اور عقب دونوں ایک ھی ناقابل تقسیم اکائی بن گئے اور حکومت اور بالشویک پارٹی کے جھنڈے تلے سوویت دیس کی ساری جنتا متحد اور منظم ھوگئی۔ تنظیم کا اس سے بہتر منظر روسی تاریخ کی نگاھوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

دیکھتے ھی دیکھتے ملک کی ساری صنعت دفاعی سامان بنانے والے کارخانوں میں بدل دی گئی۔ جنگی نقطۂ نظر سے پرخطر مقامات سے ھزاروں صنعتی

کارخانہ‌جات ملک کے اندرونی حصوں میں منتقل کئے گئے، اور ان کارخانوں سے مصنوعات جنگ کا کام لیا جانے لگا۔ ملک کے مشرقی علاقوں میں نئے جنگی کارخانے قائم کئے گئے۔ اس طرح برباد شدہ جنگی سامان کی تلافی کا سلسلہ شروع ہوگیا، اور سرخ فوج کو تیزی کے ساتھ رسد اور کمک پہونچنے لگی۔ جنگی علاقے کے شہروں اور دیہی اضلاع کی حفاظت کے لئے مقامی رضاکار حفاظتی دستے منظم کئے گئے۔ دوسری طرف سوویت یونین کے ان علاقوں میں جن پر دشمن کا قبضہ ہو گیا تھا، روسی عوام کا انتقام لینے والے بہادر سوویت چھاپہ مار دستے جنگ کی ابتدا ھی سے متحرک ہو گئے۔

۱۹ جولائی ۱۹٤۱ء کو سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت نے ی. و. استالین کو سوویت یونین کے دفاع کا عوامی وزیر مقرر کیا۔ انہوں نے سوویت یونین کی مسلح فوجوں کو زیادہ مضبوط اور مستعد بنانے میں اپنی ساری طاقتیں اور شب و روز ایک کر دیئے۔ انہی کی ھدایات کے تحت سوویت سپاہ نے متحرک دفاع کے طریقۂ کار کو اپنایا کہ دشمن کی طاقت صرف ھوتی رھے۔ اس کے زیادہ سے

زیادہ سپاہیوں اور سامان جنگ کو تباہ کیا جائے اور اس طرح خود حملے میں پہل اختیار کرنے کے لئے زمین ہموار کرلی جائے۔

ہٹلر کی جنگی حکمت عملی یہ تھی کہ چشم زدن میں سرعت کے ساتھہ سوویت یونین کو فتح کر لیا جائے اور ماسکو اور لینن گراڈ اس کے قبضہ میں آجائے اسی لئے اس نے اپنے تمام محفوظ وسائل سوویت جرمن محاذ جنگ میں جھونک دیئے اور اس کی پرواہ بھی نہ کی کہ اس اندھادھند جنگ میں اسے کتنا ھی جنگی سامان اور انسانی طاقت کا نقصان ہوگا۔ چنانچہ اکتوبر میں بےشمار جانی و مالی نقصانات کا بار اٹھاکر جرمنوں نے ماسکو علاقہ کی حدود میں گھس آنے کا راستہ نکال ھی لیا۔

۱۹٤۱ء کی مہم میں یہ سب سے زیادہ خطرناک اور نازک گھڑی تھی۔ شکست کا مہلک خطرہ ماسکو پر منڈلا رھا تھا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹٤۱ء کو سرکاری دفاعی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے کامریڈ استالین کا ایک حکم نامہ شائع ھؤا۔ اس حکم نامے میں ماسکو پر محاصرہ ہونے کے حالات کا اعلان کیا گیا تھا۔ استالین نے دارالسلطنت کے دفاع اور تحفظ اور ماسکو پر محاصرہ

فوجوں کی فیصلہ کن شکست کا ایک خاکہ مرتب کیا اور پوری فنی مہارت کے ساتھہ اسے عملی جامہ بھی پہنایا۔

دشمن شہر کے دروازوں تک پہنچ چکا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ٦ نومبر ١٩٤١ء کو عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی چوبیسویں سالگرہ کا روایتی جشن منانے کے لئے ماسکو سوویت کے عوامی نائبین، ماسکو کی پارٹی تنظیموں کے نمائندوں اور دوسری عوامی انجمنوں کا تاریخی شاندار جلسہ ہؤا۔ اس جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کامریڈ استالین نے پرجوش تقریر کی۔

انہوں نے ایام جنگ کے گزشتہ چار مہینوں کے حالات کا جائزہ لیا، اس موقعہ پر بھی محنت کش عوام کے رھنما نے اپنی تقریر میں ھمیشہ کی طرح مکمل عزم ویقین اور حقیقت پسندی کا ثبوت دیا۔ انہوں نے متنبہ کیا، کہ وہ خطرہ جو کل منڈلا رھا تھا آج بھی باقی ھے اور سچ تو یہ ھے کہ یہ خطرہ کل سے بھی زیادہ بڑھہ گیا ھے۔ لیکن اس کے ساتھہ ساتھہ کامریڈ استالین نے اپنی دوررس نگاہ سے کام لےکر عوام کو یہ مژدہ بھی دیا کہ جرمن شہنشاھیت اور اس کی فوجوں کی شکست ناگزیر ھے۔

فسطائی جرمن حملہ آوروں نے ڈیڑھ یا دو ماہ کے اندر اندر سوویت یونین کا کام تمام کر دینے کا جو «بجلی کی جھمک میں فتح» حاصل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا تھا وہ یقینی طور پر ناکام ہو گیا۔ فسطائی ماہرین جنگ نے سوویت یونین کے خلاف ایک عالمگیر گٹھ جوڑ قائم کر کے اسے ساری دنیا سے غیر متعلق کر دینے کے جو منصوبے گانٹھے تھے وہ بھی ناکام ثابت ہوئے وہ اس مغالطہ میں تھے کہ اشتراکی نظام غیر مستقل اور نقش برآب ہے، ان کے عقب میں کوئی جان نہیں اور یہ کہ سرخ فوج اور سرخ سمندری بیڑہ کمزور ہیں فسطائی ماہرین جنگ کی یہ خوش فہمیاں ایک ایک کر کے بے بنیاد اور لغو ثابت ہوئیں۔

کامریڈ استالین نے سرخ فوج کی عارضی پسپائی پر روشنی ڈالی۔ اس پسپائی کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ یورپ میں کوئی دوسرا محاذ جنگ نہیں بنایا گیا تھا اور دوسرا سبب یہ تھا کہ سرخ فوج کے پاس ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی کمی تھی۔ اگرچہ سرخ فوج کے یہ ٹینک اور ہوائی جہاز اپنی کارکردگی کے لحاظ سے جرمن ٹینکوں اور ہوائی جہازوں سے زیادہ بہتر اور کارآمد تھے۔

کامریڈ استالین نے کہا کہ، اس وقت سب سے ضروری کام یہ ہے کہ ہم جرمنی کے ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کی کثرت پر چھا جائیں اور اس طرح اپنی فوج کی طاقت اور صلاحیت میں دراصل اضافہ کریں۔

قوم کے رہنما کی ان ہدایات نے آئندہ جنگ کا رخ بدل دینے میں بڑا اثرانداز کیا۔ ان ہدایات کے تحت ہوائی جہازوں، ٹینکوں، ٹینک شکن اور طیارہ شکن ہتھیاروں کی ماہانہ پیداوار میں غیرمعمولی اور حیرت‌انگیز اضافہ ہؤا۔ اس طرح جنگ کی چلن میں اسلحہ کے اعتبار سے دشمن کی برتری ختم کردی گئی۔

کامریڈ استالین نے اپنی تقریر میں ہٹلر کے نظریئے «نیشنل سوشلزم» کی قلعی کھول کر رکھدی۔ انہوں نے بتایا کہ ہٹلری گروہ دنیا کے سب سے زیادہ خوفناک اور غارت‌گر سامراجی لٹیروں کا غول ہے۔ یہ غول ہے جمہوری آزادیوں کے دشمنوں کا، عہدِوسطی کے رجعت پسندوں اور «سیاہ سینکڑے» کے غارت‌گر انسانوں کا اور ان قاتلوں کا جو اپنے تمام انسانی اوصاف کھوکر وحشی درندوں اور حیوانوں کی سطح پر اتر آئے ہیں۔

کے فنا و استیصال کی جنگ لڑنا چاہتے ہیں۔ بہت اچھا! اگر یہ کامل فنا ہی کی جنگ کے طلب گار ہیں تو ہم جلدہی ان کا یہ ارمان نکال دینگے!» *

«ہمارے مقاصد نیک اور منصفانہ ہیں اس لئے فتح بھی ہمارے ہی قدم چومے گی!» * کامریڈ استالین کے ان الفاظ میں تمام سوویت عوام کے خیالات اور دلی تمناؤں کا اظہار کیا گیا تھا۔ ان میں اس گہرے یقین کا اظہار بھی تھا کہ دشمن کو بالاخر مغلوب کر لیا جائیگا۔

۸ نومبر کو ماسکو کے «ریڈ اسکوائر» میں سرخ فوج کی ایک پریڈ ہوئی۔ استالین نے لینن کے مقبرے پر کھڑے ہوکر تقریر کی۔ انہوں نے سرخ فوج کے نجات دہندہ عظیم مقصد کی اہمیت کو پرزور دیا اور مسلح فوجوں اور چھاپہ مار دستوں کے مردوں اور عورتوں کو ان الفاظ میں مخاطب کیا۔ «ہمارے عظیم اسلاف

---

* ی، و، استالین۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» پانچویں ایڈیشن، صفحہ ۳۰۔

** ایضاً صفحہ ۳۶۔

16—1115 .

الیگزینڈر نیوسکی، ڈیمتری ڈانسکوئی، کزما منن، ڈیمتری پوژارسکی، الیگزینڈر سووروف اور میکائیل کٹوزوف کی پاک اور سورما روحیں اس جنگ میں تمہاری رہنمائی کریں اور لینن اعظم کا ظفرمند پرچم تمہارے دلوں کو فتح کے جوش سے لبریز کردے» ـ *

سرخ فوج نے بڑی بےباکی اور عزم‌بالجزم کے ساتھہ اور دشمن کے خلاف اپنے مقابلہ میں دوگنی شدت پیدا کرکے، اپنے لیڈر اور سالار کی آواز پر لبیک کہا ـ

کامریڈ استالین نے ذاتی طور پر ماسکو کے دفاع اور سرخ فوج کی کارروائیوں کی رہنمائی کی ـ انہوں نے سرخ فوج کے سپاہیوں اور افسروں کے حوصلے بلند کئے اور سوویت راجدھانی کے مضافات میں دفاعی کام کی نگرانی کی ـ

٦ دسمبر ١٩٤١ء کو کامریڈ استالین کے احکام کے مطابق متعدد سرخ فوجوں نے جو ماسکو کے گرد جمع کردی گئی تھیں اچانک دشمن پر حملہ بول دیا ـ

---

* ی. و. استالین ـ «سوویت یونین کی حب‌الوطنی کی عظیم جنگ»، ٥ـویں ایڈیشن صفحہ ٤٠ ـ

زبردست کشت و خون اور گھمسان کی لڑائی کے بعد جرمن اس حملہ کی تاب نہ لا سکے اور افراتفری کے عالم میں پسپا ہونا شروع ہو گئے، سوویت فوجیں اکھڑی ہوئی جرمن فوجوں کو دھکیلتی ہوئی مغرب کی سمت بڑھتی ہوئی چلی گئیں۔ اور اسی موسم سرما میں انہوں نے بعض مقامات پر ۴۰۰ کیلومیٹر تک اقدام کیا۔ ہٹلر نے ماسکو کے محاصرہ اور قبضہ کا جو منصوبہ بنایا تھا وہ بری طرح ناکام ہؤا۔

ماسکو کی دیواروں کے نزدیک جرمن فاشسٹ فوجوں کی شکست، جنگ کے پہلے سال میں ایک فیصلہ کن فوجی واقعہ تھا، دوسری جنگ عظیم میں یہ جرمنوں کی پہلی بڑی شکست تھی جو انہیں اٹھانی پڑی۔ اس نے ہمیشہ کے لئے اس ہٹلری مفروضہ کی دھجیاں اڑا دیں کہ جرمن فوج ناقابل شکست ہے۔

ماسکو سے جرمنوں کا سر پر پیر رکھ کر بھاگنا، اس کا ثبوت تھا کہ حملہ کی سوویت جنگی حکمت عملی جرمن حکمت عملی سے برتر ہے، اور یہ حکمت عملی استالین ہی نے مرتب کی تھی۔

ی. و. استالین نے اپنے حکم نامہ نمبر ۵۵ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۴۲ء میں اس حقیقت پر زور دیا کہ پہلے

آٹھ ماہ کی جنگ کے نتیجہ کے طور پر ان تمام فوجی سہولتوں سے جرمن ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جو انہیں سوویت یونین پر غدارانہ اور اچانک حملہ کی وجہ سے حاصل تھیں۔

«اچنبھے اور اچانک کارروائی کا وہ عنصر جو جرمن فوجوں کا جنگی گورو تھا اب بےاثر ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ سے جنگی حالات کی وہ عدم مساوات ختم ہو چکی ہے جو جرمن فسطائی فوجوں کے اچانک حملہ کے نتیجہ میں پیدا ہو گئی تھی۔ اب جنگ کے انجام کا فیصلہ اچنبھے جیسے اتفاقی عنصر سے نہیں ہوگا بلکہ اس کے لئے مسلسل متحرک عوامل کی ضرورت ہوگی جیسا کہ محاذ کے عقب کی پائیداری، فوج کی بلند حوصلگی، فوجی ڈویژنوں کی مقدار اور نوعیت، فوج کی اسلحہ‌بندی اور فوج کے افسروں کی تنظیمی قابلیت وغیرہ»۔ *

استالین کا وہ نظریہ، جنگ کی مارکسی لیننی سائنس

---

* ی. و. استالین۔ سوویت یونین کی حب‌الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں، ۵-ویں ایڈیشن صفحات ۴۳ - ۴۴ -

کی تعمیری ترقی کو پیش کرتا ہے جو انہوں نے جنگ کے فیصلہ کن اور مستقل طور پر متحرک رہنے والے عوامل کی اہمیت کے بارے میں مرتب کیا تھا۔ اس نظریہ میں ان راست نامیاتی رشتوں پر زور دیا گیا ہے جو ایک طرف جنگ کے طریقے اور اس کے انجام اور دوسری طرف متعلقہ ریاستوں کی معاشی اور سیاسی ترقی، ان کے نظریات اور ان کے باشندوں کی پختگی اور تربیت کے درجہ اور نوعیت کے درمیان ہوتے ہیں۔

جنگ کے مستقل متحرک عوامل کے استالینی نظریہ کو، نظری اور عملی دونوں اعتبار سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اگر ان مستقل متحرک عوامل پر پورا سوچ بچار کیا جائے اور انہیں مناسب طریق پر استعمال میں لایا جائے تو فوجی کارروائیوں اور تنظیمی معاملات میں ان بنیادی مسائل پر توجہ مرکوز کرنا آسان ہو جاتا ہے، جن پر جنگ کی ہار جیت کا انحصار ہے۔

کامریڈ استالین کے نزدیک افسروں اور سپاہیوں کا فن جنگ پر عبور حاصل کرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اپنے یکم مئی ۱۹۴۲ء کے «حکم نامہ» میں انہوں نے بتایا کہ سرخ فوج کے پاس وہ سب کچھ ہے

جو دشمن کو شکست دینے اور اسے سوویت یونین سے نکال باھر کرنے کے لئے ضروری ھے «لیکن صرف ایک چیز کی کمی ھے، اور وہ ھے دشمن کے خلاف ھمارے ملک کے بہم پہونچائے ھوئے، اول درجہ کے سازو سامان کے بہتر ممکن استعمال کی قابلیت، اس لئے ھماری سرخ فوج کا، اس کے سپاھیوں کا، اس کے مشین گن چلانے والوں کا، اس کے توپچیوں کا، اس کے سرنگ پھینکنے والے توپچیوں کا، اس کے ٹینک کے ڈرائیوروں کا، اس کے ھوابازوں کا اور اس کے رسالوں کے شہسواروں کا یہ فرض ھے کہ وہ انتہائی جانکاری اور محنت کے ساتھ فن جنگ کا مطالعہ کریں، اپنے ھتھیاروں کی بناوٹ کو مکمل طور پر سمجھیں اور اپنے مخصوص کام میں مہارت حاصل کریں تاکہ وہ دشمن پر ایسی چوٹ لگانا سیکھ لیں جو ھمیشہ کاری ثابت ھو۔ صرف اسی طرح دشمن کو شکست دینے کا فن سیکھا جا سکتا ھے» ۔ *

---

* ی. و. استالین۔ سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں، ۵۔ویں ایڈیشن صفحہ ۵۷۔

اور بعد میں جنگ کے تمام عرصہ میں کامریڈ استالین اصرار کرتے رہے کہ فوجی تربیت کی تکمیل کی جائے، جنگی مشینوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جائے اور انہیں استعمال کرنے کی قابلیت میں اضافہ کیا جائے، فوج کی رہنمائی کے فن پر عبور حاصل کیا جائے اور جنگ کی جدید سائنس کے قوانین کے مطابق دشمن کو شکست دی جائے۔ سرخ فوج نے ان ھدایات کو حرزجان بنا لیا اور فن سپہ گری کا باضابطہ اور مسلسل مطالعہ کیا اور دشمن کو شکست دینے کے گورو سیکھ لئے۔

۱۹۴۲ء کے موسم گرما میں یورپ میں دوسرے محاذ کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جرمنوں نے اپنی تمام محفوظ فوجوں کو، جن میں ان کے اتحادیوں کی فوجیں بھی شامل تھیں، سوویت محاذ پر جھونک دیا اور جنوب مغربی علاقہ میں متعدد فوجی دستے جمع کردیئے۔

کامریڈ استالین جرمن کمان کے منصوبہ کی حقیقت کو فوراً ھی تاڑ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ جرمن ہمیں یہ مغالطہ دینا چاہتے تھے کہ گروزنی اور باکو کے تیل کے علاقوں پر قبضہ، موسم گرما کے جرمن

حملہ کا ضمنی نہیں بلکہ اصل مقصد اور ہے۔ انہوں نے بتایا کہ درحقیقت جرمنوں کا اصل مقصد مشرق کی سمت سے ماسکو کو محاصرہ میں لینا تھا تاکہ اسے اپنے عقب سے اور خاص طور پر والگا اور یورال کے علاقوں سے کاٹ دیا جائے، پھر براہ راست ماسکو پر یلغار کرکے ۱۹۴۲ء میں جنگ ختم کردی جائے۔

سوویت سپاھیوں کو اپنے سپہ سالار اعلی استالین کی طرف سے حکم ملا کہ وہ ماسکو کے عقب میں شمال کی سمت، دشمن کے اقدام کو روک دیں۔ جولائی ۱۹۴۲ء کے وسط میں جرمنوں نے استالین گراڈ پر لشکرکشی کی۔ ان کا اندازہ تھا کہ وہ ایک ھی ھلہ میں شہر پر قبضہ کرلینگے، پھر سوویت محاذ میں شگاف ڈال کر دریائے والگا کے ساتھہ ساتھہ شمال کی سمت اپنی پیش‌قدمی جاری رکھینگے اور اس طرح ماسکو کو دوسرے علاقوں سے کاٹ دینگے۔ کامریڈ استالین نے حکم دیا کہ ھر قیمت پر استالین گراڈ کا تحفظ کیا جائے۔ ۵ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو انہوں نے استالین گراڈ کے محاذ کے کمانڈر کو ایک حکم دیا۔ «میرا مطالبہ ھے کہ استالین گراڈ کے دفاع کے

لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جائے۔ استالین گراڈ کو کسی صورت میں بھی دشمن کے قبضہ میں نہیں جانے دینا چاہئیے»۔*

استالین گراڈ کی جنگ، جو تاریخ کا سب سے بڑا معرکہ تھا، شروع ہوگئی۔ سرخ فوج نے انتہائی بہادری کے ساتھ والگا کے اس مشہور شہر کی مدافعت کی، جو استالین کے نام کا علمبردار تھا۔ ۱۹۱۸ء کے زاری‌تسین کی جنگجو روایات ایک بار پھر تازہ ہو گئیں۔ استالین گراڈ کی جنگ جب اپنے عروج پر تھی تو استالین گراڈ کے محاذ کے سپاہیوں، کمانڈروں اور سیاسی افسروں نے استالین کے نام ایک خط روانہ کیا، جس میں انہوں نے سوویت عوام سے یہ عہد کیا تھا: «ہم اپنے جنگی پرچموں اور تمام سوویت ملک کے سامنے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم روسی ہتھیاروں کی عظمت پر حرف نہ آنے دینگے اور اپنے آخری سانس تک لڑتے رہینگے، آپ ہی کی رہنمائی میں ہمارے قریبی بزرگوں نے زاری تسین کی جنگ جیتی

---

* «پراودا» ۔ نمبر ۲۸، ۲ فروری ۱۹٤٤ء۔

توی اور اب آپ ہی کی قیادت میں ہم استالین گراڈ کی عظیم جنگ بڑی جیتینگے»۔*

ایک ایسے نازک وقت میں جب کہ دشمن استالین گراڈ میں در آیا تھا اور کاکیشیا کی پہاڑیوں تک پہونچ چکا تھا، سوویت یونین نے عظیم اکتوبر کے اشتراکی انقلاب کی ۲۵۔ویں سالگرہ منائی۔ ٦ نومبر ۱۹٤۲ء کو ماسکو سوویت کے جشن انقلاب کے شاندار جلسہ میں استالین نے ایک بار پھر عوام سے خطاب کیا۔

انہوں نے اس کام کی تفصیلات کا جائزہ لیا جو حکومت اور پارٹی کی تنظیموں نے گزشتہ سال بھر میں انجام دیا تھا۔ یہ کام ایک طرف تو پرامن تعمیر اور ایک مضبوط عقب کی تنظیم سے متعلق تھا اور دوسری طرف سرخ فوج کی حملہ‌آورانہ اور مدافعانہ جنگی کارروائیوں سے تعلق رکھتا تھا۔

کامریڈ استالین نے عقب میں مشکل اور پیچیدہ تنظیمی کام کی تکمیل کا تذکرہ کیا جو دوران جنگ میں دفاعی اور شہری صنعتوں کو ان کے اصل مقامات سے اٹھا کر مشرقی علاقوں میں منتقل کرنے اور

---

* «پراودا» ۔ نمبر ۳۱۰-٦ نومبر ۱۹٤۲ء۔

جنگی صنعتوں کی نئے سرے سے درستگی اور مرمت کے سلسلہ میں انجام دیا گیا تھا۔ کامریڈ استالین نے کہا: «یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس سے پہلے ہمارے ملک کو اتنا مضبوط اور منظم عقب کبھی نصیب نہیں ہؤا»۔ *

کامریڈ استالین نے اس امر کی تشریح کی کہ ۱۹۴۲ء کی گرمیوں میں جرمنوں کو کیونکر اپنی متعدد جنگی چالوں میں کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اس کا سبب یورپ میں ایکدوسرے محاذ کی عدم موجودگی تھا، جس نے انہیں اس قابل کر دیا تھا کہ وہ جنوب مغربی علاقہ میں کثرت سے اپنی فوجیں جمع کر سکیں۔

یورپ میں ایک دوسرے محاذ کے کھولنے کے سوال کا تاریخی زاویہ سے جائزہ لیتے ہوئے کامریڈ استالین نے مندرجۂ ذیل اہم اعداد و شمار پیش کئے۔

پہلی جنگ عظیم میں جرمنی، جو دو محاذوں پر لڑ رہا تھا، روسیوں کے خلاف ۱۲۷ ڈویژن فوج لا سکا

---

* ی۔ و۔ استالین۔ سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں، ۵۔ویں ایڈیشن صفحہ ۶۲۔

تھا جن میں اس کے اتحادیوں کی فوجیں بھی شامل تھیں۔ اس جنگ میں جرمنی نے جو ایک محاذ پر لڑ رہا ہے۔ سوویت محاذ پر ۲٤٠ ڈویژن فوج جھونک دی ہے یا دوسرے الفاظ میں پہلی جنگ عظیم کے مقابلہ میں تقریباً دوگنی فوج کا استعمال کیا ہے۔

یہ صرف سوویت فوج اور چھاپہ مار دستوں کی بہادری، عقب میں سوویت دیش بھگتوں کی عرق ریزی اور فوجوں کے سپہ سالار اعظم اور پارٹی اور سوویت ریاست کے رہنما استالین کی مناسب ہدایتوں کا طفیل تھا کہ ھٹلری درندوں کی مزاحمت کے سلسلہ میں بڑی بڑی مشکلات پر قابو پایا جا سکا۔ سوویت ملک، سوویت عوام اور سرخ فوج کے لئے فخروافتخار کے جذبات کے ساتھ کامریڈ استالین نے کہا:

«میرا خیال ھے کہ کوئی دوسرا ملک اور کوئی دوسری فوج جرمن فسطائی ڈاکوؤں اور ان کے اتحادیوں کے ان وحشی گروھوں کی طوفانی یلغار کا مقابلہ نہ کر سکتی۔ صرف ھمارا سوویت دیش اور ھماری سرخ فوج اس قابل ھیں کہ وہ ایسی

یلغار کا مقابلہ کرسکیں اور وہ نہ صرف مقابلہ کرنے کے قابل ہیں بلکہ اس پر قابو پانے کی بڑی اہلیت رکھتے ہیں» ۔ *

کامریڈ استالین نے سرخ فوج کے سامنے اب یہ کام رکھا کہ دشمن کو مزید اقدام کرنے سے روکا جائے اور اس اثنا میں پوری شدت کے ساتھ اس پر متواتر جوابی حملے کرنے کی تیاری کی جائے ۔

سرخ فوج اور سوویت عوام نے اپنے رہنما اور کمانڈر کی اس تقریر کا بڑا پرجوش خیرمقدم کیا ۔ لاکھوں اور کروڑوں مزدوروں اور پنچائتی کاشتکاروں نے اپنے دیس کی فوجوں کے لئے گولہ بارود، اسلحہ اور غذا کی پیداوار میں مزید اضافہ کیا ۔ سرخ فوج کے لئے امدادی فنڈ جمع کرنے کی ایک ملک گیر تحریک شروع ہوگئی، جس کا آغاز تمباف کے علاقہ کے پنچائتی کسان مردوں اور عورتوں نے کیا تھا ۔

---

* ی ۔ و ۔ استالین ۔ سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں، ۵ ۔ ویں ایڈیشن صفحات ۶۹ ۔ ۷۰ ۔

۷ نومبر ۱۹۴۲ء کو سوویت دفاع کے عوامی وزیر استالین نے جو «حکم نامہ» شائع کیا اس کے الفاظ نے سوویت عوام کے دلوں میں اس یقین اور اعتماد کو پختگی بخشی کہ فتح بالاخر انہی کا دامن چومے گی۔ انہوں نے کہا:۔ «دشمن سردست راستوف، ماسکو اور تخوین کے مقامات پر سرخ فوج کی ضربوں کے وزن کو محسوس کر چکا ہے۔ اب وہ دن زیادہ دور نہیں ہے جب ایک بار پھر دشمن کو سرخ فوج کی آهنی ضربوں کا وزن محسوس کرنا ہوگا، ہاں تب ہمارے ملک میں بھی جشن منایا جائیگا»۔*

استالین گراڈ میں جرمنوں کی شکست نے جلدھی رفیق استالین کے ان الفاظ کی پوری تصدیق کردی۔

فوجوں کے دانا اور زیرک لیڈر نے، جس کا نام لیکر سپاہی رن میں کودا کرتے تھے، واقعات کی آئندہ رفتار کا اندازہ لگایا اور استالین گراڈ کی اس

ی۔ و۔ استالین۔ سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں۔ ۵۔ویں ایڈیشن صفحہ ۸۱۔

عظیم الشان جنگ کا راستہ اپنے آهنی ارادے کے مطابق بدل دیا۔

۱۹ نومبر ۱۹٤۲ء کو کامریڈ استالین کے احکام کے مطابق سوویت فوجوں نے استالین گراڈ کے مضافات میں خود حملہ شروع کر دیا۔ انہوں نے جرمن فوج کے بازوؤں پر اور پھر عقب پر یلغار کی۔ بازوؤں پر حملہ کرنے کا یہ فوجی منصوبہ استالین هی کا تیار کیا هؤا تھا اور انہی کی زیرهدایت اس پر عمل در آمد بھی کیا گیا تھا۔ یہ منصوبہ سوخ فوج کے لئے ایک اور" شاندار فتح کا ضامن بنا۔ جلد هی تین لاکھ جرمن سپاہ کو جو استالین گراڈ کے علاقہ میں محصور تھی، یا تو تہ‌تیغ کر دیا گیا یا قیدی بنا لیا گیا۔

تاریخ کی تمام جنگوں میں ایسی شاندار اور غیر معمولی فتح کی مثال نہیں ملتی۔ استالین گراڈ کی جنگ فن سپہ‌گری اور جنگ‌جوئی کا ایک شاھکار ہے اور اس کمال کا مظاهرہ ہے جسے جنگ کی ترقی‌یافتہ سوویت سائنس نے حاصل کیا تھا۔ یہ تاریخی فتح، استالین کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کی جیت تھی، یہ جیت تھی اس عظیم فوجی ذهن

کی، جو دشمن کے منصوبوں سے واقف تھا اور جس نے اس کے تباہ‌کن حکمت عملی کی کمزوریوں سے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔

بعد میں استالین نے استالین گراڈ کی جنگ کی اہمیت کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کیا: «جرمن فسطائی فوج کے زوال کا آغاز استالین گراڈ سے ہؤا۔ سب جانتے ہیں کہ استالین گراڈ کے کشت و خون کے بعد جرمن پھر اپنی طاقت کو بحال نہ کرسکے» ۔ *

استالین گراڈ کے معرکہ میں فوجی پہل کو اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد، سرخ فوج نے اپنے حملہ کو جاری رکھا اور سوویتوں کی سرزمین سے دشمن کا مکمل اخراج شروع ہو گیا۔

اپنے ۲۳ فروری ۱۹۴۳ء کے «حکم نامہ» میں سوویت فوجوں کی کامیابیوں اور سوویت عوام کی شجاعت کا تذکرہ کرتے ہوئے کامریڈ استالین نے کہا: «سوستاپول اور اڈیسہ کا بہادرانہ دفاع، ماسکو کے قرب وجوار کی

---

* ی۔ و۔ استالین۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵۔ ویں ایڈیشن، صفحہ ۱۱۳۔

اور کاکیشس کی پہاڑوں کی گھمسان کی لڑائیاں رژیف کے علاقہ اور لینن گراڈ کے مضافات کے معرکے اور استالین گراڈ کی عدیم المثال تاریخی جنگ، ایسے واقعات ھیں جنہیں سوویت عوام ھمیشہ یاد رکھینگے۔ ان عظیم لڑائیوں میں ھمارے سورما سپاھیوں، کمانڈروں اور سیاسی کارکنوں نے سرخ فوج کے پرچموں کو ایک غیر فانی عظمت بخشی اور جرمن فسطائی فوجوں پر سوویت فوجوں کی فتوحات کی نیو ڈال دی»۔*

لیکن اسی کے ساتھہ ساتھہ سپہ‌سالار اعظم نے سرخ فوج کے سپاھیوں اور کمانڈروں کو متنبہ کی کہ وہ گھمنڈ اور خودستائی سے کام نہ لیں، جو کامیابی کے نتیجہ میں پیدا ھو جاتی ھے۔ انہوں نے ھدایت کی کہ وہ عظیم لینن کے اس قول کو گرہ سے باندھہ لیں۔ «پہلی بات تو یہ ھے کہ نشے سے سرشار نہیں ھونا چاھئے اور نہ بڑھا بڑھاکر باتیں کرنی چاھیئں، دوسری یہ کہ فتح کو پختہ اور پایدار بنانا

---

* ی. و. استالین، – «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ – ویں ایڈیشن، صفحات ۸۹–۹۰۔



ی، و، استالین

نقش از ب، کارپوف

چاہئے اور تیسری یہ کہ دشمن پر کاری ضرب لگانی چاہئے» ـ*

۴۲-۱۹۴۳ء موسم جاڑہ کی حملہ آورانہ مہم کا نتیجہ یہ نکلا کہ سوویت فوجوں نے نہ صرف جنگی چالوں سے حاصل کی ہوئی ان کامیابیوں پر پانی پھیردیا جو دشمن نے ۱۹۴۲ء کے موسم گرما میں حاصل کی تھیں بلکہ ان علاقوں کو بھی آزاد کرانا شروع کر دیا جو جنگ کے شروع میں جرمنوں نے ہتھیا لئے تھے۔

سوویت ریاست نے سوویت یونین کی مسلح فوجوں کے سپہ سالار اعلی کی حیثیت سے کامریڈ استالین کی بےمثال خدمات کو بہت سراہا اور اس کے صلہ میں ٦ مارچ ۱۹۴۳ء کو سوویت یونین کی اعلی کونسل کی صدارتی مجلس نے یوسیف ویساریانووچ استالین کو «سوویت یونین کے مارشل» کا خطاب عطا کیا ـ

---

* ی، و، استالین ـ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ ـ ویں ایڈیشن، صفحات ۹۴، ۹۵ ـ

اپنی پے بہ پے شکستوں اور زبردست نقصانات کے باوجود جرمنوں نے ۱۹۴۳ء کی گرمیوں میں ایک نئے حملہ کی شروعات کی۔ استالین نے بروقت ان کے منصوبہ کو تاڑ لیا۔ اس منصوبہ کا مقصد یہ تھا کہ دو سمتوں سے لشکرکشی کی جائے، یعنی اوریول اور بلگروڈ کے علاقوں سے، تاکہ کورسک کی قلعہ بند سوویت فوجوں کو گھیرے میں لے کر ختم کر دیا جائے اور پھر ماسکو پر چڑھائی کر دی جائے۔

۲ جولائی کو کامریڈ استالین نے اوریول، کورسک کے علاقہ کی کمان کو متنبہ کیا کہ جرمن غالباً ۳ اور ٦ جولائی کے درمیانی عرصہ میں حملہ آور ہونگے اور جب ۵ جولائی کو بے شمار نازی سپاہیوں نے اوریول، کورسکر اور بلگروڈ کے علاقوں پر حملہ شروع کیا تو انہیں سوویت فوجوں کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ جرمن حملہ سوویت دفاعی طاقت کے مقابلہ میں بہت کمزور ثابت ہؤا اور ان کا منصوبہ شرمندہ تکمیل نہ ہو سکا۔

کورسک کے ان مشہور معرکہ کا نتیجہ یہ ہؤا کہ بہترین فسطائی ڈویژنوں کی قوتوں کو شل کر

دینے اور ان میں سے بیشتر حصہ کو ٹھکانے لگانے کے بعد، سوویت فوجیں دشمن کے مورچوں میں گھس گئیں اور خود جوابی حملہ شروع کردیا۔

۲٤ جولائی کو اپنے ایک «حکم‌نامہ» میں سپہ سالاراعلی اور سوویت یونین کے مارشل کامریڈ استالین نے اعلان کیا کہ جرمنوں کے موسم گرما کے حملہ کو پوری طرح ناکام بنا دیا گیا ہے۔ «اس طرح اس قصہ آمیز بات کا پردہ اٹھایا گیا ہے کہ جرمن موسم گرما کے حملوں میں ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں اور گویا سوویت فوجیں پسپائی پر مجبور ہوتی ہیں»۔*

سوویت فوج نے کامیابی کے ساتھہ اپنی پیشقدمی کو جاری رکھا۔ ۵ اگست ۱۹٤۳ء کو اوریول اور بلگروڈ پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔ سپہ سالار اعلی سوویت یونین کے مارشل ی، و، اسالین نے اس نئی اور نمایاں فتح کی اپنے ایک خصوصی حکم نامہ میں بہت تعریف کی اور ہماری راجدھانی ماسکو میں اوریل اور بلگروڈ کو آزاد کرانے والے سوویت سپاھیوں کو توپوں سے سلامی دی گئی۔ اس کے بعد

---

* پراودا۔ نمبر ۱۸۵ – ۲۵ جولائی ۱۹٤۳ء۔

سے ماسکو میں توپوں کی سلامی نے زمانۂ جنگ کی ایک روایت کی شکل اختیار کرلی۔

کورسک کے مقام پر جرمنوں کی شکست نے جنگ کے آئندہ واقعات پر ایک فیصلہ‌کن اثر مرتب کیا۔ «اگر استالین گراڈ کی جنگ جرمن فسطائی فوج کے زوال کا پیش خیمہ ثابت ہوئی تو کورسک کے معرکہ نے اسے اپنی تباھی کے کنارے پر لاکھڑا کیا ھے» ۔*

کورسک کی لڑائی اور اوریول میں جرمنوں کا صفایا، سوویت فوج کے ایک نئے زبردست حملہ کا پیغام تھا۔ نومبر ۱۹٤۳ء تک دو تہائی سوویت علاقوں کو جن پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا تھا آزاد کرا لیا گیا۔

٦ نومبر ۱۹٤۳ء کو سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت نے کامریڈ استالین کو «سواروف» درجۂ اول کا عزاز بخشا۔ یہ عزاز حب الوطنی کی جنگ عظیم میں جرمن حملہ‌آوروں کے خلاف

---

* ی، و، استالین۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ٥۔ویں ایڈیشن، صفحہ ۱۱٤۔

سرخ فوج کی چابکدستانہ رہنمائی کا صلہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں عظیم‌الشان فتوحات حاصل ہوئی تھیں۔

۱۹۴۳ء کے سوویت حملہ میں چھاپہ مار دستوں نے سرخ فوج کی گران قدر مدد انجام دی۔ کامریڈ استالین کی اس اپیل نے کہ «دشمن کے عقب میں عوامی چھاپہ مار جنگ کے شعلے بھڑکا دیئے جائیں، دشمن کے فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا جائے اور فسطائی غنڈے موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں»* ایک زبردست چھاپہ مار تحریک پیدا کر دی تھی۔ گوریلا دستے دشمن کے عقب میں بہت سرگرم تھے، وہ جرمنوں کے رسل و رسائل کو تباہ کرتے اور فسطائی افسروں اور سپاہیوں کا بڑے قاعدے سے صفایا کر ڈالتے تھے۔ استالین نے چھاپہ مار تحریک کی بھی رہنمائی کی اور ماسکو میں گوریلا کے دستوں کے کمانڈروں کی کانفرنسوں کا انعقاد بھی کیا کرتے تھے۔

---

* ی، و، استالین۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں»، ۵-ویں ایڈیشن صفحہ ۸۱۔

اپنی ٦ نومبر ١٩٤٣ء کی تقریر میں کامریڈ استالین نے ان فتوحات کی بڑی شاندار تصویر کھینچی جو سوویت عوام اور ان کی فوج نے گزشتہ ایک سال میں حاصل کی تھیں ـ یہ تقریر عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کی ٢٦ ـ ویں سالگرہ کے موقعہ پر ماسکو سوویت کے ایک شاندار جلسہ میں کی گئی تھی ـ

انہوں نے کہا: «١٩٤٣ء کا سال ہماری وطن پرستانہ جنگ کے ایک فیصلہ‌کن موڑ کی حیثیت رکھتا ہے» ـ*

«سرخ فوج کی فتوحات کے اثرات صرف سوویت جرمن مورچہ تک محدود نہیں بلکہ یہ دور دور تک محسوس کئے گئے ہیں ان اثرات نے موجودہ جنگ عظیم کے راستہ ہی کو بدل ڈالا ہے اور زبردست بین الاقوامی اہمیت حاصل کی ہے» ـ**

---

* ی، و، استالین ـ «سوویت یونین کی حب‌الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں»، ٥ ـ ویں ایڈیشن، صفحہ ١١٠ ـ

** ایضاً صفحہ ١٢١ ـ

سوویت فوجوں کی فتوحات نے سوویت یونین کی بین الاقوامی حیثیت کو اور زیادہ مضبوط کیا۔ ۱۹۴۳ء کا سال نہ صرف سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ بلکہ بہ حیثیت مجموعی دوسری عالمگیر جنگ کے حالات کو بدل دینے والا موڑ تھا۔ سرخ فوج کے ۱۹۴۳ء کے حملہ کو شمالی افریقہ اور اٹلی میں اتحادی فوجوں کی لشکرکشی اور جرمنی کے جنگی صنعتی مراکز پر اتحادی طیاروں کی بمباری سے بڑی مدد ملی۔ جرمنی کا بڑا محوری ساتھی اٹلی جلد ھی سیاسی اور عسکری اعتبار سے گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور ہؤا اور ستمبر ۱۹۴۳ء میں اس نے بلاشرط ھتھیار ڈال دیئے۔ ہٹلری گٹھ جوڑ پر یہ ایک بے حد مہلک ضرب تھی۔

یہ کامریڈ استالین کی خارجہ پالیسی کی سوجھ بوجھ کا نتیجہ تھا کہ دشمن کی وہ شرمناک کوششیں ناکام ہوئیں۔ جن سے وہ اتحادی طاقتوں کے متحدہ محاذ میں نفاق انتشار پھیلانا چاھتا تھا۔ یہ اتحادی طاقتیں ہٹلری جرمنی پر شکست دینے کے لئے متحد ہو گئیں۔ نومبر ۱۹۴۳ء میں ایران کے دارالخلافہ طہران میں کامریڈ استالین امریکا کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم

سے ملے، جہاں تین اتحادی ملکوں کے رہنماؤں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں انہوں نے جرمنی کے خلاف جنگ میں متحدہ اقوام اور تینوں اتحادی طاقتوں میں مابعد جنگ کے اشتراک عمل کے بارے میں ایک اعلان نامہ اتفاق رائے سے منظور کیا۔

سوویت محاذ کے عقبی کام کے سلسلہ میں بھی ۱۹۴۳ء کا سال ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ تیزی کے ساتھہ کام کرتی اور پھیلتی ہوئی جنگی صنعت جو سوویت عوام کی کوششوں کا نتیجہ تھی، مقدار اور نوعیت دونوں اعتبار سے جرمن اسلحہ پر سوویت فوجوں کی اسلحہ کی برتری کی ضامن تھی۔ کامریڈ استالین کی راست ہدایات کے مطابق، سوویت ڈیزائن ساز، ہتھیاروں کو زیادہ سے زیادہ مکمل اور مؤثر بنانے میں نتیجہ‌خیز ترمیمیں کرتے رہے، انہوں نے اسلحہ کی نئی قسمیں بھی ایجاد کیں۔

سوویت یونین صرف لڑائی ہی میں مصروف نہیں تھی بلکہ وہ دوران جنگ میں تعمیر کا کام بھی کر رہی تھی۔ نئے ملوں، فیکٹریوں، کانوں، انجن بھٹیوں

اور برقی طاقت کے اسٹیشنوں کی تعمیر، بلاکسی روک ٹوک کے جاری تھی، لوھے اور فولاد کے نئے کارخانے چیلیابنسک اور ازبکستان میں قائم کئے گئے اور دھات پھونکنے کی نئی انجن بھٹیاں تاگل، میگنی توگورسک اور دوسرے مقامات پر بنائی گئیں۔ الومنیم کے ایک کارخانے نے استالینسک میں کام کرنا شروع کیا اور چیلیابنسک، استالینسک اور دوسرے علاقوں میں برقی طاقت کے اسٹیشن قائم کئے گئے۔

کامریڈ استالین نے نئے مل اور فیکٹریوں کی تیزرفتار تعمیر اور کام کی کوششوں میں صنعت کے عملہ کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے دسمبر ۱۹٤۳ء میں میگنی توگورسک کے لوھے اور فولاد کے کارخانے کے معماروں اور مزدوروں کو مبارکباد دی جنہوں نے دوران جنگ کے مشکل حالات میں ریکارڈ توڑ رفتار کے ساتھ ایک بڑی انجن بھٹی قائم کی تھی۔ اسی عرصہ میں کامریڈ استالین نے ینا کئیف دھات کے کارخانے کے مزدوروں کی کامیابیوں پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ "یہ کامیابیاں اس بات کا ثبوت

ہیں کہ صنعت و حرفت کی نئے سرے سے تعمیر اور جرمنوں کی وحشیانہ تاخت وتاراج کے اثرات کو ختم کرنے کا مشکل کام بہت مختصر سے عرصہ میں پورا کیا جا سکتا ہے»۔*

کامریڈ استالین نے سرخ فوج کے آزاد کرائے ہوئے علاقوں میں معاشی بحالی کے کام پر غیر معمولی توجہ دی۔ انہی کی پہل پر سوویت یونین کے عوامی وزراء کی کونسل اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اگست ۱۹۴۳ء میں «جرمن قبضہ سے آزاد کرائے ہوئے علاقوں میں معاشی بحالی کی فوری تدابیر» سے متعلق ایک فیصلہ کیا۔

سوویت عوام نے بڑی بے جگری کے ساتھ اپنی مسلح فوجوں کی مدد کی۔ کامریڈ استالین نے محاذ کے عقب میں سوویت عوام کی ان کوششوں کو مادرِ وطن کے دفاع میں بہادری کے کارہائے نمایاں سے تعبیر کیا جو ملک کے مزدور طبقہ، پنچائتی کسانوں اور دانشوروں نے مختلف شعبوں میں رضاکارانہ طور پر انجام دی تھیں۔

---

* پراودا۔ نمبر ۳۲۱–۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء۔

دیش بھگتی کی اس جنگ کے دوران میں سوویت یونین کی مختلف قوموں کے درمیان باھمی دوستی اور برادری کے رشتے اور زیادہ مضبوط ھوگئے—وہ سب کے سب اپنے ملک کے دفاع میں یک جان و یک قالب ھوکر اٹھ کھڑی ھوئی تھیں۔

مارچ ۱۹۴٤ء میں سوویت یونین کی اعلی سوویت نے، کامریڈ استالین کی سفارشات کے بموجب یہ فیصلہ کیا کہ دفاع اور امور خارجہ کی عوامی وزارتوں (کمیساریتوں) کو کل یونین وزارتوں سے یونین ری پبلیکنی وزارتوں میں بدل دیا جائے، اور یونین کی جمہوریتوں کی دفاع اور امور خارجہ کی الگ الگ عوامی وزارتیں قائم کی جائیں۔

اس سے سوویت یونین کے قومی مسئلہ کے حل میں اور زیادہ سلجھاؤ پیدا ھؤا اور مسئلہ سے متعلق لینن اور استالین کی اس پالیسی کو مزید ترقی حاصل ھوئی جو سوویت یونین کی تمام قوموں کی کامیاب ریاستی ترقی کی ضامن ھے۔

۱۹۴٤ء کا سال سوویت فوج کے لئے فیصلہ کن فتوحات کا سال تھا۔ کامریڈ استالین کے غیرمعمولی ذھین منصوبہ پر عمل کرتے ھوئے، سوویت فوج نے جرمن

فوجوں پر یکے بعد دیگرے دس جان لیوا ضربیں رسید کیں، کامریڈ استالین نے ان ضربوں کو تفصیل کے ساتھہ اس تقریر میں بیان کیا جو انہوں نے عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کی ۲۷ ویں سالگرہ کے موقعہ پر کی تھی۔ ان ضربوں کے نتیجہ میں سوویت یونین کے وہ تمام علاقہ جن پر فسطائی حملہ آوروں نے قبضہ کر لیا تھا، پوری طرح آزاد کرا لئے گئے تھے اور دشمن کو سوویت دیس کی سرحدوں کے باھر نکال دیا گیا تھا۔ سوویت فوج اب جرمنی اور اس کے ساتھیوں کے علاقوں میں جنگ لڑ رہی تھی۔

۲۰ جون ۱۹۴۴ء کو ماسکو شہری اجرائیہ کمیٹی کی مجلس عاملہ کے صدر نے سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کی جانب سے، سوویت یونین کے مارشل، دفاع کی ریاستی کمیٹی کے صدر اور سپہ سالار اعلی، یعنی ی، و، استالین کو پہلا «تمغہ برائے دفاع ماسکو» عطا کیا۔ یہ تمغہ انہیں ان خدمات کے صلہ میں دیا گیا تھا جو انہوں نے ماسکو کے بہادرانہ دفاع کی رہبری اور سوویت دارلخلافہ کے باھر جرمن فوجوں کی شکست کے سلسلہ میں انجام دی تھیں۔

۲۹ جولائی ۱۹٤٤ء کو یوسف وساریانووچ استالین کو «آرڈر آف وکٹری» یعنی «فتح عزاز» بخشا گیا۔ یہ عزاز سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت نے ان نمایان خدمات کے صلہ میں عطا کیا تھا جو انہوں نے سرخ فوج کی حملہ آورانہ کارروائیوں کی تنظیم و ہدایت کے سلسلہ میں انجام دی تھیں اور جس کے نتیجہ میں جرمنوں کو شکست فاش ہوئی تھی اور جرمن فسطائیوں کے خلاف جنگ کی صورت حال بنیادی طور پر سرخ فوج کے حق میں بدل گئی تھی۔

۱۹٤٤ء میں استالین کے فوجی منصوبہ کی کامیابی اول درجہ کی اہمیت رکھنے والے فوجی اور سیاسی نتائج کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ سوویت فوجوں کی طوفانی یلغار سے عاجز ہوکر رومانیہ، فن لینڈ اور بلغاریہ نے شکست تسلیم کی اور پھر اپنے سابقہ اتحادی یعنی ہٹلری جرمنی کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے، ہنگری بھی ہتھیار ڈال دینے کی منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اس طرح جرمنی کو اس کے سابقہ اتحادیوں سے قریب قریب منقطع کر دیا گیا تھا۔ اس فوجی صورت حال کے معنی یہ تھے کہ سوویت یونین اس

پوزیشن میں تھی کہ تنہا اپنی فوجوں ھی کے ذریعہ اور اتحادیوں کی مدد کے بغیر، پورے جرمنی پر قبضہ کر لیتی اور فرانس کو آزاد کرا لیتی - یہی وہ حالات تھیں کہ جن کو سامنے رکھتے ہوئے، برطانوی سابق وزیر اعظم ونسٹن چرچل کو، مغربی یورپ پر لشکرکشی کی سوجھی، حالانکہ اس سے پیشتر وہ یورپ میں دوسرا محاذ کھولنے کی تجویز کو التوا میں ڈالے ہوئے تھے - جون ۱۹۴۴ء میں اتحادیوں نے کامیابی کے ساتھ، شمالی فرانس کے ساحل پر بڑے پیمانہ پر اپنی فوجیں اتار دیں -

ھٹلری جرمنی اب دو محاذوں کے شکنجہ میں پھنس چکا تھا، جیسا کہ کامریڈ استالین نے پیشین گوئی کی تھی -

٦ نومبر ۱۹۴۴ء کو عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کی ۲۷ ویں سالگرہ کی تقریب سے تقویر کرتے ہوئے کامریڈ استالین نے اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ اب جبکہ سرخ فوج مادر وطن کو آزاد کرانے کے وطن پرستانہ فریضہ کو انجام دے چکی ھے، وہ اپنے تاریخی مشن کو پایۂ تکمیل تک پہونچائیگی - یعنی

فسطائی وحشیوں کو ان کی کمین گاہ میں ختم کریگی اور برلن پر فتح کا پرچم لہرائیگی۔

استالین نے ملک اور فوج کے گزشتہ ایک سال کے کام کا جو جائزہ لیا تھا اور «برلن کی سمت اقدام کرو» کا جو نعرہ بلند کیا تھا، محاذ اور عقب دونوں جگہ سوویت عوام نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

سوویت فوج نے اب فسطائی بھیڑیے کے بھٹ کے خلاف اپنے فیصلہ کن حملہ کا آغاز کیا۔ سوویت فوج نے جلدھی پولینڈ کے دارالخلافہ وارسا کو جرمنوں کے قبضہ سے آزاد کرایا، اور مشرقی پرشیا میں داخل ہوگئی۔ سوویت دستے سارے محاذ پر اپنے حملہ کو آگے بڑھا رہے تھے۔

فروری ۱۹۴۵ء کے اوائل میں تین اتحادی طاقتوں یعنی سوویت یونین، امریکہ اور برطانیہ کے رہنماؤں نے کرائیمیا میں اپنی ایک کانفرنس منعقد کی۔

اس کانفرنس میں اول درجہ کی اھمیت رکھنے والے فوجی اور سیاسی امور کے بارے میں فیصلے کئے گئے۔ جن میں جرمنی کی آخری اور کلی شکست

اس کی مابعد جنگ کی حیثیت اور نجات یافتہ یورپ کے اہم سیاسی اور معاشی مسائل شامل تھے۔ جرمنی کے خلاف، مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے اتحادی جو نئے اور زبردست حملہ کرنے والے تھے ان کے اوقات، حدود اور فوجی اشتراک کے بارے میں تفصیل کے ساتھ متفقہ فیصلے کئے گئے۔ اسی کانفرنس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ سوویت یونین جاپان کے خلاف اتحادیوں کی جنگ میں شریک ہوگا۔

۲۳ فروری ۱۹۴۵ء کو سرخ فوج کی ۲۷ ویں سالگرہ زبردست تاریخی فتوحات کی جلوہ میں منائی گئی۔ جنوری اور فروری ۱۹۴۵ء میں اپنے چالیس روزہ حملہ کے دوران میں، سوویت فوجوں نے انتہائی تیزرفتاری اور ماہرانہ اقدامات کے ذریعہ، دشمن کو مغرب میں دور دھکیل دیا۔ سارے پولینڈ اور چیکوسلاوکیہ کے بڑے حصہ کو آزاد کرایا اور مشرقی پروشیا اور جرمن سائلیشیا کے اکثر علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ زبردست سوویت حملہ سے زچ ہو کر ھنگری نے جو یورپ میں جرمنی کا آخری اتحادی رہ گیا تھا، ھتھیار ڈال دئے۔



سوویت یونین کے جرنیلی سیمو ی، و، استالین اعلی فوجی افسروں اور
اعلی سوویت کے نائبین کے ساتھ
فوٹو

«جرمنوں پر مکمل فتح اب قریب ہے» ـ * کامریڈ استالین نے سرخ فوج کے سرمائی حملہ کی کامیابیوں کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے اپنے ۲۳ فروری ۱۹۴۵ ء کے حکم نامہ میں کہا ـ

انہوں نے فرمایا کہ جدید فوجی سائنس کے تمام قوانین کے مطابق سرخ فوج دشمن کو کچلنا اور تباہ کرنا سیکھہ چکی ہے «سرخ فوج کے جرنیل اور افسر اب نہایت چابکداستہ اور برق‌رفتار نقل و حرکت کے ساتھہ جنگ کے انتہائی مہیب ہتھیاروں کو بڑے موثر طریق پر استعمال کرتے ہیں» ـ **

استالین کی فوجی حکمت عملی کے منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے سرخ فوج نے جنوب میں جرمن فسطائی فوجوں کے اہم فوجی مرکزوں پر قبضہ کر لیا ـ مثلاً سرخ فوج نے آسٹریا کے دارالخلافہ ویانا پر قبضہ

---

* ی، و، استالین ـ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ‌عظیم کے بارے میں» ۵ـ ویں ایڈیشن صفحہ ۱۸۰ ـ

** ایضاً صفحہ ۱۷۹ ـ

کیا، مشرقی پرشیا کے منقطع جرمن دستوں کا صفایا کیا، سائیلیشیا کے صنعتی علاقہ کو جرمنوں سے چھینا اور اس طرح وہ برلن کے قرب و جوار تک پہونچ گئی، ان فتوحات کے نتیجہ میں ہٹلری جرمنی پر آخری اور فیصلہ کن حملہ کے لئے راستہ ہموار ہو گیا۔

کامریڈ استالین کے اس نعرہ نے کہ «برلن پر فتح کا پرچم لہرا دو»* اندرون ملک اور میدان جنگ میں نئے کارنامے انجام دینے کے لئے سویت عوام کی روح افزائی کی۔

۲۱ اپریل ۱۹۴۵ء کو برلن پر لشکرکشی سے ایک روز پہلے کامریڈ استالین نے سوویت حکومت سے پورے اختیارات پاکر جمہوریۂ پولینڈ کے ساتھ دوستی، باہمی امداد اور ما بعد جنگ کے اشتراک عمل کے معاهدے پر دستخط کئے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

«آزادی پسند اقوام اور خاص طور پر سلاف

---

* ی، و، استالین۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵-ویں ایڈیشن صفحہ ۱۶۸ -

قومیں ایک مدت سے اس معاہدہ کی تکمیل کی آس لگائے ہوئے تھیں ۔ کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ یہ معاہدہ یورپ میں عام دشمن کے خلاف متحدہ اقوام کے متحدہ محاذ کے استحکام کی علامت ہے» ۔ *

۲ مئی ۱۹۴۵ء کو ریڈیو نے سرخ فوج اور سرخ بحریہ کے سپہ سالار اعلی کے «اعلان نامہ» کو نشر کیا جس میں ساری دنیا کو یہ خوش خبر سنائی گئی کہ «سوویت فوجوں نے برلن کے مزاحم جرمن دستوں کو پوری طرح شکست دیکر آج ۲ مئی کو جرمنی کے دارالخلافہ برلن پر اپنے قبضہ کو مکمل کر لیا، برلن جو جرمن سامراج کا مرکز اور جرمن ملک‌گیری اور جنگجوئی کا گڑھ تھا» ۔ **سرخ فوج استالین کا حکم بجا لائی تھی: فتح کا پرچم برلن پر لہرایا جا چکا تھا ۔

اب ہٹلری جرمنی کی قسمت پر گویا مہر لگ چکی

---

* ی، و، استالین ۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ ـ ویں ایڈیشن صفحہ ۱۸۴ ۔

** «پراودا» ۔ نمبر ۳۰۱۰۴ مئی ۱۹۴۵ء ۔

تھی، ۸ مئی ۱۹۴۵ ء کو جرمن ھائی کمان کے نمائندوں نے برلن میں ایک دستاویز پر دستخط کردیئے جس میں جرمنی کی مسلح فوجوں کی غیر مشروط شکست اور سپراندازی کو تسلیم کیا گیا تھا۔ ۹ مئی کو سوویت عوام کی حب‌الوطنی کی عظیم جنگ کے کامیاب خاتمہ اور ھٹلری جرمنی کی مکمل شکست کی خوشی میں یوم فتح منایا گیا۔

اس تاریخی تقریب کے موقعہ پر یوسف وساریانوچ استالین نے ریڈیو پر سوویت عوام سے خطاب کیا:

«ساتھیو! ھموطن مردو اور عورتو!

جرمنی پر فتح کا یادگار اور عظیم دن آن پہنچا ھے۔ فسطائی جرمنی نے جسے سرخ فوج اور ھمارے اتحادیوں کی سپاہ نے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا، اپنی شکست تسلیم کرلی ھے اور بلاکسی‌شرط کے ھتھیار ڈال دیئے ھیں...

اب ھمیں یہ کہنے کا پورا حق پہونچتا ھے کہ جرمنی کی آخری شکست اور جرمن سامراج پر ھمارے عوام کی عظیم‌الشان فتح کا دن آپہونچا ھے...

میرے عزیز هموطن مردو اور عورتو! یه فتح تمہیں مبارک هو!» *

فتح کا جشن مناتے هوئے سوویت عوام کی جذبات اور خیالات اسی ذات سے وابسته تھے، جس نے جنگ کی تمام مشکلوں اور آزمائشوں میں همارے ملک کی رهبری کی اور اسے تباهی سے بچایا تها جس کی فطانت اور ذهانت نے فتح کے پرپیچ راستے بتائے اور منزل مقصود تک ملک کی رهنمائی کی تهی۔ عوام کے جذبات اور خیالات کامریڈ استالین پر آن پڑے۔

ملک کی ان بڑی خدمات میں سے جو کامریڈ استالین نے انجام دیں ایک یه بهی تهی که انهوں نے حب‌الوطنی کی جنگ کے دوران میں نئے فوجی کارکنوں کا انتخاب کیا، انهیں تربیت دی اور بڑے ذمه‌دارانه عهدوں پر سرفراز کیا، ان کارکنوں نے جرمنی اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جنگ کا

---

* ی، و، استالین ـ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ٥ ـ ویں ایڈیشن، صفحات ١٩٢ ـ ١٩٤ ـ

سنگین بار اپنے کاندھوں پر سہارا ان فوجی کارکنوں میں بلگانن، ویسی‌لوسکی، کونیف، گوووروف، ژوکوف، واتوتن، چرنیاخووسکی، انتونوف، سوکولووسکی، میریتسکوف، رکوسووسکی، ملینووسکی، وورونوف، تالبوخن، یاکولیف، مالینن، گالتسکی، ترافیمنکو، گارباتوف، شتمنکو، کوراسوف، ویرشینن، گولوانوف، فدارنکو، ری‌بالکو، بوگڈانوف، کاتوکوف، لیلیوشنکو اور دوسرے لوگ شامل تھے۔

۲٤ مئی کو سوویت یونین کی حکومت نے کریملن میں سرخ فوج کے کمانڈروں کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت کی۔ سوخ فوج کے یہ کمانڈر "استالین کے مکتب کے" تربیت یافتہ تھے۔

کامریڈ استالین نے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے، تمام سوویت عوام کی پدربھومی کے واسطے جنگ عظیم کے وقت جنگی خدمات پر انہیں خراج تحسین ادا کیا۔ انہوں نے خاص طور پر روسی عوام کا تذکرہ کیا جو سوویت یونین کے سب لوگوں میں سے ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روسی عوام اس جنگ میں سوویت یونین کی دوسری قوموں کے روح رواں رہے۔ اور آج اس حقیقت کو سب

لوگ تسلیم کر رہے ہیں ۔ کامریڈ استالین نے روسی عوام کی رہبرانہ حیثیت کی توجہ کرتے ہوئے اور ان کا جام صحت پیتے ہوئے کہا: «روسی عوام بڑی خوبیوں کے مالک ہیں، روشن ذہن ہیں، پختہ سیرت اور بردبار ہیں» ۔ انہوں نے مزید کہا «اپنی حکومت پر روسی عوام کا بےحد اعتماد، اس کی پالیسی کی صحت پر ان کا یقین کامل اور بالشویک پارٹی کی مستقل حمایت، یہی روسی عوام کی وہ خوبیاں تویں جو انسانیت کے بدترین دشمن فسطائیت پر تاریخی فتح کی ضامن بنیں» ۔ *

٢٤ جون ١٩٤٥ء کو سپہ سالار اعلی رفیق استالین کے حکم پر سرخ فوج اور جنگی سمندری بیڑہ اور ماسکو گیریسین کے سپاہیوں کی ایک فتح پریڈ ماسکو میں، ریڈ اسکوائر میں منعقد کی گئی ۔ اس موقعہ پر سرخ فوج ریڈ اسکوائر میں اپنے همره وه فسطائی جھنڈے بھی لائی تھی جن کے علمبرداروں

---

* ی، و، استالین ۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ غظیم کے بارے میں» ٥ ۔ ویں ایڈیشن، صفحہ ١٩٧ ۔

کا وجود خاک کا پیوند بنایا جا چکا تھا۔ یہ ڈھیر کے ڈھیر نازی جھنڈے، لینن کے مقبرے کے سامنے، فاتح سوویت عوام کے قدموں میں پڑے ہوئے تھے اور لینن کے مقبرہ کے چبوترے پر سوویت یونین کے عظیم کمانڈر۔ استالین کھڑے تھے۔

سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت نے ۲٦ جون ۱۹٤۵ء کو تمام سوویت عوام کے ایماء پر سوویت یونین کے مارشل یوسف ویساریانووچ استالین کو ایک اور «اعزاز فتح» (آرڈر آف وکٹری) بخشا۔ یہ اعزاز بھی انہیں ان کی ان غیرمعمولی خدمات کے صلہ میں عطا کیا گیا تھا جو انہوں نے حب الوطنی کی عظیم جنگ میں سوویت یونین کی مسلح فوجوں کی تنظیم اور ان کی رہنمائی کے سلسلہ میں انجام دی تھیں اور جس کے طفیل میں ہٹلری جرمنی پر مکمل فتح حاصل ہوئی تھی۔

مزید بر آن انہیں «سوویت یونین کے ہیرو» کا خطاب بھی عطا کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ «آرڈر آف لینن» اور ایک طلائی ستارہ کا تمغہ بھی پیش کیا گیا۔ یہ خطاب اور یہ تمغہ ان کی اس

رهنمائی اور حوصله افزا هدایات کا صله تها جو انهوں نے ملک کے دفاع اور خاص طور پر سوویت راجدهانی کے بچاؤ کے آزمائشی دنوں میں اور هٹلری جرمنی کی شکست کے سلسله میں انجام دی تهیں ـ

۲۷ جون ۱۹۴۵ء سوویت یونین کی تمام فوجی طاقتوں کے سپه سالاراعلی یوسف وساریانووچ استالین کو سب سے بڑا فوجی عهده تفویض کیا گیا یعنی وه سوویت یونین کے جنریلیسمو بنا دیئے گئے ـ

۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو ی، و، استالین سه مشترکه کانفرنس (منعقده ۱۷ جولائی تا ۲ اگست) میں شرکت کے لئے برلن پہنچے جہاں تین بڑی حکومتوں یعنی سوویت یونین، امریکه اور برطانیه کے رهنماؤں نے فتح کے استحکام کے لئے اهم فیصلے کئے ـ ان فیصلوں میں جرمنی، آسٹریا اور پولینڈ سے متعلق مسائل کا حل بهی شامل تها ـ

هٹلری جرمنی کے خلاف جنگ کے فاتحانه اختتام کے بعد اب سوویت یونین کے سامنے نئی تعمیر کا عظیم کام تها، تباه‌کاری اور ویرانی سے جو جرمن بربریت کا نتیجه تهی، قومی معشیت کی بحالی اور

نئے ملوں اور کارخانوں کا قیام، اب سوویت عوام کا سب سے بڑا مقصد تھا۔

لیکن جب تک جنگ کا ایک اور سرچشمہ، یعنی سامراجی جاپان موجود تھا، سوویت یونین خود کو محفوظ تصور نہیں کر سکتی تھی۔ سامراجی جاپان نے امریکہ، برطانیہ اور چین کے اس مطالبہ کو ٹھکرا دیا تھا کہ وہ غیرمشروط طور پر ہتھیار ڈال دے۔ اتحادیوں نے تجویز پیش کی کہ جاپانی حملہ‌آوروں کے خلاف جنگ میں سوویت یونین بھی شریک ہو سوویت حکومت نے ایک وفادار اتحادی کی حیثیت سے اپنے فرض کو محسوس کیا اور تجویز منظور کرکے جاپان کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا۔

سوویت عوام نے اپنی حکومت کے اس فیصلہ کی تصدیق کی، ان کے نزدیک بھی یہی واحد راستہ تھا جس کے ذریعہ مشرق و مغرب میں ملک کا تحفظ ہو سکتا تھا، جنگ ختم کی جا سکتی تھی اور جلد سے جلد امن عالم کو بحال کیا جا سکتا تھا۔

۹ اگست ۱۹۴۵ء کی صبح کو سوویت بری فوجوں اور بحرالکاہل کے سوویت بحری بیڑے نے مشرق بعید میں جاپان کے خلاف جنگ کا آغاز کیا۔

متعدد جان توڑ لیکن ناکام جوابی حملوں کے بعد، کوانٹنگ کی جاپانی فوج مزاحمت بند کرنے پر مجبور ہوئی اور آخرکار اسے سوویت فوجوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ سرخ فوج نے جاپانیوں سے منچوریا، جنوبی سکھالین، شمالی کوریا اور جزائر کیورل کو آزاد کرایا۔

جاپان کے خلاف سوویت یونین کے جنگ میں شریک ہوتے ہی سامراجی جاپانیوں کی قسمت پر مہر لگ گئی اور متعدد جاپانی فوجوں کی شکست نے جاپان کو گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کر دیا۔ ۲ ستمبر ۱۹۴۵ء کو جاپان کے سیاسی اور فوجی نمائندوں نے ٹوکیو میں ایک دستاویز پر دستخط کئے جس میں انہوں نے غیرمشروط اطاعت کو تسلیم کر لیا۔

جس دن جاپان پر فتح پائی گئی، کامریڈ استالین ریڈیو پر سوویت عوام کو نوید فتح سناتے ہوئے کہا:

«آج کے بعد سے ہم اپنے ملک کو مغرب میں جرمن دباؤ سے اور مشرق میں جاپانی حملے سے محفوظ ومامون تصور کر سکتے ہیں۔ وہ امن جس کے لئے

ساری دنیا کے عوام چشم براہ تھے اب ہم پر سایہ فگن ہے» ـ *

یہ فتح تھی سوویت اشتراکی نظام اور سوویت ریاستی نظام کی ـ

یہ فتح تھی سوویت مسلح فوجوں کی اور کمیونسٹ بالشویک پارٹی کی معقول پالیسی کی ـ

حب الوطنی کی جنگ کے دوران میں سوویت عوام نے اپنے رھنما، استاد، فوجی کمانڈر اور دوست، یوسف وساریانووچ استالین کی عظمت کو اور زیادہ پہچانا، مادروطن کے لئے ان کی گرویدگی اور خدمات اور اشتراکی ریاست کی ترقی اور خوش‌حالی کے لئے ان کی مسلسل کاوش کو دیکھکر سوویت عوام کے دل ان کے لئے تعریف و تحسین کے جذبات سے اور زیادہ معمور ہو گئے ـ

یہ استالین ھی تھے جنھوں نے دشمن کے حملہ کا جواب دینے کے لئے سوویت عوام میں ایک

---

* ی، و، استالین ـ «سوویت عوام کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ ـ ویں ایڈیشن، صفحہ ۲۰۶ ـ

مجاهدانه روح پھونک دی اور یہ انہیں کی ذات تھی جس نے سوویت عوام کو فتح کی مسرتوں سے ھمکنار کیا۔

اس اثنا میں جبکہ کامریڈ استالین محاذ پر سوویت مسلح فوجوں کی رھنمائی اور عقب میں معاشی اور تنظیمی کاموں کی نگرانی میں مشغول تھے، انہوں نے دوران جنگ میں بھی اپنی نظریاتی ادبی سرگرمیوں کو جاری رکھا اور مارکسزم اور لینن‌ازم کی مزید نشوونما میں مصروف رھے۔

انہوں نے اپنی دوران جنگ کی تقریروں اور اعلان ناموں کے ذریعہ (جن کو ایك کتاب بعنوان «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» میں جمع کردیا گیا ھے) جنگ کی سوویت سائنس سوویت اشتراکی ریاسب اس کے فرائض اور اس کی طاقت کے ذرائع سے متعلق نظریات کو مزید ترقی دی۔ انہوں نے جنگ کے حالات میں سوویت ریاست کی سرگرمیوں کا تجزیہ کیا اور ان سے عام نتائج اخذ کئے اور اس کی معاشی اور فوجی طاقت مزید استحکام بخشنے کا راستہ سجھایا۔

عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کی ۲۶-ویں سالگرہ کے موقعہ پر اپنی تقریر کے دوران میں انہوں نے

بتایا کہ فسطائی حملہ آوروں کو ختم کرنے کی کوششوں میں بالشویک پارٹی، سوویت نظام، سوویت قوموں کی باہمی دوستی اور برادری اور سوویت عوام کی حب الوطنی اور دیش بھگتی کو کتنی اہمیت حاصل رہی ہے۔

«حب الوطنی کی اس جنگ میں فسطائی حملہ آوروں کے خلاف ملکی پیمانہ پر جدوجہد کی تنظیم اور رہبری کا سہرا پارٹی کے سر پر ہے، ہماری پارٹی کے تنظیمی کام نے سوویت عوام کی تمام مساعی کو یکجا کرتے ہوئے، انہیں مشترکہ مقصد کی راہ پر لگاتے ہوئے، ہماری تمام طاقت اور وسائل کو صرف ایک بڑے کام یعنی دشمن کی شکست پر مرکوز کردیا۔ جنگ کے دوران میں پارٹی نے عوام کے ساتھ اپنے سمبندھ کو اور زیادہ مضبوط کیا ہے اور محنت کش طبقہ کے افراد سے وہ اور زیادہ قریب ہو گئی ہے۔ یہ ہماری ریاست اور استحکام کا ایک ذریعہ ہے»۔*

سوویت یونین کی طاقت کا ایک ذریعہ سوویت اشتراکی نظام ہے۔

---

* ی، و، استالین ۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ ۔ ویں ایڈیشن، صفحہ ۱۱۹۔

«جنگ کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ سوویت نظام نہ صرف پرامن تعمیر کے دور میں معاشی اور تہذیبی ترقی کی تنظیم کے لئے بہترین ممکن نظام ہے بلکہ جنگ کے زمانہ میں بھی کسی دشمن کے خلاف عوام کی طاقتوں کو منظم کرنے کے لئے اس سے بہتر نظام کا تصور نہیں کیا جا سکتا»۔*

«یہ اکتوبر انقلاب کا دیا ہؤا اشتراکی نظام ہی تھا، جس نے ہمارے عوام اور ہماری فوج کے دلوں کو ایک ناقابل‌شکست طاقت اور توانائی سے معمور کر دیا تھا»۔**

یہ جنگ گویا سوویت ریاست کی تمام مادی اور اخلاقی قوتوں کا ایک سخت امتحان تھی، اس کے ثبات اور اس کی سچائی کی آزمائش تھی۔ جیسا کہ کامریڈ استالین کا خیال تھا، سوویت اشتراکی ریاست جنگ کی بھٹی سے کندن ہو کر نکلی، وہ اب پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط اور مستحکم تھی۔

---

* ی، و، استالین۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵۔ویں ایڈیشن، صفحہ ۱۲۰۔

** ایضاً۔ صفحات ۱۵۸۔ ۱۵۹۔

سوویت معاشی نظام کی قدروقیمت کے بارے میں کامریڈ استالین نے جنگ کے تجربہ سے نئے تعمیمی نتائج اخذ کئے انہوں نے کہا کہ اس جنگ نے ثابت کر دیا ھے کہ «سوویت ریاست کی معاشی بنیادیں دشمن ملکوں کی اقتصادیات سے کہیں زیادہ صحیح اور مستحکام ھیں» ـ *

جنگ کے دوران میں اگر دشمن ملکوں کی معشیتیں زوال پذیر رھیں تو اس کے برعکس سوویت یونین نہ صرف اس قابل تھی کہ محاذ کو کافی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود کی رسد پہنچاتی رھی، بلکہ اس قابل بھی تھی کہ ان کے محفوظ ذخائر جمع کر سکے۔ جنگ کے آخری تین سالوں میں ٹینک کی سویت صنعت نے ھر سال تیس ھزار سے زیادہ ٹینک، خودکار توپیں اور مسلح موٹر گاڑیاں بنائیں۔ طیارہ سازی کی صنعت نےچالیس ھزار ھوائی جہاز تیار کئے، اسلحہ سازی کی صنعت نے مختلف قطروں کی قریب قریب

---

* ی، و، استالین ـ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ ـ ویں ایڈیشن، صفحہ ۱۵۸ ـ

ایک لاکھ بیس ہزار توپیں، چار لاکھ پچاس ہزار ہلکی اور بھاری مشین گنیں، تیس لاکھ سے زیادہ رائفلیں اور بیس لاکھ کے قریب ٹامی گنیں بنائیں اور سرنگ پھینکنے والی توپوں کی صنعت نے تقریباً ایک لاکھ توپیں تیار کیں ۔ سوویت اسلحہ اپنی نوعیت کی کیفیت کے اعتبار سے نہ صرف یہ کہ جرمن اسلحہ سے کم تر نہیں تھے بلکہ برتر تھے ۔

جرمن فسطائی حملہ آوروں کے خلاف جنگ میں سوویت عوام کی جدوجہد کا جائزہ لیتے ہوئے کامریڈ استالین نے یہ اہم نتیجہ اخذ کیا کہ انہوں نے انسانیت کی بہت عظیم خدمت انجام دی ہے ۔ «اپنی بے غرضانہ جدوجہد کے ذریعہ سوویت عوام نے یورپ کی تہذیب کو فسطائی قاتلوں اور خونخواروں سے بچا لیا» ۔ *

انہوں نے اندازہ لگایا کہ سوویت عوام بہادر عوام ہیں، جو معجزے انجام دینے کے قابل ہیں اور

---

* ی ۔ و ۔ استالین ۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ ۔ ویں ایڈیشن صفحہ ۱۶۲ ۔

انتہائی قیامت خیز آزمائشوں سے سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔

سوویت یونین کی توانائی کا ایک اور سرچشمہ، کامریڈ استالین کے نزدیک ہمارے ملک کے مختلف عوام کی باہمی دوستی تھی جو فسطائی حملہ آوروں کے خلاف جنگ میں تمام آزمائشوں کے باوصف سلامت رہی اور جنگ کے خاتمہ پر اس میں اور زیادہ استقامت اور پختگی پیدا ہو گئی۔ ہمارے ملک کے عوام کی عظیم اور ناقابل شکست دوستی، لینن اور استالین کی قومی پالیسی کی مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہے اور قومی مسئلہ کے مساویانہ حل کی ایسی مثال ہے جو انسانیت کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

تمام نسلوں اور قوموں کی برابری کے سوویت نظریہ نے جو تمام قوموں کے درمیان اخوت اور برادری کے رشتوں کے قیام کا نظریہ تھا۔ وحشیانہ قوم پرستی اور نسلی منافرت کے ہٹلری نظریہ کو حرف غلط کی طرح مٹاکر رکھدیا۔ سوویت عوام نے ہٹلری جرمنی پر نہ صرف فوجی اور اقتصادی فتح حاصل کی بلکہ انہوں نے اسے اخلاقی اور سیاسی شکست بھی دی۔

سوویت وطن دوستی کے بارے میں بھی استالین کے نظریات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ سوویت وطن دوستی سوویت عوام میں محاذ جنگ پر فوجی شجاعت اور عقب میں محنتی حوصلہ مندی کی صفات پیدا کرنے کا ایک خشک نہ ہونے والا سرچشمہ رہی ہے۔ «سوویت وطن دوستی کی طاقت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ یہ نسلی یا قوم پرستانہ تعصبات پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد اپنی سوویت مادر وطن کے لئے عوام کی عقیدت اور وفاداری پر اور ہمارے ملک میں بسنے والی تمام قوموں کے محنت کش عوام کے برادرانہ اشتراک عمل پر ہے سوویت وطن دوستی ملک کے مختلف عوام کی قومی روایات اور سوویت یونین کے تمام محنت کش عوام کے بنیادی مشترکہ مفاد کا ایک حسین امتزاج ہے......... اس کے ساتھ ہی سوویت یونین کے عوام غیر ملکوں کے عوام کی آزادی اور حقوق کا احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پڑوسی ملکوں کے ساتھ امن اور دوستی کی زندگی گزارنے پر ہمیشہ اپنی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ یہی بنیاد ہے جس پر ہمارے ملک اور دوسرے حریت پسند ملکوں کے درمیان

تعلقات میں توسیع ہو رہی ہے اور وہ زیادہ مضبوط اور پائیدار ہو رہے ہیں» ۔ *

جنگ کی ترقی‌یافتہ سوویت سائنس کو کامریڈ استالین کے ہاتھوں مزید ترقی حاصل ہوئی ۔ انہوں نے اس نظریہ کی وضاحت کی جو جنگ کے مستقل کام کرنے والے عوامل سے متعلق ہے جن سے جنگ کی ہار جیت کا فیصلہ ہوتا ہے ۔ انہوں نے محرک دفاع اور حملہ اور جوابی حملہ کے قوانین کی تشریح کی ۔ انہوں نے جنگ کی موجودہ حالتوں میں مختلف فوجی شعبوں میں اشتراک عمل اور مختلف ہتھیاروں کو ایک دوسرے کے تعاون سے استعمال کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جدید جنگ میں ٹینکوں کی بڑی بڑی ٹکڑیوں اور طیاروں کی کثرت کیوں ضروری ہے اور پھر آخر میں ایک بڑے اور مؤثر ہتھیار کی حیثیت سے توپخانہ کی اہمیت جتائی ۔ جنگ کے مختلف مرحلوں پر استالین کے بتائے ہوئے

---

* ی، و، استالین ۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ ۔ویں ایڈیشن، صفحات ۱۶۰ ۔ ۱۶۱ ۔

حل بہت صحیح اور برعمل ثابت ہوئے کیونکہ وہ حالات کی تبدیلیوں کے مطابق ہوئے تھے۔

استالین کے فن سپہ‌گری اور جنگ جوئی کا مظاہرہ سرخ فوج کی مدافعت اور اس کے حملہ، دونوں صورتوں میں ہوتا تھا۔ ان ہی کے احکام کے ماتحت، سوویت فوجوں نے محرک دفاع کو جوابی حملوں کے اقدامات کی تیاریوں کے ساتھہ ملایا اور حملہ آورانہ اقدامات کو مؤثر مدافعت کی تیاریوں کے ساتھہ انجام دیا۔ انہوں نے بڑی مہارت کے ساتھہ فوجی نقل وحرکت کے نئے طریقوں کی تشریح کی اور انہیں عملی جامہ بھی پہنایا۔ ان میں سے ایک طریقۂ کار یہ ہے کہ دشمن کے محاذ کے کئی مقامات پر بہ ایک وقت شگاف ڈال دیا جائے تاکہ اسے اپنی محفوظ فوج کو ایک جگہ جمع کر کے، موثر حملہ کرنے کا موقعہ نہ ملے، ایک دوسرا طریقۂ کار یہ ہے کہ دشمن کے محاذ کے مختلف علاقوں میں یکے بعد دیگرے شگاف ڈالا جائے تاکہ اسے اپنی فوجوں کو مجتمع کرنے میں کافی وقت اور کوشش صرف کرنا پڑے، اور ایک طریقۂ کار یہ بھی ہے کہ دشمن کے بازؤوں میں شگاف ڈالا جائے۔ اس طرح اس کے ایک بازو کو گھیرے

میں لے کر اس کی کثیر سپاہ کا صفایا کر دیا جائے۔ یہ ان کی ذھانت کی خوبی تھی کہ وہ دشمن کے منصوبوں کو تاڑجاتے تھے اور پھر اپنی جوابی کارروائی سے انہیں ناکام بنا دیتے تھے وہ معرکے جن میں سوویت فوجوں کی راست ھدایت کے فرائض کامریڈ استالین نے انجام دیئے، ماھرانہ فوجی کارروائیوں کے بہترین نمونے ھیں۔

وہ تمام فوجی اقدامات جو سوویت فوج نے جنریلسیمو استالین کی کمان میں انجام دیئے۔ نادر تخلیقی فکر اور جدت خیال کے علمبردار ھیں۔

کامریڈ استالین نے دوران جنگ میں اور اس کے بعد بین الاقوامی تعلقات اور سوویت خارجہ پالیسی کے مسائل کے جو حل پیش کئے وہ ان کے علمی طریقۂ کار کی روشن مثالیں ھیں، فسطائی جرمنی پر فتح پانے کے بعد، انہوں نے یوروپی اقوام کی سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی زندگی کی تنظیم اور نئی تعمیر کے لئے ایک ٹھوس نظری اور عملی پروگرام کا خاکہ مرتب کیا۔

۱۹٤۲ء میں جب کہ جنگ اپنے عروج پر تھی، انہوں نے ھٹلر دشمن اشتراک کے پروگرام کے اصول وضع

کئے جن میں نسلی کمتری یا برتری کے تصور کے خاتمہ، قوموں کی برابری اور ان کے ملکوں کی سالمیت کے احترام غلام ومحکوم قوموں کی آزادی اور ان کے حقوق خود اختیاری کی بحالی، ہر قوم کا یہ حق کہ وہ اپنے معاملات کو اپنے طریق پر انجام دے اور جمہوری آزادیوں کی بحالی کے اصول شامل تھے۔

عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کی ۲۷ ویں سالگرہ کے موقعہ پر کامریڈ استالین نے اپنی تقریر میں فرمایا «جرمنی کے خلاف جنگ کا جیتنا، ایک بڑے تاریخی مقصد کو پورا کرنے کے مترادف ہے، لیکن جنگ کو جیتنے کے تا حال یہ معنی نہیں ہیں کہ مستقبل میں عوام کے لئے پائیدار امن وسلامتی کی ضمانت بھی ہوجائیگی۔ ہمارا فریضہ صرف جنگ کو جیتنا ہی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ ہم آئندہ اگر ہمیشہ کے لئے نہیں تو ایک لمبی مدت کے لئے، تازہ حملہ آورانہ سرگرمیوں کی روک تھام کریں اور ایک دوسری جنگ کو چھڑنے سے روکیں»۔*

---

* ی، و، استالین۔ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵۔ویں ایڈیشن، صفحات ۱۶۵-۱۶۶۔

عالمگیر سلامتی کی ضمانت اور اس مقصد کے لئے ایک بین‌الاقوامی تنظیم کے قیام کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے، کامریڈ استالین نے متنبہ کیا کہ اس سمت میں «اقوام متحدہ» جو تدابیر اختیار کر رہی ہیں، وہ ایک صورت میں مؤثر ہو سکتی ہیں اور وہ یہ کہ وہ بڑی طاقتیں جنہوں نے ہٹلری جرمنی کے خلاف جنگ کے مصائب کو مشترک طور پر جھیلا ہے اتفاق آراء اور ہم آہنگی کے جذبہ کے ساتھ کام کرتی رہیں، اگر یہ بنیادی شرط پوری نہ کی گئی تو ان کی تدبیر کبھی مؤثر ثابت نہیں ہونگی» ـ *

کامریڈ استالین نے ۹ فروری ١٩٤٦ ء کو «استالین حلقۂ انتخاب» ماسکو کے رائے دہندوں کے ایک جلسہ میں تقریر کی جس میں انہوں نے حب‌الوطنی کی جنگ میں سوویت یونین کی تاریخی فتوحات کی ایک عظیم‌الشان تصویر کھینچی اور اشتراکی سماج کے مزید فروغ اور ترقی کا ایک جاذب نظر خاکہ پیش کیا ـ انہوں نے ایک نئے یعنی چوتھے پنج سالہ

---

* ی، و، استالین ـ «سوویت یونین کی حب الوطنی کی جنگ عظیم کے بارے میں» ۵ـ ویں ایڈیشن، صفحہ ١٦٧ ـ

معاشی منصوبہ کا تذکرہ کیا جس کا سب سے بڑا مقصد، جنگ سے پہلے کی صنعتی اور زرعی پیداوار کی سطح تک پہونچنا اور پھر اس سے آگے بڑھ جانا تھا۔

انہوں نے مستقبل میں سوویت یونین کی معشیت اور اس کی سائنس کی زبردست ترقی اور ان حالات کے ظہور میں آنیکا تذکرہ کیا جو ناگہانی حوادث کے خلاف ہمارے ملک کی حفاظت کرینگے۔ اس کی معاشی اور فوجی طاقت کو بڑھائینگے اور وطن کی مسلسل ثقافتی ترقی اور عوام کی بڑھتی ہوئی خوش حالی کی بجائے خود ضمانت ہونگے۔

استالین دستور کی بنیاد پر فروری ۱۹۴٦ء میں سوویت یونین کی اعلی سوویت کے نئے انتخابات عمل میں آئے۔ یہ انتخابات بجائے خود، بالشویک پارٹی، سوویت حکومت اور اپنے محبوب استالین کےلئے، سوویت عوام کی وفاداری کا ثبوت تھے۔ کمیونسٹ پارٹی اور غیر پارٹی بلاک کے امیدواروں کو «یونینی سوویت» کے انتخاب میں ۹۹۰۸۱ اور «قومیتوں کی سوویت» کے انتخاب میں ۹۹۰۱٦ فیصدی ووٹ حاصل ہوئے۔

کامریڈ استالین کی زندگی اور ان کی سرگرمیاں،

ان کے استاد و معلم لینن کی سرگرمیوں سے، اور ھماری بہادرانہ بالشویک پارٹی اور عظیم سوویت عوام کی جری تاریخ سے غیرمنفک طور پر وابستہ ھیں۔

ان کی زندگی اور سرگرمیاں مزدور طبقہ کی بین الاقوامی تحریک اور نوآبادیاتی عوام کی اس جد و جہد سے وابستہ ھیں جو وہ سامراج کے خلاف اپنی قومی آزادی کے لئے کر رھے ھیں، کمیونسٹ انٹرنیشنل نے اپنے عظیم لیڈروں لینن اور استالین کی ھدایت و رھبری میں نشوونما پائی۔ جس طرح پہلی انٹرنیشنل کی تاریخ، مارکس اور اینگلز کے ناموں کے ساتھ وابستہ ھے، اسی طرح تیسری کمیونسٹ انٹرنیشنل کی تاریخ لینن اور استالین کے ناموں سے متعلق ھے۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل نے سیاسی طور پر آگے بڑھے ھوئے مزدوروں کے ھراول کو، مزدور طبقہ کی سچی اور حقیقی پارٹیوں میں منظم کرنے کا بڑا کام انجام دیا ھے۔ اپنے مفوضہ تاریخی مشن کو پورا کرنے کے بعد، کمیونسٹ انٹرنیشنل نے دوسری جنگ عظیم کے دوران میں اپنے وجود کو ختم کر دیا۔ مئی ۱۹۴۳ء میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ایگزیکیٹو کمیٹی کی مجلس صدارت نے یہ سفارش کی کہ بین الاقوامی مزدور

طبقه کی تحریک کے هدایتی مرکز کی حیثیت سے «کامنٹرن» (کمیونسٹ انٹرنیشنل) کی برخاست کی جائے، انٹرنیشنل کی تمام قومی شاخوں نے اس تجویز کی توثیق کردی۔

دنیا کے تمام ملکوں کے کروڑوں مزدور، استالین کو اپنا استاد تسلیم کرتے هیں، وه اپنے استاد کی کلاسیکی تحریروں سے یه سیکھتے تھے اور سیکھتے هیں که کیونکر کامیابی کے ساتھه اپنے طبقاتی دشمن سے لڑا جائے اور کیونکر پرولتاریه کی آخری فتح کے لئے زمین هموار کی جائے، استالین کا اثر، گویا عظیم‌الشان بالشویک پارٹی کا اثر هے جسے سرمایه‌دار ملکوں کے مزدور ایک مثال کی حیثیت سے اپنے سامنے رکھتے هیں اور اس کے نقش‌قدم پر چلتے هیں۔ کیونکه بالشویک پارٹی انهیں بتاتی هے که مزدور طبقه کی پارٹی کو کیسا هونا چاهئے۔ اسی پارٹی کی رهنمائی میں نه صرف سرمایه‌دارانه نظام کا تخته الٹ دیا گیا اور سوویتوں کے اقتدار کو یعنی محنت‌کش عوام کے اقتدار کو قائم کیا گیا بلکه اسی پارٹی کی قیادت میں سوویت یونین میں اشتراکیت کی تعمیر کی گئی۔

تمام ملکوں کے مزدور جانتے هیں که وه هر لفظ جو

استالین کی زبان سے نکلتا، ہے، عوام کے دل کی بات کہتا ہے، اور پھر ان کا عمل اسے ٹھوس حقیقت میں بدل دیتا ہے، اشتراکی انقلاب کی کامیابی، سوویت یونین میں اشتراکیت کی تعمیر اور حب الوطنی کی جنگ میں سوویت عوام کی فتح نے تمام دنیا کے محنت کش عوام پر لینن و استالین کے آدرش کی گہری سچائی کو واضح کر دیا ہے اور آج تمام آزادی پسند عوام، استالین کو امن و سلامتی اور جمہوری آزادیوں کے تحفظ کا وفادار اور سرگرم حامی تصور کرتے ہیں -

یوسف استالین پارٹی کے نمایان رہنما، استاد اور پارٹی کا دماغ ہیں - وہ اشتراکی انقلاب کی حکمت عملی کے عظیم ماہر ہیں، سوویت ریاست کے لیڈر ہیں اور فوجوں کے کمانڈر ہیں - استالین کی شخصیت کی نمایاں خصوصیات میں، ان کا اشتراکیت کے دشمنوں کے خلاف سخت گیر رویہ، اصولوں سے گہری وفاداری انقلابی نظر اور مقصد کی صفائی کے ساتھہ مقصد کے حصول کے لئے آهنی ارادہ اور استقلال کا امتزاج، معقول اور عملی قیادت اور عوام کے ساتھہ مسلسل ربط قائم رکھنا قابل ذکر ہیں - لینن کے بعد بجز استالین کے دنیا میں کوئی اور لیڈر ایسا نہیں ہے

جسے مزدوروں اور کسانوں کے اتنے کثیر عوام کی رهنمائی کا فرض انجام دینا پڑا هو — وہ عوام کے انقلابی تجربہ سے عام نتائج اخذ کرنے عوام کو پہل پر اکسانے اور ان کی حوصلہ‌افزای کرنے، ان سے سیکھنے اور انہیں سکھانے کی بڑی نادر صلاحیت کے مالک هیں -

استالین کا تمام کام زبردست تبحرعلمی کے ساتھہ انقلابی جدوجہد کے عملی تجربات کی غیر معمولی وسعت اور همہ گیریت کے مثالی امتزاج کو پیش کرتا هے -

لینن کے آزمودہ اور تجربہ‌کار پیرؤوں کے تعاون سے اور بالشویک پارٹی کے سر براہ کی حیثیت سے، استالین، متعدد قوموں کی اشتراکی ریاست کے کاموں کی رهنمائی کرتے هیں، مزدوروں اور کسانوں کی ایسی اشتراکی ریاست جس کی مثال تاریخ میں نایاب هے، اشتراکی تعمیر کے تمام شعبوں کے عملی میدان میں ان کی هدایت چراغ راہ ثابت هوتی هے - تنوع کے لحاظ سے ان کا کام غیرمعمولی حیثیت کا حامل هوتا هے - اور ان کے کام کرنے کی طاقت تو حیرت انگیز هے، ان سوالات کا میدان جن پر وہ اپنی توجہ مبذول

کرتے هیں بہت وسیع ہے، ان سوالات میں مارکسی لیننی نظریہ سے لیکر اسکول کی نصابی کتابوں تک کے تمام اهم مسائل شامل هوتے هیں - مثلاً سوویت خارجہ پالیسی اور پرولتاری راجدهانی (ماسکو) کے میونسپل معاملات «عظیم شمالی بحری راستہ» کی ترقی اور کولخیدا دلدلوں کو آبادی کے قابل بنانے کا کام، سوویت ادب اور آرٹ کی ترقی اور پنچائتی کھیتوں کے لئے نمونہ کے قوانین کی تالیفات اور آخر میں جنگ کے نظریہ اور عمل کے نازک ترین مسائل کا حل -

هر شخص استالین کی دهی اور ناقابل شکست منطق سے، ان کے ذهن کی بلورین صفائی سے، ان کے فولادی ارادے سے، ان کی پارٹی کے لئے عقیدت اور وفاداری سے، عوام پر پختہ ایمان سے اور عوام کے لئے ان کی گہری محبت اور لگاؤ سے، واقف اور مانوس ہے -- هر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ ذاتی طور پر اطوار کے سادہ دردمندی عوام کی بہبودی کے خواهان اور عوام کے دشمنوں کے خلاف بے درد اور سخت گیر هیں - هر شخص واقف ہے کہ وہ خودبینوں اور نمود پسندوں، فقرہ بازوں اور بڑھ چڑھ کر باتیں کرنے والوں، مرثیہ خوانوں اور سنسنی پھیلانے

والوں کو برداشت نہیں کرتے۔۔ استالین ان تمام پیچیدہ سیاسی مسائل میں بڑی دانائی اور تفکر کا ثبوت دیتے ہیں جن میں مخالف اور موافق پہلوؤں کو اچھی طرح تولنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھہ ہی انہیں فوری طور پر انقلابی فیصلے کرنے اور حالات کے مطابق ان میں ردوبدل کرنے میں بھی زود فہمی حاصل ہے۔

استالین، لینن کے آدرش کے لائق وارث اور جاری رکھنے والے ہیں جیساکہ پارٹی میں کہا جاتا ہے «استالین آج کے لینن ہیں»۔

۱۹۲۹ء میں اپنی پچاسویں سالگرہ کے موقعہ پر عوامی تنظیموں اور افراد کے تہنیتی پیغامات کا جواب دیتے ہوئے کامریڈ استالین نے تحریر کیا تھا:

«آپ نے جو مبارکبادیاں اور تہنیتیں مجھے بھیجی ہیں، میں انہیں مزدور طبقہ کی عظیم پارٹی سے منسوب کرتا ہوں جس نے میری پرورش کی ہے اور مجھے اپنے مخصوص سانچے میں ڈالا ہے»۔

«آپ یقین کیجئے، میرے رفیقو! کہ میں آئندہ بھی مزدور طبقہ، پرولتاری انقلاب اور عالمی کمیونزم کے آدرش کے لئے، اپنی ساری طاقت اور اپنی تمام صلاحیتیں وقف کرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر ضرور

هوئی تو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہ کرونگا» ۔ *

سوویت یونین کے عوام کی نظروں میں، استالین، ان کی شجاعت ملک کے لئے ان کی محبت اور وطن دوستی کا ذی حیات مجسمہ ہیں، «استالین کے لئے! ہمارے دیس کے لئے!» یہ ہے وہ نعرے جس کے ساتھہ بہادر سوویت فوج نے اپنے حقیر اور دغاباز دشمن، فسطائی جرمنی کو تباہ کیا تھا اور برلن پر فتح کا پرچم لہرا دیا تھا ۔

«استالین کے لئے! اپنے دیس کے لئے!» یہی وہ نعرہ تھا کہ جس کے ساتھہ سوویت فوج اور جنگی بیڑے کے سپاہیوں نے سامراجی جاپان کے پرزے اڑائے تھے اور مشرق بعید میں سوویت یونین کی سرحدوں کو محفوظ کیا تھا ۔

اپنے لبوں پر استالین کے نام کو لئے ہوئے، سوویت یونین کے محنت کش طبقہ نے حب الوطنی کی عظیم جنگ میں محنت و مشقت کے یادگار کارنامہ انجام

---

* ی. و. استالین ۔ مجموعہ تصانیف روسی ایڈیشن، جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰ ۔

دیتے اور سرخ فوج کو اول درجہ کے ہتھیاروں اور گولہ بارود کی رسد برابر پہونچتی رہی۔

اپنے لبوں پر استالین کے نام کو لئے ہوئے، پنچائتی کھیتوں کے کسانوں نے بڑے اخلاص اور وفاداری کے ساتھہ کھیتوں میں محنت کی اور سرخ فوج اور شہری آبادی کو غذا بہم پہونچاتے رہے اور صنعتوں کو کچا مال مہیا کرتے رہے۔

اپنے لبوں پر استالین کے نام کو لئے ہوئے، سوویت دانشوروں نے پوری تندھی کے ساتھہ اپنے ملک کی مدافعت کی، وہ مسلسل سرخ فوج کے اسلحہ، ان کی تکنیک اور صنعت کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مکمل بناتے رہے اور سوویت سائنس اور کلچر کو ترقی دیتے رہے۔

اپنے لبوں پر استالین کے نام کو لئے ہوئے، تمام سوویت عوام نہایت کامیابی کے ساتھہ پچھلی جنگ کی تباہ کاریوں کا مداوا کر رہے ہیں اور سوویت قومی معشیت اور قومی کلچر کی نئی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

استالین کا نام سوویت عوام کی ہمت اور عظمت کی علامت ہے یہ ایک آواز ہے، جو انہیں اپنی عظیم

مادر وطن کو زیادہ سے زیادہ خوش حال بنانے کی دعوت دیتی ہے۔

اشتراکی دیس کے لڑکے اور لڑکیاں اور پایونیر بھی استالین کے نام کو بہت عزیز رکھتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی آرزو ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ لینن اور استالین بن جائیں اور سیاسی شخصیت کی ان بلندیوں کو چھولیں، جن کے حامل لینن اور استالین رہے ہیں۔ پارٹی اور کامریڈ استالین کی آواز پر، سوویت یونین کے نوجوانوں نے دیوھیکل اشتراکی صنعتی کارخانے کھڑے کر دیئے ہیں، دیہاتوں کو شہروں میں بدل دیا ہے۔ بڑے بڑے شاندار جہاز بنائے ہیں۔ یہی نوجوان ہیں جو بحیرہ آرکٹک کی تسخیر میں مصروف ہیں۔ صنعت اور زراعت میں نئے طریقوں پر عبور حاصل کر رہے ہیں، اپنے دیس کے دفاع کو زیادہ مستحکم بنا رہے ہیں اور علوم و فنون کے میدان میں تخلیقی سرگرمیوں میں مبتلا ہیں۔ پارٹی اور استالین کی آواز پر سوویت نوجوانوں نے حب الوطنی کی جنگ کے معرکوں میں بےمثال شجاعت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اور سوویت فوج کی جیت کے لئے محاذ کے عقب میں بھی اتنی ہی جان فاداری کا ثبوت دیا۔ لینن اور استالین

کی پروان چڑھائی ہوئی «نوجوان کمیونسٹ لیگ» بالشویک پارٹی کا حقیقی سہارا اور کمک ہے، جو کمیونزم کے سن رسیدہ مجاہدوں کے قابل اعتماد جانشین پیدا کرتی ہے۔

سوویت یونین کے عوام اپنی مختلف زبانوں میں استالین کے متعلق گیت لکھتے ہیں، جن میں وہ اپنے عظیم رہنما، استاد، دوست اور فوجی کمانڈر کے لئے اپنی بےلوث پاکیزہ محبت اور بےانتہا عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

عوام کے گیتوں اور عوام کے فن میں لینن کے ساتھہ استالین کا نام بھی ہمیشہ آتا ہے «لینن کی طرح ہم استالین کے ہمرکاب ہیں، لینن کی طرح ہم استالین سے گفتگو کرتے ہیں۔ ہمارے دل کا حال ان پر روشن ہے، انہوں نے تمام زندگی ہمارا خیال رکھا ہے»۔ یہ ایک حسین روسی کہانی کے الفاظ ہیں۔

استالین کا نام سوویت سماج کی اخلاقی اور سیاسی وحدت کی تمثیل ہے۔

دنیا کے تمام ترقی‌پسند مرد اور عورتیں دنیا کے تمام آزادی خواہ جمہوری عوام، پایدار امن و سلامتی کے لئے، اپنی امیدوں کو استالین ہی کے نام کے ساتھہ وابستہ کرتے ہیں۔

«یه هماری خوش قسمتی ہے که جنگ کے آزمائشی سالوں میں سرخ فوج اور سوویت عوام کو عظیم استالین کی رهنمائی حاصل تهی جو سوویت یونین کے سب سے زیادہ دانا اور سب سے زیادہ آزموده کار لیڈر هیں۔ هماری فوج کے عظیم الشان فتوحات همارے ملک کی تاریخ میں، بلکه ساری دنیا کی تاریخ میں جنریلیسمو استالین کے نام کے ساتهه یاد کی جائینگی۔ عظیم رهنما اور سربراه‌کار، استالین کی رهنمائی میں هم اب نئے سرے سے پرامن تعمیری کاموں کا آغاز کر رهے هیں، هم کوشش کر رهے هیں که اشتراکی سماج پر بهار آئے، اس کی محنتیں بار آور هوں تاکه تمام دنیا میں همارے دوستوں کی عزیزترین امیدیں زنده حقیقتوں میں بدل جائیں»۔*

---

* و. م. مالوتوف۔ عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کی ۲۸ ـ ویں سالگره کے موقعه پر تقریر، روسی ایڈیشن ۱۹۴۵ ء صفحات ۱۸، ۱۹۔